

# بیاضِ متین

تصنیف

نوحہ جاتِ احسن جاسی، متین دہلوی و دیگر شعراء

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

## Noor-e-Hidayat Foundation

Imambara Ghufraanmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: [www.noorehidayatfoundation.org](http://www.noorehidayatfoundation.org)

[www.naqeeblucknow.com](http://www.naqeeblucknow.com)

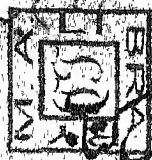
E-mail: [noorehidayat@gmail.com](mailto:noorehidayat@gmail.com), [noorehidayat@yahoo.com](mailto:noorehidayat@yahoo.com)

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

# بیاض نوح جہانتین



جلد اول



کئی سو حکم خراش نوحوں کی مقبول کتاب

جو ۱۳۴۲ھ سنہ میں  
۱۹۶۲ء

سید صفیر حسن شمس ندینی الواسطی نے

ایک ایشیا عظمیٰ رازم نامہ مرقوم ہوا کرتا تھا

# اعلان واجب الادمان

مشہور و معروف درج و ذکر خاص آل عبا۔ نواب شہاب میر سید علی نقی صاحب  
کی یہ دہی جلد آپ حضرت کی خدمت میں پیش کر رہی تھی کہ جو اس قبل دو دو ہزار کی تعداد  
پانچ مرتبہ طبع ہو کر ان کو ولایت حاصل کر چکی ہے جب تک کہ میر سید علی نقی صاحب کے  
ناہما کے نامی دہا کے گرامی ملک ہرچو کوئی پرکھنا اب اسباب بنکے گئے ہیں گے۔ نوہ کوئی  
کی مہین بیان تین مرحوم و مشغور کے کلام کی جوت سے جنگا کی رہی ہے۔

اس جلد کا حق طبع است مطبع اثنا عشری دہلی کو حاصل ہے اسے کوئی دہا  
اسکے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں۔ ورنہ نقض کے بجائے نقصان شدید اٹھانا پڑے گا۔

مرید فضل اردوی یہ سائل حال ہوا کہ حضرت مرحوم کے خلیفہ و جانشین سعید العلماء  
حضرت مولانا و مقتدا مولوی **سلطان حسین** صاحب قبلہ و اعظا و ذکر و مظلوم کریم

علیہ رحمۃ اللہ کی وساطت سے دوسری جلد بھی چھپ گئی ہے جو جلد اول کی طرح حقیقہ

کاغذ پر چھاپی گئی ہے جس میں خصوصیت سے وہ نوہ بھی درج ہے جس کی بنا پر چند خواجہ

و شیعان محمد و آل محمد و جنہم کے گندوں نے مرحوم کو ایک جنگل میں نماز جنازہ کے

بہانے سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس جلد کی قیمت عوام کے رفاہ اور مرحوم کے ایصال

ثواب کے لیے صرف دس آنہ رکھی گئی ہے اور باری حضرت پال سکتی ہے۔

سید صدیق حسن کن زیدی لکھنؤ

227  
12/1

۱۹۱۵

من تقبل مومنا متعده فجزاه جنم

درین بام محبت کلام تذکره شهدا و افاضل مومنان است



من تصنیف شاعر بے نظیر در عالم دین پیر علی صاحب النخلص

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U25737





دین سے اس خط ہے سلطان پادشاہی کے  
اب دیکھئے کیا ہوں گے سلطان پادشاہی کے  
کیا دار اور بدلت دی کیا خوب نوشت کی  
صورت میں شریعت کی زبان پادشاہی کے  
کیا خوب کیا تازہ گوارا خیریت کی  
عوی کی طرح اسے فرمان پادشاہی کے

ماہنامہ شریعت و احکام  
مختار مرتبہ میرزا محمد مصطفیٰ بی بی  
عزیز خان وقت آباد کابل کے پرنسپل صاحب  
محمد علی عثمانی وال برہانہ محمد مصطفیٰ بی بی

دوسرے دو گھر

بہشت ہر شے کا  
تیکر بھونکی دھماکے مٹھلے ہے  
یہ آفت کی سی آتی ہے ہلکا سے بھونکی ہے  
ای ٹم سے بھلے مارا کچھ مٹھلے ہے  
تری زہر شفا اور شوکت تر سے بھونکی ہے  
کی سب خالیوں کی دھماکے ہے

قلم کے نام سے کلام میں اہل کائنات پر حق سے دور ہو کر  
 حقیقت کی کھجور کا پتھر سے پتھر پائے ہوئے ہونے کے  
 منہ میں سب سے پہلے اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 حقیقت میں اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 حقیقت میں اس کے حقائق کو دیکھ کر

اہل کلام کی حق طاقت کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر

اہل کلام کی حق طاقت کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر  
 یہاں تک کہ اس کے حقائق کو دیکھ کر

[illegible]

سب کو دھڑکتے ہوئے دیکھ کر  
 ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو  
 اتر پڑا۔ وہ سب نے ایک دوسرے  
 کی طرف دیکھا۔ ہر ایک کی  
 آنکھوں میں آنسو تھا۔

دُرُودِ پُھولِ گُلِ سَیّدِ اَکْبَرِ جَمِیْدِ  
 دُرُودِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ  
 دُرُودِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ  
 دُرُودِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ اَکْبَرِ

<p>اب کون ان کی سمت کی گناہ گف          الصبی بنی فطیہ بنی گناہ گف          عم میں ہوا ہے ان کے ہوا ان بنیت          فطیہ بنی فطیہ بنی گناہ گف</p>	<p>دوست میں ان کی صفاء و محض          میں یوں فغان و بکا و محض          ہمد سے سلام تم پر اس          علی کی یہاں کیا خیر میں ملان          کہ مدیتہ مونا ہوا و محض</p>	<p>نئی ہی ارم کی پیر          ہمد و ارم کی پیر          ہمد و ارم کی پیر          ہمد و ارم کی پیر          ہمد و ارم کی پیر</p>
--	---	--



کھڑا فاق و دشک سہا پہلچان سے  
 نام نہاد علم کی وادیاں  
 حلقہ کے لئے جناب ہلاکت کا منظر  
 دل پر لگی دھواں جو روئے جہاں  
 قربان صبر و علم کو باوصف حمد ہے  
 کیا قرار ہے یہ رہا وادیاں

وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا  
 وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا  
 وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا  
 وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا  
 وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا  
 وہ سب کچھ میری ظلمت میں لپکتا

حرمت سے دیلا دیکھو یہ کس خیال سے  
 رور و سدا سے یہ صبر وادیاں  
 کشت بھل سے اٹھ کر الوداع کا  
 تیرا بہت خدا پرست وادیاں  
 تیرا بہت خدا پرست وادیاں  
 تیرا بہت خدا پرست وادیاں

This image shows a page from a handwritten manuscript. The text is written in a cursive script, likely Urdu or Persian, and is arranged in several lines. The ink is dark, and the paper appears aged and slightly textured. The handwriting is fluid and connected, characteristic of the Nasta'liq style.

10

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

۱۰

سید محمد علی

سید

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے یہ سب کیا ہے اور اب میری زندگی ختم ہو گئی۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو  
پسند کیا ہے

卷之四  
 四  
 五  
 六  
 七  
 八  
 九  
 十  
 十一  
 十二  
 十三  
 十四  
 十五  
 十六  
 十七  
 十八  
 十九  
 二十  
 二十一  
 二十二  
 二十三  
 二十四  
 二十五  
 二十六  
 二十七  
 二十八  
 二十九  
 三十  
 三十一  
 三十二  
 三十三  
 三十四  
 三十五  
 三十六  
 三十七  
 三十八  
 三十九  
 四十  
 四十一  
 四十二  
 四十三  
 四十四  
 四十五  
 四十六  
 四十七  
 四十八  
 四十九  
 五十  
 五十一  
 五十二  
 五十三  
 五十四  
 五十五  
 五十六  
 五十七  
 五十八  
 五十九  
 六十  
 六十一  
 六十二  
 六十三  
 六十四  
 六十五  
 六十六  
 六十七  
 六十八  
 六十九  
 七十  
 七十一  
 七十二  
 七十三  
 七十四  
 七十五  
 七十六  
 七十七  
 七十八  
 七十九  
 八十  
 八十一  
 八十二  
 八十三  
 八十四  
 八十五  
 八十六  
 八十七  
 八十八  
 八十九  
 九十  
 九十一  
 九十二  
 九十三  
 九十四  
 九十五  
 九十六  
 九十七  
 九十八  
 九十九  
 一百

سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران

[illegible]

بہارِ انوار

ایک طرف سے

بدره‌ی کمال  
بدره‌ی کمال  
بدره‌ی کمال

<p>مکمل ہے یہ بیان معطلانہ ختم میں کے میں سراسر اسد و سدا و صحت</p>	<p>لوتھو دیکر ہی تھی زیر کار بل ہے یہ تھی ہے یہ تھی علم انہ میرا ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی</p>
<p>سلاطین میں پانچ تالیفات رہا سے میرا اٹھا گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی میں یہ تھی سے میرا ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی تو یہ تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی ایہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی یہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی یہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی</p>	<p>لوتھو دیکر ہی تھی زیر کار بل ہے یہ تھی ہے یہ تھی علم انہ میرا ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی</p>
<p>تین میں اب دیکر ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی لکھیں تالیفات میں اب دیکر ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی تو یہ تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی ایہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی یہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی یہ تھی تھی ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی</p>	<p>لوتھو دیکر ہی تھی زیر کار بل ہے یہ تھی ہے یہ تھی علم انہ میرا ہو گیا ہے یہ تھی ہے یہ تھی</p>



اہم ہوں کیا حیرت دے دو تابعت میری جگہ  
 جیسے کہ ہر اہم ہی تھی درد دے بجا بانی دیا  
 وقت حضرت فاطمہؑ کے ہر اہم اسلام  
 بننے لگے درد دے کہن بھائی خیمہ ہوں میں  
 دنیا سے ہر گز نہیں بغیر اہم ہوں میں

ہر گز لگے بجا ہر ہمت میں لگتا ہوں میں  
 ہم لگے اس میں میں لگتا ہوں میں ہر ہمت  
 تارے ام ہے بجا ہمت میں لگتا ہوں میں  
 یہ دے میں ہر گز لگتا ہوں میں ہر ہمت  
 اب ہوں میں ہر گز لگتا ہوں میں ہر ہمت  
 چھاتی سے لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں

انکس میں میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں  
 لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں  
 ہر ہمت میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں  
 ہر ہمت میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں  
 ہر ہمت میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں  
 ہر ہمت میں لگتا ہوں میں لگتا ہوں میں



<p>اور ایک طرف زینت کو غم ازادان حال میں          کی تھیں غصہ بیا سے یہ چکا تھیں تا انھوں نے          اور ایک طرف شہر خدا با دل مضطر تھیں بھانسنے          کے لئے یہ حال میں ہو کر ان کی کامیابی میں          یہ سب مشقتیں ان کی کامیابی میں          اور یہ حال میں ان کی کامیابی میں          اور یہ حال میں ان کی کامیابی میں</p>	<p>ہاں سلام پہنچا اور اس سے کہیں بہت کم          جس طور سے ان کی تھیں غم ازادان حال میں          سے تھیں اب کہ وہ سب کہاں کہیں تھیں          تھیں سب جگہ کہیں تھیں حال میں          اور یہ حال میں ان کی کامیابی میں</p>	<p>دیکھتے تھے ان کی تھیں          تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں          تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں          تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں          تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں          تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
--	--	--

دنیایا بدوئی کتے ہیں جو وقت کی نذر  
 میری دہم دور ملک اوری خلاقیت  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری

روحانی ازبیب پتہ پتہ میری دین لکھن  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری

دینی تصور ہوئی کتے ہیں جو وقت کی نذر  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری  
 میری دین لکھن میری دین لکھن میری

<p>زینب کے ذمہ پر خدا کے حکم پر ایمان میں بھی اگر خدا پر اسے میری اور فاطمہ</p>	<p>میں دو تیرے خطا نما اب تم میں سے میں ظالموں میں سے ہے مجھ پر تم میں سے فاطمہ</p>	<p>اب کون ہوا کسی کو کہ کیا شفقت کی فاطمہ میں اپنے جیسے بی بی کی ہوا ہفت ایسے فاطمہ</p>
<p>فاتحہ دیگر جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>
<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>
<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>	<p>جس میں کلمہ ہے کلمہ جس میں کلمہ ہے کلمہ</p>

۱۰  
میرزا محمد علی خان قزوینی  
نایب میرزا حسن خان قزوینی  
سرپرست پناه بزم  
رودین خان کرمی و شیخ کریم گلستان  
کریم بابا صاحب نزهتخانه

ہر پختہ کو اپنی قوم سے تو اس کی کیا  
 ہم پر کئے گئے ہیں ہوا مٹنے میں  
 دلوں نے بھج کر دے دشمنان میں  
 کہتے ہیں یہاں پر ہلا مٹنے میں  
 طاق کے سب یہ جگر ہلا مٹنے میں

سب کا یہ بتاؤ کہ جہاں کیا داروں  
 کے پہلے داروں کے میں یہ تم بھی علی  
 دارا کیا ہے یہ تیرا امر تقی علی  
 حضرت بی سے حق یہ کہ ہے میرا  
 میرا وہی پہاں سے کیا تم بھی علی

مولانا بھائی، مولانا سید  
 سید، وہ حضرت اس کے دکھایا  
 بلا سبب چھوٹے کے دکھایا  
 پہلے پہلے کے دکھایا  
 پہلے پہلے کے دکھایا  
 پہلے پہلے کے دکھایا  
 پہلے پہلے کے دکھایا

اور درگاہ سے غیب لایا  
 قائم کا ہاتھ پکڑنے کے  
 جہاں ہوز ناک رہتا  
 سونا نہیں میں قائم  
 بھولتا رہتا رہتا  
 بھولتا رہتا رہتا

انور ان ساقی کو  
 سب سے سونے دینا  
 خدو شے سے عین  
 رواد پرست کے  
 لقمہ حضرت امام حسن علیہ السلام



<p>روئے زمین تو مرستہ بیچنے کے یہ بھلائی اسے وقت حضرت مسیح علیہ السلام جہلم پہنچا تو بڑا شاہ ہو گیا کہ ایک حرا دل دار کو لیتا ہاے یکساں ہونے کے یہ حرا دل</p>	<p>دوڑیں ہو کر دھواں شام میں ایک ہو گیا پتہ پر دس میں لڑی کیا دینا ہو گیا یہے عورے ظلم سے نکالا کر گیا شہر دار کیا یہ بہت شاہ ہو گیا کو دیکھ لار دھواں شہر اسلام کی کیا دھواں پھر گئے یہ سب لڑ دھواں یہ حرا دل</p>	<p>دُعا و دوست میں نہ ہونے شہر دینے کی بہر زمانہ سارا بھلا شاہ ہو گیا کہوں نہ شہر ہما چاہے کی حرا دل کو دیکھ لار دھواں یہ حرا دل وقت و مکان</p>
---	--	---

ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ  
 ہر کس کی اور کچھ شہزادہ شہزادہ

الیٰ تب و تھوڑے عرصہ میں  
 چھ ساتھیوں نے ان کے ساتھ  
 قہر سے ہوں میں بچ رہا ہوں  
 سن مرزا ام و نشان طوطی میں  
 ہوں میں ہی ہوں میں ہی ہوں  
 تھوڑے عرصہ میں ہی ہوں  
 تھوڑے عرصہ میں ہی ہوں  
 تھوڑے عرصہ میں ہی ہوں  
 تھوڑے عرصہ میں ہی ہوں

درمیان میں  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے  
 ایک ایک شخص نے

یہ بھگت نہ تھا کہ پھر سہیل کے ہاتھ  
کچھ نہیں تھا حال تھا طوطیوں کی ہوں  
قاعدت کیاں طوطیوں کی ہوں  
یہ طوطیوں کی ہوں

15

[illegible]

اے خدایا! میں جان رہا ہوں کہ میں نے کیا کیا  
 گناہیں کی ہیں، میں نے اپنے آپ کو کتنا برا کیا  
 ہے، میں نے اپنے آپ کو کتنا برا کیا ہے، میں  
 نے اپنے آپ کو کتنا برا کیا ہے، میں نے اپنے  
 آپ کو کتنا برا کیا ہے، میں نے اپنے آپ کو  
 کتنا برا کیا ہے، میں نے اپنے آپ کو کتنا  
 برا کیا ہے، میں نے اپنے آپ کو کتنا برا  
 کیا ہے، میں نے اپنے آپ کو کتنا برا کیا  
 ہے، میں نے اپنے آپ کو کتنا برا کیا ہے،

ان کو توں کی یا نہیں توں مجھ سے غفلت کے  
 من مہر کے اوس وقت نہیں اب مجھ کا غفلت  
 ہائی سے غفلت سے خط و کتابت جو چھوڑی انوی  
 اور خوف میں بہر میں یہ کو فو کو سارا غفلت کی  
 و دراز کے جو کہ میں یہ کو فو کو سارا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت سے غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت سے غفلت کی

کو توں میں جوئی غفلت کوئی غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی

رہے توں میں جوئی غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی  
 ہر دو غلام قلم کی طرح گلا غفلت کی

<p>مکرم کرمت علی اثر شریعتی در تافل شفا علی پائیم  دینا سے چلا حضرت شریف کلمہ پیر کیا ان فرمودہ میں</p>	<p>مکرم پختیار زلف و لولہ پکری پکری ہر کرم کرم فضا  دینا کرم دل اطاعت و شرف کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>
<p>و تھ پھر ان حضرت مکتب علم علیہما السلام  حادث کی یہ فی بی سہلہ کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>
<p>یہ مکتب میں تھ کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>
<p>کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>	<p>مکرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم  کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم</p>



دعا کے لئے خاصے بڑے بڑے پیران  
جہاں ہمارے لئے ہیں دعا میں دعا  
اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی نصیب فرما دے  
آمین وہ کہہ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ  
سے میری فریاد اٹھاتا ہے  
میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر  
میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر

[illegible]

کہ یہ خطہ قلم بہت قیمتی ہے اس کا تحفظ  
 اور اس کے منتظرین پر اس کا انا تحفظ وہ علم اور ادب کا  
 تیار قلم اس لئے ہے کہ اس کا تحفظ اس کے  
 اس لئے ہے کہ اس کے تحفظ کا یہ خطہ قلم بہت قیمتی ہے  
 اس لئے کہ اس کے تحفظ کا یہ خطہ قلم بہت قیمتی ہے  
 اس لئے کہ اس کے تحفظ کا یہ خطہ قلم بہت قیمتی ہے

کرمات کائنات و کتب سبک تارک  
فنا فن العزاس بر ارمین سبک تارک  
نقش و نگار

۱۰  
 کمر بستہ تھا تو سہ لڑائی کی ہلکتی ہوئی  
 جھلک لکائی سمجھتا ہوں یہ سب جو تیرے ہونے  
 کو اٹھائیں گی کیلئے تو اُنہی کے ہاتھوں میں  
 تھا تو تو نے یہ سب کچھ ادا کر کے کیا ہو گئی  
 بابائے کج بیعت میں کیوں پورا کیا جو کسرتِ انسانی

[illegible]

ہستی حق زینب دانا منور کی دانا کی دانا  
 شمع کی یہی لہری ہے ہے بابا کی دانا  
 سر جو تراد و شاد ہے بابا کی دانا  
 حل تراد یہ کہی کی ہے ہے بابا کی دانا  
 جھلکے تھے تائب اب ظلم کی یہ کی دانا  
 تائب کہاں پر دانا ہے ہے بابا کی دانا

محبت کی انجلیں ہم لکھتے تھے حق کی ہم کلام  
 تھے تیرے سرور کی دانا کی دانا کی دانا  
 کی کو محبت کی سنائی کہ ہو پناہ کی دانا  
 یوں کہلاں تیرے جوار سے ہے بابا کی دانا  
 کیسوں کو ہم نے کی ماحبت ہوئی کی دانا  
 کی روشن بینی کی دانا کی دانا

ہر تیرا دانا ہے حق کا حق ہے بابا کی دانا  
 کی دانا کی دانا ہے بابا کی دانا  
 کی دانا کی دانا ہے بابا کی دانا  
 کی دانا کی دانا ہے بابا کی دانا  
 کی دانا کی دانا ہے بابا کی دانا  
 کی دانا کی دانا ہے بابا کی دانا

۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲

15

5

اے میرے دل کے لئے  
 میری زندگی کے لئے  
 میری زندگی کے لئے

مختار غفر الله له  
وآلہٖ الصالحین  
۱۳۸۵

۱۰۰

سید محمد بن ابی بکر

من اهل البيت

10

三

جہاں سے لایا گیا ہے وہاں سے لایا گیا ہے

مجلس

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۱۱

سید تواب اعلیٰ اسم ہے جس کے بارے میں ہر ایک  
 کی زبان پر ہے یہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہیں جن کی شان و شانہ بے حد ہے یہ وہی ہیں  
 جن کی شان و شانہ بے حد ہے یہ وہی ہیں  
 جن کی شان و شانہ بے حد ہے یہ وہی ہیں  
 جن کی شان و شانہ بے حد ہے یہ وہی ہیں

ظہر غفرلہ لہی غفرلہ لہی غفرلہ لہی  
 کی ہر سہل ہلکے صدقہ کی خواہش ہے ہر  
 کی ہر سہل ہلکے صدقہ کی خواہش ہے ہر  
 کی ہر سہل ہلکے صدقہ کی خواہش ہے ہر  
 کی ہر سہل ہلکے صدقہ کی خواہش ہے ہر  
 کی ہر سہل ہلکے صدقہ کی خواہش ہے ہر

ان ظالموں میں ایسا ہی تمام عجب ہے  
 دشمن سے بڑھ کر دشمن کی ہر سہل ہلکے  
 پھیل چھری ہر سہل ہلکے ہر سہل ہلکے  
 تم کہیں میں کی تھی کہیں میں کی تھی  
 اب چھری کے دل کا دل اب چھری کے دل کا  
 جھل جھل کہیں میں کی تھی کہیں میں کی تھی  
 درود کی ہر سہل ہلکے درود کی ہر سہل ہلکے

سیکاروہ فیہ ظاہر میں بانی لکھتے ہیں  
 بہر کے سے قدوں سے ہم سیکاروہ میں لکھتے ہیں  
 وہ تشریف بخش جاؤں دست بامیں شہر کی خاتم  
 حرم کے کو شہید کر اور سحر اور کتبہ میں جاؤ  
 وہ دار فوارہ ظاہر اور دھار دھار میں جاؤ  
 جتنے کے لئے دھار دھار میں لکھتے ہیں  
 جتنے کے لئے دھار دھار میں لکھتے ہیں

افسانہ لای کے رہبر ہلال سکندر جنگ رفت  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 بہر کے وہ پیاہر کے کہتے ہیں

قورک ہمارے وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں  
 وہ پیاہر کے کہتے ہیں

سحر و جادو و کیمیا و غیره  
 در این کتاب مذکور است و در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این

در این کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این

در این کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این  
 کتاب مذکور است که در این

بہت دور فراق  
والتعب تہیت ہی و فراق  
میں سے تہن بڑی  
نقص و کم  
بہت محترم و دوست  
بہت عزیز و محترم  
بہت عزیز و محترم

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



دریا پیر بجایا ہے آخر عالم دنیا  
 بچار لب کو ترسم کہ پھر ہے  
 پانی نہ ملا ٹھنڈا کھنکھاتا ہے  
 اس کے لئے غم کھلا رسم کہ پھر ہے  
 قبر میں سبب میں ہی گنہگار ہے  
 بھی بری جان دار رسم کہ پھر ہے

خاموش ہوئے وقت کی پانی پاش  
 عالم کی گم گم رسم کہ پھر ہے  
 وقت و مکان  
 رونی غم کی اور نالان رسم کیا ہے  
 عادت کے ہوئے کیوں نہ مان رسم کیا ہے

کسی طور پر کس در در امنی مرے دل  
 کہ قوتوں سے کھڑا تھا ان مرے کیا ہے  
 کہ جرم پہ مارے کہ مرقت آیا ہے  
 تل سے تل کو بھرتا نالان مرے کیا ہے  
 کھنکھاتی ہوئی خزا و ظلم نے وہ کی پیدا  
 پیچھے رہے میری جان مرے کیا ہے

نہ دیکھی یہ کچھ اگلا حلاوت ہے جو اگلا  
 چکھنا بھی کچھ یاد تھا آرام ہے یہ  
 قاتل کے لئے جب کھانا وان مچا یا ملحق  
 ظالم ہے جو بے رحم ہے ملحق کی دہانت  
 رو رہے ملحق کی دہانت کی دہانت  
 رو رہے ملحق کی دہانت کی دہانت

خورشید  
 ای طحیالی رو که هر آن مرسیات  
 تو هم دیگه  
 که خط مملکت  
 بایم بهت فزاید سال ما در حارثیمین

رومی کے جہنمیت میں گم ہو گئے  
 کلامی کو ملاں مارا نہ حارث و بھی  
 ہمیں سب جانتے تھے ہمیں سب جانتے  
 ہمیں سب جانتے تھے ہمیں سب جانتے  
 ہمیں سب جانتے تھے ہمیں سب جانتے  
 ہمیں سب جانتے تھے ہمیں سب جانتے

جلوس کے نام ہیں زلف و لعل چہرہ زیب  
 دل سے دھندلے حال مار نہ سب رشتہ میں  
 ہر نہ طر جہانے دل کی خبر یا کے  
 ہر نہ ہے ہر لہلہ مار نہ حارث میں  
 ہم میں تم جانیو ہے ہر رخی خف  
 ہر ی بچے سے سوال مار نہ حارث میں

زلف و لعل کی خلق میں بھی یونہی خلق  
 دیکھ سب را جان مار نہ سب رشتہ میں  
 دل سے بھی سے جدا پیر نہ سب رشتہ میں  
 کہ نہیں اتر ظلال مار نہ حارث میں  
 مار نہ چلنے چومل حال کی سے کہیں  
 دولہا میں رہا حال مار نہ حارث میں

فوق سے اٹھنے سے رشتہ میں  
 بال میں سر نہ وال مار نہ حارث میں  
 ہم کہیں سے وفا لہلہ لہلہ میں  
 ہر نہ سنا سے وال مار نہ حارث میں  
 زلف سے طالب لہلہ میں مار نہ حارث میں  
 زلف میں منہا سے وال مار نہ حارث میں

کتاب میراث  
عربی ان کا متعلق مادر قاضی حسین

توسلہ

حادثہ میراث کے بارے میں ایک ازیم نظر  
میں دینی شہ سرکار میں ایک ازیم نظر

انستہ میراث میں اس سے میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار

انستہ میراثی خوار میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار  
انستہ میراثی خوار میراثی خوار

میں یہ موصیٰ شرف و شرف  
بلکہ کسی طاقت وقت و دنیا و ملامت از ملامت  
و تر دیکھ  
میں نے جو دیکھو شرف و شرف  
میتلی سے ان دو لاکھ تیرا لاکھ لاکھ لاکھ

بجائے غلامی و غلامی  
برخلاف کہ نہیں اب کوئی تیار کیا گیا  
وقت نہ بھلائی یہ چھوٹے چھوٹے  
وقت یہ کہ دوڑتے موت کی لہریں دیا گیا  
چپے سے ہوتے ہفتون ہزار دیا گیا

و تو  
احوال کھڑے رہتے ہیں ہمارا دیا گیا  
وہ ظالم نہیں وہ داناں مخلص نہیں وہی  
سچو ہو کہ ہم کو دینا میں کا نہیں وہی  
وہ سبکہ وہاں رہے تھے ظالم سے ظالم  
کہتے تھے کہ نہیں یہی کوئی ہمارا دیا گیا

جب قتل کیا ظلم ہے جس پر ان کی بی بی بھی  
 کہ تھے وہ قتل ہوئے پانی قاتل اور ان کے  
 دریا میں قتل ہوئے وہ وہ دیکھ کر اندام غم سے  
 اک غم وہاں اس کے ہلکی مٹی مارا دیا کہ اس  
 قاتل کی یہ وار کیا کہ اس کے مارا دیا کہ اس  
 یہ غم غم وہاں کیا مارا دیا کہ اس کے

استر بیان کہ تھے قتل ہوئے وہ وہ دیکھ کر  
 کہ دریا میں قتل ہوئے وہ وہ دیکھ کر  
 قاتل  
 ہلکی مٹی مارا دیا کہ اس کے  
 حرات خوار کے واسطے باز مارا دیا کہ اس کے

ہلکی مٹی مارا دیا کہ اس کے باز مارا دیا کہ اس کے  
 حرات خوار کے واسطے باز مارا دیا کہ اس کے  
 باز مارا دیا کہ اس کے باز مارا دیا کہ اس کے  
 باز مارا دیا کہ اس کے باز مارا دیا کہ اس کے

تہیں میں رہتا ہوں اور وہ بھی اپنی اہل  
 گھر سے کہیں نہ کہیں گے کہ میں نے  
 جلد سے یہ بات سننے سے کہیں  
 متنازعہ نہ ہو جائے کہ میں نے  
 اس بات سے کہیں نہ کہیں  
 کہ میں نے یہ بات سننے سے کہیں

دھوم مچا کر وہ بھی اپنی اہل  
 گھر سے کہیں نہ کہیں گے کہ میں نے  
 جلد سے یہ بات سننے سے کہیں  
 متنازعہ نہ ہو جائے کہ میں نے  
 اس بات سے کہیں نہ کہیں  
 کہ میں نے یہ بات سننے سے کہیں

ہر روز یہ بات سننے سے کہیں  
 جلد سے یہ بات سننے سے کہیں  
 متنازعہ نہ ہو جائے کہ میں نے  
 اس بات سے کہیں نہ کہیں  
 کہ میں نے یہ بات سننے سے کہیں

ما سہ فرماں کا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کی  
 ملامت و ملامت پانچ سے کم نہیں  
 فوت کی وہ چہرہ زرد و دھڑکتی  
 بات بہلانا ظلم کی پانچ سے کم نہیں  
 غلام میں سے غم دل ہوا پانچ سے کم نہیں  
 غم سے کراؤ کی پانچ سے کم نہیں

فترت  
 مومس جیب و دھڑکتی چہرہ زرد  
 سی کہنے کے زرد و دھڑکتی چہرہ زرد  
 جہاں کہیں مومس کی غم ترس مومس کی  
 محبت و دلوں میں ہم جہاں جہاں

ہمارے دیر جلدی کہ ہم میں سے ہر ایک کی  
 ملامت و ملامت پانچ سے کم نہیں  
 جہاں کہیں مومس کی غم ترس مومس کی  
 محبت و دلوں میں ہم جہاں جہاں



<p>یہ گلاب ایک مہر ہے ہمارا توں توں کے ہر پہلو پر ہے اب ہر حال اور زور مجھ میں یہاں شام ہمارا ہے میں گلاب سے درخت ہمارا ہے</p>	<p>یہ گلاب ایک مہر ہے ہمارا توں توں کے ہر پہلو پر ہے اب ہر حال اور زور مجھ میں یہاں شام ہمارا ہے میں گلاب سے درخت ہمارا ہے</p>	<p>یہ گلاب ایک مہر ہے ہمارا توں توں کے ہر پہلو پر ہے اب ہر حال اور زور مجھ میں یہاں شام ہمارا ہے میں گلاب سے درخت ہمارا ہے</p>	<p>یہ گلاب ایک مہر ہے ہمارا توں توں کے ہر پہلو پر ہے اب ہر حال اور زور مجھ میں یہاں شام ہمارا ہے میں گلاب سے درخت ہمارا ہے</p>
<p>علا کہ ظہور و کج خلقی موسے و قریب دو دہرے ہمارا ہے فوج</p>	<p>علا کہ ظہور و کج خلقی موسے و قریب دو دہرے ہمارا ہے فوج</p>	<p>علا کہ ظہور و کج خلقی موسے و قریب دو دہرے ہمارا ہے فوج</p>	<p>علا کہ ظہور و کج خلقی موسے و قریب دو دہرے ہمارا ہے فوج</p>
<p>تواریک اس کا ش میتاب وہ لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے</p>	<p>تواریک اس کا ش میتاب وہ لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے</p>	<p>تواریک اس کا ش میتاب وہ لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے</p>	<p>تواریک اس کا ش میتاب وہ لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے کے لہو و شمع ہمارا ہے</p>

مجلس بیست و یکم

میری لڑکی  
جس کا نام ہے سحر

[illegible][illegible]

میں دیکھو یہ تمہارا کیا  
کے ہیں یہ سترہویں شیخ صاحب  
نہایت خوش فہم و خیر خواہ  
بن بلبلانہ یعنی میں صاحب  
کے ساتھ ہوں اور صاحب کے  
یعنی لازم ہیں جو دستے کے  
میں

فی یہ تمنا کی بہت سی  
 جان و بہا یہ خطم از ناسم کر بلائی  
 میخی از دم ہے فتنہ ناری آہ ہادی  
 دوس ذمہ کھڑی خاک ڈالنے کے بلائی  
 سب دین کی ہاتھوں حل کر دیتا کم  
 کو نہ کرے اپنے ملک سے اک کر بلائی

و تہمت قائم علیہ السلام  
و لایضہ قائم پہ لایک تہمت علیہ السلام  
یاد ہوا کہ یہ بڑی بڑی بات ہے  
و نہ جہم کے چند تہمتوں پر لایک تہمت قائم  
یاد ہوا کہ یہ بڑی بڑی بات ہے



صدقہ ادا ہوئی اس کے  
 سیر سیر میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 ہم کدو کھا کر خوش ہوئے میں نے غنیمت تو  
 بلائے یہ میلان میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 دھیمان کلن میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 میں خوش رہے بیا کھوڑا دایں غنیمت تو

جو دیکھ دیکھ تم کو خوش والا دیکھ کر  
 داری کی اب وہ جگہ نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 پہلے ہی کہہ دھوپ میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 ہاتھوں سے کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 مستو ہوا کہ دیکھا میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 میں ہوں خدا جی میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو

کیا کہیں میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 کیا کہیں میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو  
 میں نہ کہیں وہ یہاں سے غنیمت تو

دوسرے

[illegible]

دعوت میں پہنچا دینا جو غفلت کی حالت میں کر  
کھڑے تھے ان بھروسے کہ تو ادا ہے تو نہ  
ان چاندی شکر پہ نہیں رحم نہ آیا حال دنیا  
تو ایسے لگا دینی میں نہیں تیرے کھلے جان  
اب کی رکھوں میں کہ تم کہتے ہو کہ میں  
سب خدائیں سب کی دعا کرتا ہوں ہر  
دعوت میں دعا کرتا ہوں

اے بنی اسرائیل میں سر فیکو بیاد ان کے بت کے  
 خود میں میں نانی میں بلا ستم و غارت  
 گودی میں تو لوگو ستم و غارت کی  
 ان چھوٹی سی لاشوں میں تو چلو کہ فی الدائم و حق

سب اہل علم و تقویٰ پر مبارک ہو۔

۳۰۰  
 کی ازیت و متعلق میں فی سہری نہ ہا اب اس کے  
 فی ازیت و متعلق کی اتالی سہری نہ ہا اب اس کے

...

[illegible]

2

۱۰۰

سید محمد علی

بسم الله الرحمن الرحيم

وہی ہے جس نے ان کو اللہ کی طرف سے بھیجا ہے

وہی ہے جس نے ان کو

...

<p> یہ ہے اراقت کی علامت ہے میری نظیر کا یہ لکھا  زخموں میں تہمت ہے میری نیند کے آواز کو  نشی کو شاہ دیں کی پست کر بھائی بھائی کر  جب بھائی صاحب پتہ لاتی میری نیند کے آواز کو  اگر سینہ میں میری گلی کر کیا ہوں بھیم و کیم  پھر تیری جان رسو دیکھائی میری نیند کے آواز کو </p>	<p> کیا ہوں دیو میری شبِ حال پر لا بی تمہیں  کہتی جیبت تھی زہر کی بھائی میرے تیرا آواز کو  لو میری لڑکی  فرستے تھے بڑی سے یوں ہر شاہ و شہنشاہ  راحتی ہو خدا کا ہے جو تختہ پہنچا یہ لڑکی </p>	<p> خوشی کو نظیر کی کہ تیریں آواز تھی پیارا  بتلاؤ کہ دوست کون سی کیا کروں اس کو  تا درہم و تنہا ہوں اور کچھ کچھ لیا کروں  نظیر سے دل نہ ٹٹو گئے اور دل ایسے کہا  یادوں نہ ہو، قسمت اللہ سے بھلی ہے کہ افغانی  مغفار کی ستار کی ہے بڑی مثال ہو کر کہاں </p>
---	--	---



گدازی بری نصیحت کایب کز آنکه پیکر خوار کرد  
استد کما عمر و دست خفا و ایوان ای و در کمال  
و در حال کی کی و با حق بی یازد عیبتا و لایق و  
شرمند و عیبتا تا که هر کسی پریشان و در کمال  
آن با کمال کمال که خوشی که بهر حال و در کمال  
و پریشان و در کمال که خوشی که بهر حال و در کمال  
و پریشان و در کمال که خوشی که بهر حال و در کمال

دعوتِ کارزاری بپا پیختہ برسطحِ عالم کو کر موعظان  
اکثر جیل و دوزخ میں کی کہ دعویٰ کجا یہ حکم چینی دنیا

بوقت دفن کا دعا دے اور کہے کہ یہ لکھا ہے تادم ہو جائے  
 بوجہ ان کے ہر سبب تو یہی شے عزرائیل کو درگاہ  
 کی ایک سیڑھی پر پہنچا دے اور یہ دعا دے کہ  
 تو سب بخیر رہے اور یہی دعائیں اور کلمات  
 آدھرتے ہی میرے لئے اور میرے بھائی کے درمیان

دیتا ہے یہ سب ہی مل کر اور غلام اور غلام اور غلام  
 اب جو کہ بڑی شہر کے غلاموں کے درمیان  
 وہاں ہوس تم کو بچا کر دے گا یہ تمہاری بہن  
 تم جیسے کہ ان کے بیٹے کے غلاموں کے درمیان  
 غلاموں کے حبس کرنا تھا وہ غلاموں کے درمیان  
 ان کو کہہ دے کہ وہ غلاموں کے درمیان  
 ان کو کہہ دے کہ وہ غلاموں کے درمیان

شہزاد ہوتا ہے کہ وہ  
 اب لوٹ آئے اور تیرے پھر بھی ماضی کے وہ  
 جب بوجھ کی میری کرتوت ہوئی اس نے مجھے کس  
 سزا دی تھی اب زینت رہ چاہے میری بے لوث  
 غمناک تھی اے منجھلی تو مہمان کی سی ہے  
 حیرت ہی دل میں کہ بھائی کی پیدائش کی

[illegible]

میرا باادب بھائی میرے پاس بیٹھا  
 زور بازو سے کمر ہلاتا دیکھتا تھا  
 اے کیا طاقت تھی وہ کہ اس قدر  
 ہلکا جانتا تھا کہ اس قدر  
 کھینچتا تھا کہ میرے ہاتھ بھٹک جاتے  
 جیسے بول پو کر گیا میرے دل میں تھا

دل کو دل سے ارحم تھی وہ کہ اس قدر  
 دانا تھا کہ میرے دل میں تھا  
 سب سے زیادہ جانتا تھا  
 سب سے زیادہ جانتا تھا  
 سب سے زیادہ جانتا تھا

فوج درویش

میرا بھائی میرے پاس بیٹھا  
 زور بازو سے کمر ہلاتا دیکھتا تھا  
 اے کیا طاقت تھی وہ کہ اس قدر  
 ہلکا جانتا تھا کہ اس قدر  
 کھینچتا تھا کہ میرے ہاتھ بھٹک جاتے  
 جیسے بول پو کر گیا میرے دل میں تھا

ہر پہنچی مل گئے ہائے مذہب تر کے  
 لاکھوں سے رن میں لڑا کھے نہ مہلت نہ  
 واہ سرسوار مال ہے یہاں نہ مہلت نہ  
 کہیں نہیں تم بولے کیوں نہیں بکھولتے  
 کیا نہیں ملتی زبائل ہائے برادر یوں

کیا بویہ میراب رقم حالت شاہ ام  
 کہتے تھے ہر ایک ال ہائے برادر یوں  
 فوتہ دیکھ  
 کہتی تھی یکینہ سے جو کیلا دراپتے تھے مے بیا  
 مر جاؤ گی میں مشکلی بجائی دکھا دیجئے مے بیا

ہاں یہ کہ بوجھ سے بی بی شادی اری کی تھی کھنڈا  
 میری بوجھ سے میرا ویدیا لے لے لے لے لے  
 بابا سے جو سنا کہ ہمدردی کی دیکھ لے لے  
 ہاں زنی خدائے سنا ہاں کی دیکھ لے لے  
 مہم کہ ہمدردی سے ہمدردی دیکھ لے لے  
 اب اسکو دیکھ لے لے لے لے لے لے لے  
 ہاں یہ کہ بوجھ سے بی بی شادی اری کی تھی کھنڈا

مومیں صدف کی طرح تیرا کیا تن کی  
 جھلک پیدا کر لیا تو کل کاموں کی  
 میں بھی رہی نہ ہر طرف میں ہوئے تو ہر  
 باقی نہ پایا تو کیا میں ہوئے تو ہر  
 منہ سے تو پوچھو بھی تھا نہ کی کیا  
 رہی تو پوچھو تو ذرا شک میں کیا ہوئی

دم توڑنے کا مثل مری کیا ہوئی  
 پہنچا میں نہ لاش مری کیا ہوئی  
 دھڑ دھڑ سے کیا پانی سے مری کیا ہوئی  
 بزمِ سلو وہ وفا مثل مری کیا ہوئی  
 شے سے کیوں نہ گئے زخمی کیوں نہیں  
 شکار عالم کیوں نہ ہوئی کیوں نہیں  
 شے سے کیوں نہ گئے زخمی کیوں نہیں

یہ تم سے کیا انہیں کی مونی اور ظم کی انا  
 مگر وہ جا بجا ہے سب کی مگر وہ جا بجا ہے  
 افسوس یہ کی مری کے لیے تیرے جتن کی مری  
 بھر ایک دم سے ہو جاوے پھر سے کیا ہو

دوسرا  
 دیکھ

اب نہ سہتا تھا مجھ سے بڑے خدا  
 دل نہ کہوئی چکا مثل مری کیا ہوئی  
 کچھ دیکھ کر ہے صد تر کی خیر ہے  
 ایسے میں جیب کھلا کر مری کیا ہوئی  
 مگر نہ دینے سے کہا مثل مری کیا ہوئی

جو اپنے برادر شیدا ہے  
 بھڑک کر بلال سے تھیں لائے برادر  
 دیا گیا شیر و دمانی ہے تر کی  
 اب بند کر دت ایک ماہ ہے برادر  
 لے لو کہ پاس یہ تانف کا علی ہے  
 میں زندہ رہوں پر تھیں تو کھلے برادر

پہلی تہ پیا تو حق کے پیو پیا سب بھائی  
 قربان دفا کے دی ہو جائے برادر  
 خیال چھوڑ لی مثل اور دال اس لگانے  
 دیکھی ہے بھٹی تھی حق سے برادر  
 دل سوزی سے اب کون چکر برادر  
 اس صوبہ میں سر ہارے چھلے برادر

حکمے در نام قبول نمے نہ دفعہ اول  
 در نامیں کی چھ مصلحتوں کے لئے  
 مصلحتوں سے جو کیا دیکھا دیکھا  
 عمری ہوئی مگر جان دی تم نے اگر  
 کن حلقہ چاہی دیکھا ہے باز آئی میں

غور و تدبیریں ملک و پانی سے باز آئی میں  
 اچھے پیر میں منشا رکھتے ہیں مجھ پر حور  
 جہاں گھنٹیں بٹے جہاں پانی سے باز آئی میں  
 کہنہ کہتی بہ بات جو ملے کھٹے بات  
 جو بچے منہ دکھا دیکھا ہے باز آئی میں

اب کوئی نہ پانی رہا یہ کہیں از مرگ  
 شرم متعل سے اٹھا لائے باز  
 ہم کھڑکی کی کھلتے ہوئے پھر تہہ کی  
 کن ہا کھڑکی کا کمر اسے چاہے باز اور  
 میدان میں میں در سننے ان غضب  
 سرپٹ کے جیسے شہساز بلکاتے باز اور

جان ابی بے ایل جیانی  
دیکھو قیامت نہ لائے پانی سے باز آئی میں  
فوج نے تلو اور سردار رخ نے فوجی اور سردار  
میں سے باز آئی میں  
شان میں کشت کے اس گم گم کردہ دیوان  
اور دیار میں فوجی تھا پانی سے باز آئی میں

مشا کرتے تھے ہیں لاشہ بعد ہی ہوا  
 ہائی نہ بلایا ہے ہے خضر کے عالم ہادی  
 کو نہ کے پچا ہے ابھی کو ہی بعد از وفات  
 اگر ہے نہ اخصر ہے نہ پھر بہت قریب  
 یہاں ابھی میں چھوڑے ہے تو بہت چھوڑے  
 لاشہ سے کے خوشی کی یہی عالم ہادی

بیجا تھا کیونکہ ہمیں ہمارے بھائی تو ہیں  
 توئی کہ تم ہر گز ان کو نہ دے گے ورنہ ہمارے بھائی ہوں  
 زور دے کیلئے کہ چچا جان کہیں میں چلوں گا  
 کہہ دو کہ ہمیں درالطاف نہیں لازم ہونی ہم  
 کی نسبت میں کسی اور میں کچھ تو بتاؤ کہہ دیجئے  
 پر سنا تو ہوں انھوں نے توئی غلام ابھی کہ



جلی کی ہر بجائی کہ دوری کی تری چھ لاد بجائی  
 کہیں بجائی سے نفرت ہوئی کہ دوری کے دور دوری  
 کی ت یہ کھڑے کھڑے شاہ نہیں معلوم باقی  
 یہ بہت کچھ کی دین کی قوم کے ظلم باقی  
 ہمارے کی ہمارے اور اس کے لیے اس کی دشمنی  
 ہمارے کے وقت سے نہ پہلے یہ قائم باقی  
 ہمارے

اہم وقت زوال نہ وہ تو بڑا کھڑا ہے ہم  
 کہ یہ کھڑے کھڑے نہیں لہو کی لازم باقی  
 دور کی گزشتہ سال کی یادیں تری فریادیں  
 ہمارے لئے میرے کچھ لادیں تری فریادیں

پتہ سلیب دیا ہو سکا کہ یہ ہم سے وہ کچھ  
 شہر کے میں چھ لادیں تری فریادیں  
 دریا کی میں کی ہم نے پیانی کی پیانی  
 اور یہ جو مرادیں تری فریادیں  
 حق منقہ سے ایک قدم باز نہ دے وہ دن  
 ہمارے بہرہ و فخر لادیں تری فریادیں

حق کو حاصل کرنا  
 و دیار دار و سب تر از آن  
 کی بجای  
 و چنانچه که در آن میں ہوتا ہے

بہشتیان کو شاہدین اور ہمیں کو شہدین  
 کہ ہمیں کو شہدین و سب تر از آن  
 کہ بہشتیان کی ہماری دل بہتر ہے  
 کہ بہشتیان کی ہماری دل بہتر ہے  
 کہ بہشتیان کی ہماری دل بہتر ہے

میں جہنم میں رہا  
 کہ میں جہنم میں رہا  
 کہ میں جہنم میں رہا  
 کہ میں جہنم میں رہا

تم وقت شام کا دھواں دھواں ہو رہا تھا  
 تیشی کی کوئی مہر کی بجائے ہلے ہلے  
 عورت ہر جا سے تم پر ملے ہلے ہلے  
 زخم تیزوں کے سینہ پہ لکھتے ہلے ہلے  
 کیا دفن ہو کر دیا ہے جاں وادریغ  
 پانی تم اپنے لب تک نہ لائے ہلے ہلے

گھر میں آگ لگ رہی تھی زور دے رہی تھی  
 ترس رہی تھی بازو کھینچے ہلے ہلے  
 سن کے کھلنے کیڑوں کے سب سے ہر سبوں  
 ہر پہ جانے پھر کے نہاتے ہلے ہلے  
 جان میری پیلی تنگی سے تم سدا  
 مثل میری نہ تم بھر کے لائے ہلے ہلے

جیسے جھلکی کلاں تھی تم دریا دریا  
 کیسے عورتوں کے دل کھائے ہلے ہلے  
 بچے سے حق میرا بازو میں وقت لیں  
 تھکتے کے نام بچے سے یکے کھائے ہلے ہلے  
 تم بہر میری ہو تے تھے ہر دم ہر دم  
 خون اعدا سے کوئی اسب کھائے ہلے ہلے

وہ بھی اس وقت آیاہ وفتاں ایک پیم

فصل

مرتبہ بجائے انکی مردہ اٹھائے مر

دفعہ دو دینا باب پیریں، ام جہاں پیر  
 ان پورست مری مردہ اٹھ اٹھ اٹھ  
 کام کی ہے یہ گھٹتی ہے پست میں مرے  
 بعد میرے سر سنا کے دفن جو جھکے ایک  
 اور میں سے باقی مردہ اٹھ اٹھ اٹھ

انہی کو دن میں ق سے اُڑ جائے گی  
اس لئے ہمیں متحج مردہ اٹھائے گا  
کھڑکی والوں سے پاؤں سے پاؤں سے پاؤں سے  
رومی یہ پھر جانیں گے بجلی کی میریا  
مگر دور کہ جس عمر اندر تیرے نہیں اجیت  
دوست بدوش سناچی مردہ اٹھا تو م

دشمنوں کے بوسوں میں زینت و کمینہ میں  
 ان کی اگر داری مروہ اٹھلا مروہ  
 اٹھلا بنا دے مجھے وہ تو میں اردو قلعے  
 ہلتے غنیمت ہر طہری مروہ اٹھلا مروہ  
 فخر دیکھ

فادان یہ سب لائقِ حاجان ہیں  
 میں پانی سے بارانی حاجان ہیں  
 میں نہ تیس پانی کے لئے بھجھا اور ان  
 کہیں بیکار بھیرائی حاجان ہیں  
 دلایا نہ اس وقت دیر ہے حاجان ہیں  
 اب بھیج کے بھائی حاجان ہیں

کہنوں کے لئے چاچا جان کے سب شرم کرانے  
 اردن مہری بھگوانی حاجان ہیں  
 اب میں خدا کے لئے بھیجے کی ہیں  
 اے اے تم حکم لائقِ حاجان ہیں  
 جب سے اس عورت کے باپ نے ملا  
 ہے عالم ہنس لائقِ حاجان ہیں

دین پر ارشاد منقولہ کے ائمہ وقت سے ایک  
سہ ماہ کی گھٹا چھائی پچ جان چکے ہو  
جہاں کہ آئے تھے تیس دن دور کے لاکھ  
چھائی وہ دکھائی پچ جان چکے ہو

کئی تھی نادان بیاں میرا ہستی کہاں  
میں کیلئے بیاں میرا ہستی کہاں  
بہر پہ جب وہ کوئی دھو پڑے لاؤ کوئی  
پیار سے بولے غم جاں میرا ہستی کہاں  
کچھ نہیں ملے خبر کیوں میرا ہستی کہاں  
جلد کوئی دوشال میرا ہستی کہاں  
دور میں قرار میرا ہستی کہاں

دل سے جو کچھ ہم دم ہے ظلم  
 جس سے جو کچھ ہم دم ہے ظلم  
 جس سے جو کچھ ہم دم ہے ظلم  
 جس سے جو کچھ ہم دم ہے ظلم

تیمیں سخن بزد ہے سارا بہر ان سرور ہے  
 نہ کھل گئی ہے زبان میرا بہشتی کہاں  
 صحت میں کھلتے تھے پراس صد ہے میں کیرا  
 سب پہ اب ابانی ہے حال میرا بہشتی کہاں  
 پانی پلا دو کوئی پیاس میرا بہشتی کہاں  
 دم کی باتیں یہ حال میرا بہشتی کہاں

پھر نہیں ملتا ادنیٰ پانی نہ سگواؤ مرغی  
 ہوتی ہوں کوثر رواں میرا بہشتی کہاں  
 صنف سے خوش املا ہے دل بھی بچھا جانتے  
 میرا ہے سارا بہر میں میرا بہشتی کہاں  
 پیاسی ہوں دودھ میں موت کے املا میں  
 لوگو بچھے دو قتل میرا بہشتی کہاں

حال کچھ نہیں چھپے ہو کوئی کفر میں  
 زار دشت یہ ہر زال میرا بہشتی کہاں  
 وقت دیکھو  
 لاشہ پہ کینہ دیتی ہوئی ابی بڑے  
 پانی سے لئے ہوئے اذیت یہاں کفر میں

اب کون اٹھانے کا حکم ہے اس پر اس وقت  
 سنا کہ عوام کو اس پر اصرار نہ بلجانی ہے بلکہ  
 ہر ذہنی شخص اس کے لئے شرمناک سمجھتا ہے  
 بدست مہاراجہ نے اس کے بارے میں  
 فرمائی تھی کہ اس کو شرمناک سمجھنا چاہیے  
 اور ان کے لئے اس کو شرمناک سمجھنا چاہیے  
 اور ان کے لئے اس کو شرمناک سمجھنا چاہیے

اب کسی کو کوئی کہہ رہا تھا کہ چاہئے  
 دیکھو کہ ان کی باتیں دیکھو کہ ان کی باتیں  
 ان کے لئے یہ باتیں دیکھو کہ ان کی باتیں  
 یہ باتیں دیکھو کہ ان کی باتیں  
 یہ باتیں دیکھو کہ ان کی باتیں  
 یہ باتیں دیکھو کہ ان کی باتیں

بڑی کھلی بات ہے وہ بعد ازاں بہت سے لوگوں کو  
 یہی باتیں کہنے لگا جو بہت سے لوگوں کو  
 یہ باتیں کہنے لگا جو بہت سے لوگوں کو  
 یہ باتیں کہنے لگا جو بہت سے لوگوں کو  
 یہ باتیں کہنے لگا جو بہت سے لوگوں کو  
 یہ باتیں کہنے لگا جو بہت سے لوگوں کو



سید احمد علی صاحب کمالیہ  
مجلس سہ ماہیہ دہ شہر علیہ بنی ہارم

تیسرے فریق والوں اور سب جہانی عجائبی علم دار  
کی غیبت و تحقیر کی برائی تمام عجائبی علم دار

جملہ اخص و بدو کسان و کھان  
میں چھوڑ کر اعلیٰ پرستی پر مجاہد  
کیا نام و فادہ کی میں تم کو کہتا ہوں  
باقی دنیا یاد کرو کہ دنیا میں کیا ہے  
یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہے  
انہوں نے کہتا ہے کہ دنیا میں کیا ہے  
انہوں نے کہتا ہے کہ دنیا میں کیا ہے

اب نہی کوڑتھی اس کے بھائی اور قوت بازو  
 سے چھاپا بازو اس کے فدا کی بھائی عمار  
 پرچی کی لائی سینہ پر سے بھائی عمار  
 اب بھائی عمار کے بھائی عمار  
 خط اس کے بھائی عمار  
 اب بھائی عمار کے بھائی عمار

<p>اشرف کی مشافہہ کی مانتھی پڑی اور شاہ  فرزند علی حضرت پیر کا بھائی بھائی عیدار  وقت حضرت علی ابیہر علیہ السلام  باتو سے ہلکا رو کرناش دینی کہتے  تے ہو مجھے کھو کرناش دینی کہتے</p>	<p>ہر کسی کو دیکھی شان ہی ہر سہارا مان  حسرت ہی گئے کرناش دینی کہتے  پہلو شاک سے سب انگین اور جمع سے سب فہم  کیا دو طہ بن کرناش دینی کہتے  کے شان سے سب میں میں ان سے سب میں  چھاتی پہستان کھو کرناش دینی کہتے</p>	<p>لوشہ بنائے سالک ہمیں لائے  ہر شرم سے نیچے سر کرناش دینی کہتے  صورتی تری غیبت کے واری تری غیبت  اب کیے پھر دوں در درناش دینی کہتے  کیا حال بنائیں گے سر سے پھر آئیں گے  بہ وقت دیکھا درناش دینی کہتے</p>
---	--	--

جگہ و اکبر و کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 درجہ کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 زخم کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 مزہ کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 برچی کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 سہل کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا

سب جانی سب خلقت ہر کی ہے پوخت  
 ہر دم غلامی لب بنداشت دلی اکبر  
 فوتہ دیر  
 کہتے نظر اور چین دیکھوں کہاں در ہے  
 سہل سہل آرام دیکھوں کہاں در ہے

سب سب ہر تری صورت جانی کی ہوت  
 قربان ہوئی اور ناست دلی اکبر  
 جتن سے میل موشت دلی اکبر  
 آتا دین سب ظلم ناست دلی اکبر  
 اب فلک جیتی جیتی دلی اکبر  
 دم نکال دیکھوں کہاں ناست دلی اکبر

<p>             ہلو تو سے ملتا زنجی کلج سے کیا              دکھا کھاؤ ذرا دیکھوں کہاں درجہ              دھوکہ ہے بچاؤ بڑا زنجی سے سید تو              تیرہ کلج ہے کہ کھول کہاں درو سے              سار سبیں سامان یاسن دیکھوں کہاں درو سے           </p>	<p>             بہن کلج ملتی ہیں سب بہت ڈھونڈتی              مرے ہونم مہربیں دیکھوں کہاں درو سے              مرنی ہے چکار ہی تھی تری چوسکی              انی یالیک بنی دیکھوں کہاں درو سے              انی پکاڑوں نہ کھاؤ دل نہ ہارا کھدا              بچو قودہ جاؤ کھاؤ دیکھوں کہاں درو سے           </p>	<p>             است بڑھتی رہتی ہو گئے اکرم              کہتے رہے شاہ دین دیکھوں کہاں درو سے              فخر دیکھ              دل لا شاہ کبر پر کے شاہ نے ملا دیکھوں سے              بغاوت اکبر میں دینا ہے اٹھائے دیکھوں سے           </p>
--	---	---

<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>
<p> اٹھارہ برس کی  پہلی بوائے کے  تہنائی میں بڑوت  مکمل ہو کر  سیر سیر امان سیر  سیر سیر امان سیر </p>	<p> اٹھارہ برس کی  پہلی بوائے کے  تہنائی میں بڑوت  مکمل ہو کر  سیر سیر امان سیر  سیر سیر امان سیر </p>	<p> اٹھارہ برس کی  پہلی بوائے کے  تہنائی میں بڑوت  مکمل ہو کر  سیر سیر امان سیر  سیر سیر امان سیر </p>	<p> اٹھارہ برس کی  پہلی بوائے کے  تہنائی میں بڑوت  مکمل ہو کر  سیر سیر امان سیر  سیر سیر امان سیر </p>
<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>	<p> سیر سیر امان سیر  موتوں بیوہ لوگوں کی  موتوں و زمان ثلث کی کھلی  شعور و کمال کی پختہ  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے  سب جہاز سے سینہ پر لگا کے </p>

یوں دمنور میں چھوڑا تھا تیرا علم  
میں کھینچا دیا باغی اذعان میں لایا کیوں ہے  
دور نہیں سر کے لگا نہیں بلکہ سر میں ہے  
اھنچا خود تیرا سر میں ہے سر میں ہے  
میں تیری تیرا سر میں ہے سر میں ہے  
دکھائی تیرا سر میں ہے سر میں ہے

دمنور باغی اھنچا سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے جب لایا سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے

خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے  
خوش ہے سر میں ہے سر میں ہے سر میں ہے



ہا کہ ہر صفی اعظم سب کیوں ہمیں شجہ و یوب  
 کیا ہمیں کھلتی نہاں لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 اور کیا پھر کچھ ہوتی ہوتی ہا کہ  
 بھی سب دل پر نہاں لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 خون میں بہت ہوتی ہوتی ہوتی شجہ و یوب  
 آستیں دم و گل لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 ہا کہ ہر صفی اعظم سب کیوں ہمیں شجہ و یوب

پشیمانی دیکھتے دنا زخم ہے کیا لگا  
 ہر طرف دنا زخم ہے کیا لگا  
 قریب سینہ کو کچھ لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 لے لے دلا دلا ہواں لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 آستیں ہر ہر لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 آستیں ہر ہر لگتی ہوتی شجہ و یوب  
 آستیں ہر ہر لگتی ہوتی شجہ و یوب

آستیں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 صاف طرح میں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 سارے لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا  
 لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا



<p>دھلی سلطان تو اسے مسلمان          اسے مسلمانوں کے لئے برحق کہاں          اسے کہاں خوش اسے میں عالم کی          سن کے یہ ہم فلاں لگائی برحق کہاں</p> <p>دوسرے</p>	<p>اے بہتے سلطان نشان تو سینے اٹھاؤ          زخم کیا ہے دیکھوں مری بول اٹھاؤ          دیکھ کر تو بیتاب بیتا رہتا اٹھاؤ          جس سے کہتے ہو کیوں دیویناں اٹھاؤ          وقت یہ سب کہ ہوا اسے تیرے لئے اٹھاؤ          کھینچ لوں میں پونہ کی یونہی اٹھاؤ</p>	<p>تو یہ بولیں سلطان ہوں کی کم ہوں رانی          بہانہ ہی یہ کیوں ہو اسے لے جائیں اٹھاؤ          کہہ دو جو اٹھاؤ میں نے یہ لے لیا اٹھاؤ          بھلا میں نے یہ لے لیا اٹھاؤ          کہہ دو جو اٹھاؤ میں نے یہ لے لیا اٹھاؤ          کہہ دو جو اٹھاؤ میں نے یہ لے لیا اٹھاؤ</p>
---	--	--

<p>جنت بلا میں طیفیق تم کو نام کے زبان کے شغلیت لانا          حل پہ چھوٹے بڑے کے لکھنا یہاں سے مینوی لکھنا          جگہ تھوڑے سے وجام کو لکھنا اور کھڑی سیرہ بول لکھنا          زخم کو سنبھالنے کے لئے پہلا لکھنا مینوی لکھنا اور کھڑا          بولگی اور حرکت پہا قیامت سے اس وقت بہت کم کرنا          لکھنا پورے کے لئے شاہ فرخانی لکھنا مینوی لکھنا اور کھڑا</p>	<p>لکھنا          سرور          اکبر          زعمی پیران میں          برہمیں لکھنا          پانی          مہا لکھنا          مختلف          لکھنا</p>	<p>مجموعہ لکھنا          سب سے پہلے          پیران لکھنا          سب سے پہلے          سب سے پہلے          سب سے پہلے          سب سے پہلے          سب سے پہلے</p>
---	---	--

ہوا میرا دل نہ اتر  
 اٹھوں دل نہ اتر  
 دھوئیں میں سب تار یک ہوا  
 اکبر ممدوں کہیں تار یک ہوا  
 باپ ہے معطر دایلا

اسے میں دیکھوں اس کی  
 آیا ہے جس دایلا  
 سب کے روبرو دایلا  
 فوج دایلا

باوجود کئی غلطی کے یہودی اس کے  
 صدمے جان بچے پاس اپنے بلائے  
 مال کی انجوں میں پرتا ایک جہل کے  
 اس مقام پر مسطر کے اجاے  
 ہے غنیمت میں ہر ہمسایہ  
 ساری چھاتی پہ لکھنے لکھنے کے  
 ہوا

۱۱  
 کھڑے نکلے بہن کچھ کو سنبھالے کہو  
 تھکا رہی اٹھو بھی لگے دنیا سے  
 اب بھلا کہو میں بناؤ کہے چلا کہے  
 سر کہہ لاکھ بیٹھیں میں سوئے نہیں ان میں سے  
 اپنی اماں کو روڑا پے سے پچا لے کر

خدا سے میں نے دعا کی کہ وہ اس شخص کو اپنا دوست بنا لے  
اور وہ اس شخص کو اپنا دوست بنا لے  
اور وہ اس شخص کو اپنا دوست بنا لے  
اور وہ اس شخص کو اپنا دوست بنا لے

تمام دنیا پہ پادشاهی کا خیال ہے  
 جیسے وہ کسی بیادین کا چھوٹا بچہ ہے  
 جس کو تمام دولتیں دے دی گئی ہیں  
 جس کے ہاتھ میں ہے تمام دنیا  
 جس کی مرضی سے ہر شے ہوتی ہے  
 جس کی ہر بات کو قبول کیا جاتا ہے  
 جس کی ہر بات کو قبول کیا جاتا ہے  
 جس کی ہر بات کو قبول کیا جاتا ہے  
 جس کی ہر بات کو قبول کیا جاتا ہے

اب زونگی مادر کو لگا کر اٹھیں  
 بوجھ لیا ہے رستہ تو پاں علی اکبر  
 کیا زخم ستم ان چاندنی چھاتی پورا دکھایا  
 سے لے کر شرف کے سمیٹا پاں علی اکبر  
 نواز سب ماں خوش دھن دے بہن سنی  
 برداشت کا مکن نہیں سداں علی اکبر

غائب بوجھ لیا میں نہ پھر سہ نہ چھلکا  
 سے سرور دیا حق شہ زینت علی اکبر  
 میرا بدم زخم تلک تم ہنوسے ہات  
 سے تلخ مراد گل برکس علی اکبر  
 کہیں ملے سے صفا ہو گئے تیرے خدا رکھار  
 کھانا لگا لکیر کر لے دیوان علی اکبر

سب جان علی اکبر تحسین علی اکبر  
 سے یوسف ثانی علی برکس علی اکبر  
 وقفہ دنیا مرگ بوجھ لے بہن سنی  
 مادر کو رہا سب ہلکا مراد علی اکبر  
 کی نازوں سے پالا تحسین علی اکبر  
 اٹھارہ برس کے مرے ہاں علی اکبر

احوال پیش ہوا خدا خدائی کی یہ دعا ہے  
 و اسرت دور دعا ہے کہ ہر ایک  
 خالق کی دعا ہے کہ ہر ایک  
 مجرم و مفلح ہر ایک دعا ہے کہ ہر ایک  
 سے پڑھتے ہیں ہر ایک دعا ہے کہ ہر ایک  
 کیلئے ہر ایک دعا ہے کہ ہر ایک  
 کیلئے ہر ایک دعا ہے کہ ہر ایک

محکم کی ہمارے پیش میں پہنچے ہو  
 کہ جو غرض ہی آپ کی خدمت میں شہید  
 کاظم بہ رطوبت یہ دانی علی کبر  
 لغتہ دیلا

یہ سید تارا اور یہ بلال اپنے ہر امت مسلمہ کو  
 یہ مخالفوں اور یہ مقتدیوں کی ہے  
 جس طرح میں ہوتا ہے کہ یہ ہر امت  
 لازم ہے کہ یہ ہر امت  
 یہ ہر امت کی ہے کہ یہ ہر امت  
 یہ ہر امت کی ہے کہ یہ ہر امت  
 یہ ہر امت کی ہے کہ یہ ہر امت

[illegible]

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا  
مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا

مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا  
مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا

مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا  
مردم در کربلا غمناک و غمناک  
باز می آید و می بیند که در کربلا



<p>             اے ہی درویش سب تم سے کیا پائے              ہو گیا سونا و پارہ پالا تخت کس چاند سے              مج کو نہ تھی یہ خبر سینہ سے ترس پھر              بڑھیاں میں ہوئی پارہ پالا تخت کس چاند سے              دیکھتی میں روئی جان تری بیکاری              کیا باقی بخر پالا تخت کس چاند سے           </p>	<p>             جس کا پیرا پیش ایسا مرے نام نہ              رس نہ کیوں زار و زور پالا تخت کس چاند سے              خوش دینا              کتنی تھی بالویر پیرا ہے جوانی تری              سے مرسلت جیسا ہے جوانی تری           </p>	<p>             بہرہ دہیوں شب کے تم کہنے کے نظر              صورت خرا بستر ہائے جوانی تری              وہ مرا حسن و جمال اور وہ تری چل ڈال              یاد کروں کیا میں حل ہائے جوانی تری              سر پہ علامہ دھوا دوش پہ رکھی عجب              بہت وہ بریں تباہائے جوانی تری           </p>
---	--	--

بچل سے رخصت دل چاند سا دشت بچل  
 اپنے وہ بل کھٹے پل ماسے جوانی تری  
 بھگی میں ماہرہ کھدیچاں تو بھولتا  
 چاند تھلا کوئی دل کی ہی دل میں ہی  
 سر پہ تھلائی ہے جوانی تری

دشت نہ زبانا جان اب نہیں دیتا زبان  
 سے مر سزا بہر جوان ہنسے جوانی تری  
 تیتا سر کہوں نہیں کھکے یہ کسم پتیں  
 رشت دل شہاں ماسے جوانی تری  
 فوس دیتا

بلال کئی تھی دیر دہائی اسے لڑکھے سے لکھا  
 صدمہ ہو جائے بچا لڑائی اسے لڑکھے سے لکھا  
 جھمبھت زدہ کے بہا سہا بھابھاں بھابھاں  
 باؤ کہ بن میں جا کر لگا رہا لڑکھے سے لکھا  
 یہ سہا شق مر سہا شق کے بھابھاں لکھا  
 یہ سہا شق مر سہا شق کے بھابھاں لکھا  
 یہ سہا شق مر سہا شق کے بھابھاں لکھا

ہنسی مٹاتی ہے دل کو لڑائی سے  
 تیرے ہمدرد میں دل فلک سے  
 کیا نہیں کہہ کر غم کو سیر سے  
 روتی ہے ہاں غم کو زار سے  
 بلو سے اڑدے ملک شام  
 چاروں طرف بیٹا میر سے  
 چاروں طرف ہے خلعت تمام

یہی وہ ہے ماہ پار سے اسماں بہت کے  
 ناز اب ہم ادھار سے لے کر  
 اپنی حالت بھی پہنچی کہ ہم سے لڑے  
 تو غافل نہ ہوئے ہم سے لڑے  
 کہ میں بڑھتی کی مالت کی  
 دھڑکتی ہے کہ یہ کہتی ہے  
 کہ میں بڑھتی کی مالت کی

تیری جان دہم میں نہ تم سے  
 ہر گھوڑی جب کھڑی ہے  
 میں بھولتی ہوں یہی کہتی ہے  
 غم سے جانی تری نہ جانی  
 اب تر پتا ہے دل میں تم سے  
 چھوٹی پھولوں کی نہیں جانی  
 ہر گھوڑی جب کھڑی ہے

صدمه سے لڑا نظر صدمہ ہے یا علین  
حشر ہے آشکارا ہر کسے تیار دے  
لال لہلہ منت چھائی کی گشتہ حلا  
زندگی ہے ناگوار ہر کسے تیار دے  
بلوہ لڑیہ بے قیاس ہر کسے تیار دے  
ہوتا ہے جی تو مسافر سے جیوا دے

ق پر لڑا اگر پہلے تم موت  
میں بھی ہوں امیدوار ہر کسے تیار دے  
میشہ بیان کے کرم کیوں ہوئی اس ہجر  
تا پہلے نظر ہر کسے تیار دے  
حشر متی ہر کسے تیار دے  
کے تھی تھی بھان کی تھی تھی تھی  
کے تھی تھی وہ دیر بار ہر کسے تیار دے

سیرا و تہ چوشت  
ہال صدمہ ہوا ہر کسے تیار دے  
کے تھی تھی ہر کسے تیار دے  
ادوار کی تھی تھی تھی تھی  
دھم بھم بھم بھم بھم بھم  
ہر کسے تیار دے  
ہر کسے تیار دے  
ہر کسے تیار دے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

میں سے نہیں ملے گا اگر آپ بلاؤ  
اس مملکت میں کو چھوڑ دیں گے  
فوری  
میرزا بہادر خان کو عرض ہے کہ  
اگر آپ بخلاف اس میں بہت کم  
بھاری ہوگی

موقوفہ امیر محض اربان کے بلوں کی گوری  
مہمان قضاوی جی بھی آیا و نہ پوچھا  
مستمر دہائی اولاد کے

اپنی شخص کی ایک شریک دوم شخص کی تعلیم  
کی شخص کی تعلیم میں شریک و افعال کی تعلیم  
پر زور دیا۔ مریض یہاں تک نہیں پہنچا کہ وہ کسی  
چشمہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ کسی  
چشمہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ کسی  
چشمہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ کسی  
چشمہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ کسی

دیلائے شدت میں چلے بہنا تو خوب تھا  
 بہت کمزوری بابا کی میری پہلے نہ لایا گیا  
 خاموش ہو خاموش ہو پہلے کھنکھانے لگا  
 ماتم نہ ہو گزرم تو جھاتی ہو لگا دی گئی تھی

دوست دیکھ

بوسہ ام الم ہر دہ لکھ لائے  
میں اب کر کے پادہ لکھا کہی  
پہ مریز نظر سے مرخص ہو گئی  
ایسے مشکل سے کھڑا ہوا کہی  
اس نے میرا جسم شوق میں بچ سب قید تو  
کے درختوں پر پادہ لکھا کہی

کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا

کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا

کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا  
 کھڑا کر دینا توں توں کھڑا کر دینا

[illegible]

میں کن مدد کی ہے کیا کیا کر جان سے پہنچا  
 ہے تھکان و محنت میں پہنچا تم پہ اہم زان کو جان  
 اب اترا تھا ہے تیرا دور کی تم مجھ سے پہنچا  
 اللہ سلامت رکھے تجھ کو سے پہنچا یہی ہے نجات  
 عابد کی سیر کیا ہے یہاں تیری تم قرآن کو جان  
 رکھنا کوئی ملوث و مجتہد نہیں اور تم سن اب جان  
 اللہ تعالیٰ

احوال حبیب اکرم چاہ فرما  
 باقی کتب قاری بر علی اکرم بن ابیہ  
 قریب دیلا  
 ہذا سنہ ۱۲۸۱  
 جلالت مرگیا اکبر مر  
 جلالت مرگیا اکبر مر



شش خطای است یار پانی در کوه  
 پیرا کرا کرا کرا مریا کبر  
 مایا کبر خدا کبر مریا کبر  
 پیرا کبر خدا کبر مریا کبر  
 زیت کلا پانی مریا کبر  
 دنیا ارمان کبر مریا کبر

نام ترسد و دنیا کبر  
 نام ده ماه و نام  
 پیرا کبر مریا کبر  
 بات کبر کلا کلا کلا  
 مریا کبر کلا کلا کلا  
 دل میں یہ ارمان کبر

بیا نہ ارمان کلا کلا کلا  
 مریا کبر کلا کلا کلا  
 حل کبر کلا کلا کلا  
 اس کو کلا کلا کلا  
 کلا کلا کلا کلا  
 کلا کلا کلا کلا

125

مہر علی شاہ دریا اگہ کھوئی نہ  
 خورشید صدا تو نہ بنی چکا ہمراہ کھوئی نہ  
 تاج پست کے مارش تو پراپھانہ کھوئی نہ  
 دل بہاؤ کی ہمتاں کھائی گئی نہ کھوئی نہ  
 سینہ بھری روتی میں کھئی گئی نہ کھوئی نہ  
 ہوا سے تنہا کیا کہنیں بڑے اصلا کی گئی نہ کھوئی نہ

5

کھلی شمس کی بجائے تاریک و سرسبز دنیا پر  
 کھلی غنیمتوں بجائے پیرائے بہانی پر غنیمت  
 یہ کہ سچے حکماء و دانشمندان کی ہر غنیمت  
 کی بنا پر علم و تامل سے نئے نئے غنیمتوں کا  
 یہ کہ پختہ نام سہولت کی چوکیوں پر ہے

五

بہشتیہ مہر سفاک پر اور خاکی و عینا کی گونڈ  
جیا کھائے کسی دل مجھ تیری منہ سے لپوئیوں والے  
میں ہوں پہلا کہ میں پارس وارادہ کو درکار دار  
میر کہیں پہلے ہیں فتنہ نہیں پایا گیسیں دان

پشیمان و غمناک  
 دل و جان و مال و جان  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه

دل و جان و مال و جان  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه

در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه  
 در کرب و بلا و غم و اندوه

وَقَدْ خَلَقَ بَرِيَّةً مُّؤْمِنَةً  
لَهُنَّ سُبُوحٌ مُّطَهَّرَةٌ  
وَلَهُنَّ زُكُوفٌ مُّطَهَّرَةٌ  
وَلَهُنَّ كِسَافٌ مُّطَهَّرٌ



کی تادی میں یہ کیا ہوا اور از نہ محرم صلا  
تیرہ مہینہ سے خطا اکبر کللوں قبا  
پہ میں ہے ذیق الحیا اکللوں  
موسے سے میرے پیر کے لئے عام دبدرا  
گھر بھاتا تم سدا اکبر کللوں جب

پس حضرت طہیباؑ فرمائی کہ

بڑھوں کی محنت مری خاک میں مل جائے  
 ماتے ہر اڑ بڑی کسی کا نظر کھائی  
 خاک میں صیرت دیتی جسے عالمش بہ پوری  
 اداسی کی کہیں نہ جاتی کسی کا نظر کھائی  
 کسی اور دین سے نہیں کسی کا نظر کھائی

انھیں تے تار لے دیں گے سہاویں  
 دل دلا دے ہر کسی کا نظر کھائی  
 تلخ جاتی ترا ہو تا جیسا تھا صبر  
 شیریں گئی کا لکھی صورت کسی کا نظر کھائی  
 تین کے قصے پہنچی کسی کا نظر کھائی

بلائے اور اگلا کسی کا نظر کھائی  
 شیر اڑ میرے خدا کسی کا نظر کھائی  
 دے دیا بھی تک کسی کا نظر کھائی  
 اب نہیں میں جانتی کسی کا نظر کھائی  
 سہلے پیچھے دھن سے ہر کسی کا نظر کھائی  
 ہر کسی پر امن کسی کا نظر کھائی

بجا دلو جو خطار کرو  
 ہر مصلحتی کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ

بجائے اس خطار کے کہ  
 زخموں کی تلخ دوا سے  
 اعطایا ہوا خطار سے  
 اس کی قابل خطار  
 سب سے بڑھ کر اس خطار  
 کی کیا چیز کی جاوے گی

بہائی اس کے لئے ہے  
 ہر مصلحتی کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ  
 اگر اس کو اس خوف سے کہ



<p>بائی جوتی جی بلا لکھ دھوئی          لکھتی جی صبح دس کی ہوا کیرم          کس پیتوں دوسر کو میں جاد کی کیرم          بانو نے کہا لوگوں سے دھوئی لا کر</p>	<p>نور دیلا</p>	<p>بائی جی اجا سا لگا مہر ان میں مارا          بھوسے لکھی جاسے نہ کبھی بیچا دھو کر          تھا کھڑا اجا لامرد چھوئی لکھا          تا ایک کیرم نے اسے کھسکا کھڑا          اس سال کی میں سال لکھ کر کھڑا          راس آیا اور اچھا ہوا سن میرے پر کھڑا</p>
<p>نہ جاسے ارسل عمر الیموئی والا          پھر سے تصدیق کرس میں لا لکھ کر          ایک آنکھوں سے جباری میں لکھ کر          کمر دھڑکی لکھی میں لکھ کر          اس سر سے لکھ کر لکھی میں لکھ کر          لکھ کر لکھی میں لکھ کر لکھ کر          لکھ کر لکھی میں لکھ کر لکھ کر</p>	<p>نور دیلا</p>	<p>بائی جی اجا سا لگا مہر ان میں مارا          بھوسے لکھی جاسے نہ کبھی بیچا دھو کر          تھا کھڑا اجا لامرد چھوئی لکھا          تا ایک کیرم نے اسے کھسکا کھڑا          اس سال کی میں سال لکھ کر کھڑا          راس آیا اور اچھا ہوا سن میرے پر کھڑا</p>



<p>موسیقی کی بھی زبردست کمینیا مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ مطلوبہ کا پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
--	--	--

۱۰۷

خنداں اب کہیں دیکھا نہ ہے  
 ازل میں کہ کون لے گیا غلام سے تیرے  
 صفحہ زکریا دے دے  
 رہے سے بلائے تیرا  
 معصوم علی شانکے ہنڈے میرا ہوا  
 وذاکرون میں شاہ کفر کی ہے

میں کہ علی تھی محنت و محراب کی فہم  
 شہید یہ صحت نہ تھی معنیوں پر ہے  
 اب تک مرا کہ جی آئے تیری  
 بتلاؤ مجھے جلد وہ کسی کسٹ کی ہے  
 منسوب نہیں یہ جنہیں رحمت کیا  
 ہمنظر میں کوئی اب قتل کیس

یہ کہ سب برون سے نہایت ہے  
 سب لایا تو میرے ہی آئے  
 موت کی مری جس سے وہ بیٹا لایا  
 دکھڑے کو میں رہا کی انجمن کی ہے  
 زہر خاں جادو سے اس کے  
 اگر تو مر جاتا ہے یا مارا گیا ہے



بالوئے در کلمہ ہنسیوں والا مر  
منیوں در ایہ منیوں والا مر  
یہ تو بتا حرم بچہ کی تھی کیا خضر  
لا جو دست دیا ہمنیوں والا مر  
نارنیش اس کا کلام کیس کیا زنجی بتا  
میر کے قلم نہ تخت بنیں والا مر

کرتا بن کر نیا رکھ تخت اس کو دھوا  
پستے پایا نہ تخت بنیں والا مر  
اصغر ناول مر ایں ہی ہوں سے چلا  
کچھ بھی نہ چھو لا چھ منیوں والا مر  
منیوں منت کی تھی اسی برصاف نہ تخت  
تھیں قضاے کیا منیوں والا مر

کلمہ اچالا مر ا کلمہ پاالا مر  
نہاں سے کیا منیوں والا مر  
حاکم سب بخشنے بہادر جب زبہ سے تیر  
سب ذرا وہ والا منیوں والا مر  
پتھر پتھر تو اُمر تاجے یہ تخت  
جاکے ہنیں بولتا منیوں والا مر

بلوئے کی ہری اکھڑا ہری  
 ماما کیب خط ہمیں والا مرا  
 کی مٹی بالو با لا کی  
 اٹھیں نہ اٹھیں پھر لا کی مٹی خلیا ہے

اچھوٹے کی  
 بھوک کی بڑھائی کی دیر بندیت ہوئی  
 میری مری پہ جادو کی کڑھیا پھینا  
 جی مس گئی آؤ کی دھمکی خلیا ہے  
 جادو کی تلک سے اٹھ میں بسیرا کیا  
 نہ پھر سے ملتا کی دھمکی خلیا ہے

آج بھڑو سے کیسی بانی کی شکر تیرے نال  
 سہا سہی ہو نہ بھلا کی دھمکی خلیا ہے  
 دودھ بھڑو تیرا ماما سے رشتہ ہے  
 عہدہ بھڑو دل رہا کی دھمکی خلیا ہے  
 کہن کی سہیل سے روئی کی بانہیں  
 پیچھے رہے ماما کی دھمکی خلیا ہے

کے ہیں کہ ہوتی یہ شام تیری دل و دم تمام  
اب بقیوں الحذر نسخ ہے ہر اہل جگہ  
ہوئے اس قتل پر اگر وہ مہر کی خاطر ہے

کھانا کھلا دوں یا نہ کھانا  
 کتنی محتاج  
 کو دے بی بیوں کو  
 اے غریبوں کو  
 اے غریبوں کو  
 اے غریبوں کو

ایک مہینوں اگلی شہر میں ہے یہ رنج  
دل ہے بڑھتا چلتا ہے اپنے  
خوشی دکھاؤں !  
نور سے بخلا کر رہتا ہے  
میں سمجھتی ہوں کہ اس کی  
سب سے پہلے

سویں لکھ لکھ  
سینے بڑھانے کی اذیت  
جب اسے اصرار ہے  
جیو لا جیو لاں اصرار ہے  
کوئی میں پسند نہیں کرتا  
میں کھانوں اصرار ہے  
میں اصرار ہے

پھر ہے صورت انکھ میں تیری  
دل میں عشق دن اصرار ہے  
زنی لکھ میں میل ہے کرتا  
پھر کھانوں اصرار ہے  
تجارت گنہ گار ہے میں کہتا  
صحت کھانوں اصرار ہے  
میں اصرار ہے

کس کو دوا کی اپنی کہہ  
کس کو دوا کی اپنی کہہ  
چھائی میں دل پداں اصرار ہے  
جھاڑو کھانوں اصرار ہے  
باقی سب کچھ اصرار ہے  
میں کھانوں اصرار ہے  
میں اصرار ہے

چشمیں اُڑے اب ہنرواں  
 بھول گیا تو ہر سچے کو  
 اہ طبعیات کیوں کہ  
 اشتیاق تو وہ دے غمزدہاں کہ  
 صدمے یہ جانے اور مضر

نظ کو جو پاس اور مضر  
 دن طبعیات اور مضر  
 اُٹھ اُٹھ کر بے یلہ کا  
 قصہ سننے اور مضر  
 کوں ہے گھر میں بیچ کے جس کہ  
 ان سے بلائے اور مضر

تو گلہ من چھڑکے طبعی من  
 مینا میں پادشاهی من  
 کہی طبعی آتش باہر من  
 پہلا دیا اُٹھ من  
 لوتس دریا



<p>             نام ترسا دید نما              محکم بھبھلے              دن میں مجا بھلے کے قبا              سخن کو سے بھلے              دو طہ بناتے بھلے              اور بھلے           </p>	<p>             اب سب کچھ بھلے              کس طرف آئے اور بھلے              ایسا نہ ہو یہ رو بھلے              غفلت سے جاتے اور بھلے              اب اپنی کہہ سکتے ہیں کہ بھلے              ماس بھلے اور بھلے           </p>	<p>             حال ہے بھلے              بھلے لکھتے              داغ جبرانی رہا اور بھلے              لے لے اوٹھاتے اور بھلے              ہے می اور بھلے              پھینک دیا تری مری              پھینک دیا اور بھلے           </p>
--	---	--

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

از سر خط زندہ  
 و تکیہ جو پائے  
 دے لیا کہیں  
 کی کہ دھکے  
 ہاتھ سے آہنی  
 کس جگہ جاسے  
 باغ  
 اور معتقد  
 اور معتقد  
 اور معتقد

موتوں کے دن ہو گا  
طریقہ اچھے اور  
دور نہیں اب غم  
جان کو خوائے  
اصغر ناواں  
سے لے جائے  
ادھر



در وقت جنگی برتبه سپهبدان که وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح

در وقت صلح برتبه سپهبدان که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح

در وقت صلح برتبه سپهبدان که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح  
 برتبه ایشان در وقت صلح که در وقت صلح

احوال باغ دہر سے جائے ہو کس سے  
 دیتے بھٹا تو فتنہ اصرار اور اوریاں  
 ملواں کھڑاں دھڑا پاپ کو دیکھو ذرا  
 ہے پھر زخموں سے بدن اصرار اور اوریاں  
 حسن عطا فرمے تیار وضرر اور اوریاں  
 من کے یہ شہ کا تھنا اصرار اور اوریاں

پائیکر دولت خدا کی یا نہیں ہے دھما  
 عالم میں مہربان وطن اصرار اور اوریاں  
 رخن میں کہ ناچار دے ہو کیوں اور اوریاں  
 اصرار بول تو میرا اصرار اور اوریاں  
 دیکھو نہ تو یہ لادے زخم کلاں اور اوریاں  
 سب جگہ کیا خون جان بھر اور اوریاں

دل کو بھلائی یا تھیں یہ وقتاوتیں  
 لاق میں سرسخت و حق اصرار اور اوریاں  
 اصرار کہ تم میں منہ سے تھیں باغی  
 سبھی سے ہے میرا اصرار اور اوریاں  
 آج سبب ادا ہوا ہے کچھ اور اوریاں  
 یوں خاک پر رکھ کر دین اصرار اور اوریاں

<p>دو ترقی تھی کہ ایک باغ منظر تھا اور دوسرا میر تقی میری شہرت بظاہر تھا اور دوسرا جسٹ باغ کی کوئی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا</p>	<p>میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا</p>	<p>میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا میر تقی میر کی شہرت نہ تھی اور دوسرا</p>
--	---	---

[illegible]

التجہ حق شاہ کر بلا صغیر  
 سب قافلہ حق سے پشیمون  
 جبار البدر شمس و شب عین  
 خندک بکرم دریا صغیر  
 جو درمید کیس سے ابر تار  
 کوڑا لڑائی ہو گیا صغیر  
 چہ درو سا صغیر

این سخن قانع و دل مجانبی نماید از تشنگی لب  
 زینب سنان کنی خست دل یون و محمد ایدم  
 در فتنی به ستم عید با صغیر و محمد ایدم  
 بختی یزد و خرد با محمد ایدم  
 دلست  
 ساقی به فریاد صغیر و محمد ایدم  
 پیکر و دلم

<p>             چھپائی الجھٹل مٹائی لکھ چاہیے              میں کج چلوں کھٹک دھڑا اٹھتے ہیں              یہ درست ہے دور از وطن ان کو بسا اور شکر              میں باقی ہے تو علم کا اٹھتے ہیں شکر              اتن مجب ہو گا وقت قریب سے جیسے شاہ              یہ یامس کا کلمہ کلمہ اٹھتے ہیں              یہاں سے کلمہ کلمہ اٹھتے ہیں           </p>	<p>             لڑو              لکھ چھپائی لکھتے ہیں              اس وقت وہاں اٹھتے ہیں              یہ خفا ہے تم دیکھ رہے ہو              یہاں سے دیکھ رہے ہو              کیا جی میں سوائے جو نہیں              کسی بات پہ اٹھتے ہیں              یہاں سے اٹھتے ہیں           </p>	<p>             ابھی              یہاں سے لکھتے ہیں              یہاں سے لکھتے ہیں              یہاں سے لکھتے ہیں              یہاں سے لکھتے ہیں              یہاں سے لکھتے ہیں              یہاں سے لکھتے ہیں           </p>
--	---	---



سب جہ و حق کے لیے مسدوم برادر  
 انا تجھ کو حق جو ہے تم سے ملائے  
 میں نے نہیں میں اور تجھی معنوم برادر  
 میں نے دل جو ہے اب اس کو نہ تیرے میں  
 مسدوم برادر

کہ جس نے اس کے لئے سب کچھ کر دیا  
 میری نہیں کچھ ہے اب ہر قسم  
 دیکھیں تمہاری جتنی مشکل و دکھ  
 آج در زمرہ میں یہ وہ انجی ہستی  
 اچھوٹے اصغر سے منفرد و بابر

ایک رسالہ میں  
لکھی ہے  
عقل ہے  
عصر ہے  
جس کی  
دل  
پیر  
کے  
جس

کیسے کہتا ہے اچھا کہتا ہے  
 پتا ہے پتا ہے پتا ہے  
 روتے ہیں پتا ہے پتا ہے  
 سوچتی ہیں پتا ہے پتا ہے  
 محنت میں پتا ہے پتا ہے  
 سستی میں پتا ہے پتا ہے

جھٹکتی ہے پتا ہے پتا ہے  
 درخت ہے پتا ہے پتا ہے  
 پھلتی ہے پتا ہے پتا ہے  
 پھلتی ہے پتا ہے پتا ہے  
 پھلتی ہے پتا ہے پتا ہے  
 پھلتی ہے پتا ہے پتا ہے

بہار ہے پتا ہے پتا ہے  
 بہار ہے پتا ہے پتا ہے  
 بہار ہے پتا ہے پتا ہے  
 بہار ہے پتا ہے پتا ہے  
 بہار ہے پتا ہے پتا ہے  
 بہار ہے پتا ہے پتا ہے



اسم کے نام نامی میری پسر بچا نام  
میں جو اراکین شہر اصغر نہ پوچھو  
شہر یہ کہیں کہیں دوتی تھا باقی شہر  
پیشہ سے جان دیکھ اصغر نہ پوچھو  
فوتصریر

دوسرے شہر اصغر نہ پوچھو  
صحت پورا قربان پیدا اصغر نہ پوچھو  
کہ چھوٹے کا کون کا پسر خوار کی میں دن  
پہ سے ہو چکا کہ لا اصغر نہ پوچھو  
ہے بہ بڑا کیا میں جانے ہے جان میں  
کہ جادو دیکھتے اصغر نہ پوچھو  
فوتصریر

ایسا نہ ہو زخم کا  
ہر شہر کے دادا اصغر نہ پوچھو  
یہ بھائی کے پورا کیا ہے ہوا  
کھانا پکے ہوا اصغر نہ پوچھو  
بہ بھائی کے کھانا پکے ہوا  
دو بہ بھائی کے کھانا پکے ہوا  
فوتصریر

سہ قوت کی اہمیت کی ایک نشانی ہے جو ہر شخص کو  
 پہنچ کر مرانا قصص کے مطالعہ سے مصنف کا  
 باقی کی قوت حق پر ہی تیرا دل کا چھو رحم نہ آیا  
 کہ نہیں تو جبر و جفا تو کی دہلیز مصنف کا  
 پہلے کا جلازم تھا کیا اتنا نہ ہو چکا کہ مصنف کا  
 ہے ہر دغا و دغا کی طرح عالم کے مصنف کا دل

پتہ نہیں ایسا نہ ہوتا ہے  
 دیکھو یہ بڑا ہے پتہ اصرار نہ ہو پتہ اصرار  
 دھنک نہ لگا کے پیل کہتے تھے شاہان جا  
 اب تو خدا کا مالو اصرار نہ ہو پتہ اصرار

نو خط دیکھ

غفلت سے میر کی کوئی سزا نکال نہیں  
 طرانا ہے میرا جلا اصرار نہ ہو پتہ اصرار  
 کہ نہ ہے سے ایک جاؤ میر سے تا تم نکالیں میر  
 اور تحلیل نہیں کیا کو طر اصرار نہ ہو پتہ اصرار  
 دنی ہے بابا کی کم چھنی ہے بابا کی  
 ازہ ہے ہاتھوں میں پسر اصرار نہ ہو پتہ اصرار

سلات میں تری راہ و دنیا میں بھی بخت و شمار  
 درخشاں تری پادشاهی و مظلوم پر اے مصطفیٰ خدا  
 ہر پیری سے ہوتی آبِ میری کہ ختمِ نصفِ عالم  
 دُشمن و بیگ

کئی علی در زکے لائے اے در جواب سے  
 ستمگر تشنہ لب علی، صحر و زب سے  
 اعلان کیا دیا نہیں ساغورب کی  
 اس من میں تری پیام کی شکر کے نشانی  
 کیا گزری طہائے سراسر گمراہی سے

کئی یارِ عالمی گری گزشتہ میں زنجاری  
 چھیلے اٹھ چھٹی ہے قوامِ ہر جواب سے  
 چھاتی ہوں بل میں سلگتا آگہی  
 یہاں سے اشارے سے ہلک کر جواب سے  
 ادا سے خیر اور قاتلِ مجھ کے مرگ  
 دیکھ سے ظلالِ علی، صحر و زب سے

چھوٹا جانا اور بیا  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری

اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری

اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری  
 اب نہ ہو مال واری

کون کی کہتی ہے انہیں میری  
اور پیلو کو لکھ  
من کی جھٹیل اور مالک  
نصف ملو حال بھی اجڑی  
سب فرجہ کے بھی سارے  
گھر سے اندر ماں دار

کس کا حکم اور جنگ دیں  
ہم نے ہمت کے ساتھ ہمت  
جس کے ہمت ہمت ہمت  
کے ہمت ہمت ہمت ہمت

استیغنی علی طحیر با غنہ مقبیل  
اصوبہ کبریاں زاری

---

فوسر دیکر

---

انما ناکل  
سختے چھ اپنی کہو گے  
سے شکل بنی ماں سے کلج عین کے لگے



<p>صلوات بہ پیر مرگے یا عالم غرض          خاندان یکتاں داغ و دم ہو گئے          سہان ہوں میں پیر گم تو جوان ہو          کیا پڑھوں سے تم پستی نافرمان ہو          لادہ لکھری خیمہ پہ منگ رہے بلای          منظر کی قدر ہوئی گئے جان چلائے</p>	<p>ایم ظاہر ہو کر شاہ تختہ بیٹا          نہ کھٹے جو مرجھائے گئے ہیں ذرا          آنسو سے خاک میں ارمان ہائے          یہ کلو گماں بھی نہ خطا اس سن میں مرزا          کافی بجھے امید ہے اس ضبط عزم          لایب سری سحر میں امداد کر دے</p>	<p>لاہور          آسٹریا صغر علی خلیفہ ہنسے ہے          موت کی پہلی کی خلیفہ ہنسے ہے          مٹھیاں ڈونڈوں بندھیں بینا ڈونڈوں          انھیں کھیں کھٹندی خوب میں ہنسے ہے          مارتے فرست دیا دھنچے میں ہم غلام          جاتے ہیں یوں خدا نچو منی ہنسے ہے</p>
--	--	---

<p>منقلب و صحرانوردی کا دم بجای اٹھ اٹھا  سینہ میں اچھل پھل مٹا خراب میں ہنسنے لگا  انٹھیں کھجی کھول کے نثر کی لافیاں  دیکھیں بن دیکھتے خون میں ہنسنے لگا  خون سے بیہوشاں تھے میں اصرار  آخری سہم کو خون میں ہنسنے لگا</p>	<p>جان کے زندہ پھر بالو چلی سنے پیر  روکھی جس دیکھ کر خون میں ہنسنے لگا  دوسے کہا خیر ہے جان یہ کیا کر لے  آئے بیڑیوں کی لئے تو میں ہنسنے لگا  زہنگی اس ماں کی کی جس کو پھر چاند  لئے یقین یوں جھلا خون میں ہنسنے لگا</p>	<p>شہزادے کے لاشہ بہ اکبر جواہر  بابے کے مٹل خفا موت و سب جواہر  فخر  حسرت کیا محرم ہے یا دل میں درد  دکھ ہے ہاتھ کسی سے پھر جواہر  ہٹنا ہو کہ جی کے کس ہاتھ کیا حین  اکبر حرم شہید عمر ہے جواہر</p>
--	---	--

<p>دیو کا مال بھی تم کو ہے دیر پہلے خاموش کیوں نہیں پڑے موزیں پرورد مٹی سے خاک میں مری منت کا رخیل کھلو دروازہ قدیدہ اندر جو اسے بالہ سکار قی سے کر ایک بار لادو اسے دھن کے باہر جواب دو</p>	<p>تاؤت اب بنائے بہت راہیں کھول بیجاؤں تم کو خیر کے اندر جواب دو بیری میں لاش دیکھو بول میں کی پیر یہ بھی رسم کیوں علی اکبر سے جواب دو ملاو رکھی تخت چھاتی پہ میں علم امان زار میں دباؤں میں کہ یہ کتا جواب دو</p>	<p>چھٹا کھائیں لڑے کمر تاجیب شاہ بخت کمر تاجیب دومے دلبر جواب دو خیر میں برافض سے جانی ہے یہاں سے ہی علم نہ ہوا خطا ہی سے تم سے ہے اس سے ہی علم خیر میں برافض سے جانی ہے یہاں سے ہی علم نہ ہوا خطا ہی سے تم سے ہے اس سے ہی علم</p>
--	--	--

باز بزمین گشتی ای تم رنو بجای افسوس  
 از کس که بخت کو شوی که رسد به علی اکبر  
 ای محلی بخت و فن که رسد به علی اکبر  
 خطا بوی بی سال میں تم جہاد سے علی اکبر  
 ای محلی بخت و فن که رسد به علی اکبر  
 دوستی خالص میں ارمان ہر رسد به علی اکبر

ای مستبصرین کہ دراز گم تو ایام بزمین  
 کی غم کے پتہ بتاؤ تو رسد به علی اکبر  
 جیسے بخت کے ہم کی کہ رسد به علی اکبر  
 بتاؤ تو اب ہاں حق میں کیا رسد به علی اکبر  
 روئی کہ بخت و جہاد میں کیا رسد به علی اکبر  
 کہ پلوتو بخت و جہاد میں کیا رسد به علی اکبر  
 پلوتو بخت و جہاد میں کیا رسد به علی اکبر

یہاں کے خط و کتابت کی بخت و جہاد میں کیا رسد به علی اکبر  
 شاہ سید ابوالکلام و رسد به علی اکبر  
 رسول سید و رسد به علی اکبر  
 رسول سید و رسد به علی اکبر

پیل کی برتھا کی یا کوئی برتھی کی  
 یا پھر کی پھر سے جھڑی کی پھر  
 جھڑی میں سے لہجہ ال پھر  
 دے پھر کی دھڑکی پھر  
 سن پھر کی پھر دھڑکی پھر  
 کی سن پھر کی پھر دھڑکی پھر

کس دھڑکی پھر کی پھر  
 لہجہ ال پھر کی پھر  
 پھر کی پھر کی پھر  
 پھر کی پھر کی پھر  
 پھر کی پھر کی پھر  
 پھر کی پھر کی پھر

دھڑکی پھر کی پھر  
 دھڑکی پھر کی پھر  
 دھڑکی پھر کی پھر  
 دھڑکی پھر کی پھر  
 دھڑکی پھر کی پھر  
 دھڑکی پھر کی پھر

باوجود کئی تہمتیں حال صدر زنی بی بی کے  
 خطاب سے بے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 بجا آمدنی سے صدر بے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 باقی بے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 ایک و ظاہر حال صدر زنی بی بی کے  
 کچھ مدد حال کو مدد حال صدر زنی بی بی کے

دیکھتی ہوں بغیر مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 کی سے میں مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 ہوتا ہے دو نام مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 منہ سے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 کسی کا مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 میری مدد حال صدر زنی بی بی کے

اب نہیں کی بی بی کے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 ہوتا ہے مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 مدد حال صدر زنی بی بی کے  
 مدد حال صدر زنی بی بی کے

وہ ہے اگرچہ تجھی مانتا تھا مجھ کو بھی  
 ہاں ہے پھر بھی ہے تجھی سے علی اکبر تھا  
 کہ تو ہے سو ہو دوسرا علی اکبر تھا  
 کہ تو ہی دم اٹھی ہے علی اکبر تھا  
 پھر ہے نہ اکبر نہیں اور حال حریف  
 ہاں ہے کہ تو ہی ہے علی اکبر تھا

جہی ہے کہ جہاں تک پہنچا ہے  
 سے مری حالت بری ہے علی اکبر تھا  
 منہ ڈاؤس کر چڑا بات دلائے تھا  
 تو کوں عز دی ہے علی اکبر تھا  
 یوں تم کوں کی تم اٹھے علی اکبر تھا  
 بہر خدا و نی ہے علی اکبر تھا

بلا ہستی علی اکبر تھا  
 میں اس صدمے کی ہے علی اکبر تھا  
 میرے لیے کلاں چم ہے علی اکبر تھا  
 جھوٹی ہے چھ پر تیری ہے علی اکبر تھا  
 سوہتا مطلق نہیں علی اکبر تھا  
 اک بھڑکی ہاں ہے علی اکبر تھا

باوجودیوں ووصف کرموت دانی بھ  
 کی لے لے ہر موت دانی بھ  
 جس کا حلیہ طلاق اس دانی بھ  
 اس سے چھوڑا جان اس مرد و بھ  
 یوں سہل سے موت دانی بھ  
 آتی ہے ہر دم و بھ موت دانی بھ

کہن علی اکبر ہر تار لے ہر تار  
 ہر تار علی اکبر ہر تار لے ہر تار  
 میں نہیں جینے کی پھر موت دانی بھ  
 زہر کا لپسہ ہر تار لے ہر تار  
 جینے کی جا ہے لے موت دانی بھ

جہت بھ رہنا تھا بوا و بھ رہنا تھا  
 اس سے نہیں ہے پھر موت دانی بھ  
 لاؤ لے شام و حکم آہ میں ہر بھ  
 کہنے کی ہر بھ موت دانی بھ  
 توضیح



جنتی شخصہ نہ بلکہ  
صبر سے پہلے سے  
اس حال میں ہے کہ  
پھر کیوں نہ ہو  
تم نے ہی دیکھی جان  
مردہ ہے لاکھ

مومن رہنا اور ایمان کی برکت سے  
 ساری کھال کھڑک کر ہم کو پورا اس قدر  
 باقی کر دے گا کہ ہم کو نہ رہے نہ رہے  
 وقت صرف اسی وقت میں ایک دفعہ جی ہی  
 علی بن ابی طالب اور علی بن ابی طالب

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

<p>             انکو چلا سہو تھیں ایسا ہو اور زمین              لادنی آئے تھے سر اسکر ہو تھو سمن              کافی ہیں قلوب میں ہی کہتے تھے شمسفر              سیم کی حال ہم سے چلا گیا کہ تم ہم سے              دوست ہو چکا           </p>	<p>             ہاؤنی غول لوتہ غول مر چلا گیا ہے              کہیں جس ارام حال مر چلا گیا ہے              صبح سے کہیں دل نشانہ اپ کے اپنے ہے              دوستی میں بغیر میں دواں مر چلا گیا ہے              اچھا ہے بغیر میں دواں مر چلا گیا ہے              آپ سے دواں مر چلا گیا ہے           </p>	<p>             ہزاروں سوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی              سہلے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی              سہلے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی              دیکھئے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی              سہلے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی              سہلے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی           </p>
---	---	---



دل کو سدا ملتا ہو فی تب افست  
 دل کو تر پتا ہو چل نہیں کیا ہر چھیاں  
 لیے ملے کا فر نہیں جو کھلانیں  
 چھوٹا ناز میں چلے گی جو کھلانیں  
 ہوئے چلے دل کا چین میں باغ چین  
 اہم ہوا زمین چل نہیں کیا ہر چھیاں

ہر شے تو دل میں نہیں کیا ہر چھیاں  
 زبوں کی گنتی نہیں کیا ہر چھیاں  
 جتنی ہی دن میں نہیں چلے گی ہر چھیاں  
 کیونکہ وہ نہیں چلے گی ہر چھیاں  
 پہاڑ کے دن چھوٹا ہو گیا ہر چھیاں  
 پانی کی ماہ میں نہیں کیا ہر چھیاں

ہر شے تو دل میں نہیں کیا ہر چھیاں  
 زبوں کی گنتی نہیں کیا ہر چھیاں  
 جتنی ہی دن میں نہیں چلے گی ہر چھیاں  
 کیونکہ وہ نہیں چلے گی ہر چھیاں  
 پہاڑ کے دن چھوٹا ہو گیا ہر چھیاں  
 پانی کی ماہ میں نہیں کیا ہر چھیاں

قہر ہوا شہر چین سے اب لوئے  
 جیب زبی اے جہاں کس کا پیر کی گئی  
 اب بھلے آزدیہ کھڑی ہے اب لوئے  
 جہاں ہا ہوتی ہے اب لوئے  
 ہر سے لگے لپٹے پچھتے کا تم  
 پچھتا ہے اب لوئے

شہر تلک بلخ چین سے اب لوئے  
 آج سے کھلا کے ناؤں کوڑے اب لوئے  
 توڑے تیر میں نہ تھیں سب نے  
 دیس لگی دھندل کو دکھانے لگا  
 جاتا ہے سحر نے پڑھیں سے اب لوئے

کھائے موہے تلک چین سے اب لوئے  
 اس سے ہوا مصر قریب سے اب لوئے  
 جیسے نہایت سے پھر چل گئی اب لوئے  
 کھائی سب نے دیس میں سے اب لوئے  
 ہی رہی تلواں چلنے سے اب لوئے  
 کھائی اب لوئے



گشتی نمونی میمیزی لایق  
 انی بختی تپکی شکر و  
 دیکو دو تو یک نظر با حق  
 کی بولیش یه لایق  
 کانی یه کرکس یان خوش  
 بکته ربه شطانی جان شکر  
 ویم پر ختام

سوره بعباس علی قلم  
 سورات مده شتی شکر  
 بریش لایق لایق لایق  
 کسه دیواره دینی شکر  
 جی چا متب ماه رین شکر  
 میتا رین کادی شکر  
 ویم پر ختام

سوره بعباس علی قلم  
 سورات مده شتی شکر  
 بریش لایق لایق لایق  
 کسه دیواره دینی شکر  
 جی چا متب ماه رین شکر  
 میتا رین کادی شکر  
 ویم پر ختام

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



کرم و کمال اور میں پھر شرف و کرامت کی توفیق  
میں دین دے گا جس سے کمال و کرامت ہوگی  
یہ کہانی سن کر پھر اس کا حال دیکھو  
یہ کہانی سن کر پھر اس کا حال دیکھو  
یہ کہانی سن کر پھر اس کا حال دیکھو

سورج پانی چلائی مال پھینک کر  
پانی و تابی کا سب سے تم کو دے گا  
شہ کرم و کمال اور میں پھر شرف و کرامت کی توفیق  
میں دین دے گا جس سے کمال و کرامت ہوگی  
یہ کہانی سن کر پھر اس کا حال دیکھو

نہیں کہیں کہیں نہ دے گا  
پس کہیں کہیں نہ دے گا  
نہیں کہیں کہیں نہ دے گا  
نہیں کہیں کہیں نہ دے گا  
نہیں کہیں کہیں نہ دے گا

پھر نہ جلائی کی شکل تو مرنے کا  
 ہر سدا کی طرح نہیں دھو کر  
 سدا ان دنوں کی طرح نہیں دھو کر  
 تو کی بات اگر اٹھیں تو پھر  
 پہلے سے وہ نہیں دھو کر  
 بلکہ ابھی نہیں دھو کر

بالوقت کی نشان دہی نہ کر  
 جیسے مائیں بچوں کا شوق  
 سدا کی بات میں سے نہ کر  
 کی بات میں سے نہ کر  
 جیسے میری زینت پر نہ کر  
 زینت میں نہ کر

سدا کی بات میں سے نہ کر  
 زینت میں سے نہ کر  
 جیسے میری زینت پر نہ کر  
 زینت میں نہ کر  
 جیسے میری زینت پر نہ کر  
 زینت میں نہ کر

ہاں سے مقرر ہوا دیکھوں میں دو تیرال  
 برہی ہو کھڑا کر تپاں طاقی کہ مصلحتی میں  
 اچھی دیکھنی چلی بتوئی تم بھی مصلحتی میں  
 میں رہی دل میں کہانی کہ مصلحتی میں  
 میں بہرے میں بلاتو کہ مصلحتی میں  
 چھائی درویشان کا حق کہ مصلحتی میں

مرنے کا حکم حافظ خدا ہے شکر  
 موتا ہوں اب تم سے جدا ہے شکر خدا  
 ہر چیز ہے شکر خدا وہ ہے مصیبت حق  
 شکر خدا صبر و رضا ہے شکر خدا  
 شکر خدا معلوم ہے شکر خدا ہی معلوم ہے  
 توجہ غوغا و بکاک ہے شکر خدا  
 بہر بلا و الوداع

اظہار منہ کر کے الوداع ہے چہ چھو کیوں  
 بالوں سے چہ منہ تیرا ہے بہر بلا و الوداع  
 دنیا کی دولت خالی ہے بہر بلا و الوداع  
 بہر بلا و الوداع ہے بہر بلا و الوداع  
 دوستی بانی دولت ہے بہر بلا و الوداع  
 دوستی بانی دولت ہے بہر بلا و الوداع  
 دوستی بانی دولت ہے بہر بلا و الوداع  
 دوستی بانی دولت ہے بہر بلا و الوداع

سلم الیہ میں شمع کی پرکھ بجی ہوئی تھی  
 اس خاندان میں بھڑی آنکھوں کی لڑکی  
 دیکھا جن دنیا کی سدا سے ہرانا لادے  
 جس پر علی کہہ بھولیاں علی میں بھی بھولیاں  
 غلو ہنس بھڑا رواں سے ہرانا لادے

الحق عنقیب کا وقت تھا  
جب شاہ نے امرا کہا ہے یہ میری عزت تھا  
لو جو دیکھو  
میرتو ہم کہتے ہیں کہ اس کے لئے  
ہمارا ہم نے چلے اس کے ساتھ لو اسے

بابا سرائے کو چلا ہے اس کے ماما کو  
 اب تمام کہان درم کہان میو کی کیا کیا خیریاں  
 لے سن گئے ہے ہم یہی جانی لے کے یہ کیا خیریاں  
 بلا غزل ہا ہم دیکھو ارشہ والی ہے تو  
 کچھ نہ تھوڑا کنا بھوے لے کے یہ کیا خیریاں  
 بابا سرائے کو چلا ہے اس کے ماما کو

دل و دنیا سے بالکل جدا کرنا  
 تعلق ہو کر نکلنا ہے بتاؤں گا  
 جس سے روپ باپ کا سوز عم و امیں  
 کلی کشتی پہنچو رہاؤں سیکھو

ابن مومن  
بمذاذ پر فکر خستہ دل  
دل خستہ  
کی وقت وہ جو کلام میں  
کچھ ہوئے شاہ دل سے  
میرا دل

حالت یہ کہ از ادویہ بابت کئی  
نہایت کی دوا کی ہے کہ اس  
گھر سے جو کچھ پڑے وہ اس  
بھروسے سے کہ اس کی دوا  
غلام جو جسے بابت اس  
نہایت کی دوا کی ہے کہ اس  
دوا سے جو کچھ پڑے وہ اس  
بھروسے سے کہ اس کی دوا

شہسوار و لکھنؤ ہوتا ہے، ورنہ صحت میں  
 سلسلہ معطل ہو جاتا ہے، ورنہ صحت میں  
 لگنے کے دن اس قدر کمیت کا سا تھا کہ  
 خیر خد کی رضا ہو تا ہے، ورنہ صحت میں  
 دوسرا لکھنؤ، اب جا چکا ہے، ورنہ صحت میں  
 ہے یہ سحر، لکھنؤ، اب جا چکا ہے، ورنہ صحت میں

دلی عزائم میں تم شوق شہسوار  
 صحت نام عجوبہ کی، بچھو اور سکتے  
 دلی عزائم میں اور لکھنؤ کی کامیابی  
 لکھنؤ کی پیچی جہان کو بچھاؤ، لکھنؤ  
 جہان ہے دل واسطہ خالق کامیابی  
 اب لکھنؤ، لکھنؤ، لکھنؤ

یا سحر شہسوار، بچھاؤ، لکھنؤ  
 اب سے شہسوار، بچھاؤ، لکھنؤ  
 شہسوار، بچھاؤ، لکھنؤ  
 شہسوار، بچھاؤ، لکھنؤ  
 شہسوار، بچھاؤ، لکھنؤ

دینی محلی با اوصاف و جہان  
 در دیر و تنظیر و جہانوں  
 او میں قربان جہانوں اور کئے سے لگاؤں  
 سے ہوئے کیوں تھا و جہانوں  
 با قوت و دم پھر پھر مہر کی جہانوں  
 یا کیا دل کرا اور جہانوں

چھت کے مزار احمد و مزار  
 با سید مراد ہوتا ہے رخصت میں  
 دیکھ کے دست کے وصال نہایت  
 و بعد موعظہ کیا ہوتا ہے رخصت میں  
 بہت ظلم قدمیں کہتے طرب شاہیں  
 پہلے قضا ہوتا ہے رخصت میں

سینہ میں دل گھٹ جانا و جہان  
 موت کے ہے سنا ہوتا ہے رخصت میں  
 جہر رسول میر ہے یہ دواعی  
 حفظ نام خدا ہوتا ہے رخصت میں  
 دشمن جان ہے بہل جاسے لڑکوں  
 چھت کے لگا ہوتا ہے رخصت میں

بحال یہ جلا پہنچا ہے افسوس  
 سر میرا نہ کہ جس نے پہنچا افسوس  
 سر کہنے کہ قیامتیں چادرِ موت  
 تواریں مے ان سے سر پہنے افسوس  
 پانی کا ہے قصہ ستم لگا روئے میری  
 کوئی کھوئے دور سے نہ پہنچا افسوس

ہستی کہ سدا وادوں پر کس پہنچا  
 پیرا کہ فربہا و جلاؤں میں  
 کہ میں طہر لہو ہو گی ہو گی ہو  
 دھوئے سے سے در کربا و جلاؤں میں  
 ہلائے متیں حج و شرم رقی محلی کہ مرا  
 دوسرے ہوتا از جلاؤں میں

ال تہی اوتی جان لہذا  
 مری سے با ذرا از جلاؤں میں  
 جاتی یہ جلاؤں ترا دم مرا سے جان  
 پستے دلی قہر از جلاؤں میں  
 مری ایذا کمال کہ منہ لہذا میں  
 ہندھ کے تہی کلاؤں جلاؤں میں



کل رنگ بے لعل و لعل کا قوس کے  
 جس چاہے واسے یہ دھواں کیا  
 جب تم نہ رہے اسی سے گل کوں نہ گھٹا  
 یہ سخن ہے باز دے سخن کہ نہ گھٹا  
 ایتھ سے ہوتا ادا کیاں پانی ہستی  
 چرخہ کے جس چرخہ پہ دولہا کی ہستی

سفارے کی میتیں تھیں لکے  
 بھاس چا صوے بڑھو نہ لکے  
 اب کھسے کہ وہ جو لگا کر تم دیو بھی ہے اور  
 درد در سے لینے کے لئے جاسے کیا  
 میں عوں ہی مرنی ہے جو شکر کے لکھوں  
 دن رات بڑی سیلایوں لکھنے لکھوں

جنت سے تھی اس میں بیٹا کی تھیں  
 شریف میں سب لائے خبر تھیں  
 ہمراہ تھی بابا علی حضرت رشتہ  
 لڑائی میں یہ سب لائے خبر تھیں  
 بھاری لایا شاہ میں یہ خبر تھیں  
 مخاٹھ بھر کھاتے خبر تھیں اتھ

<p>پتہ کنی بانی سے ایسا نہ ہو سکتا جس طرح ریتی پتہ کنی بانی سے جی چاہتا ہے باہر ہی ہاں کیا وہ صوم سے لاش ایسے کی اٹھان سیر شہزادی سے صوم سے سرشت کی لوری کس مرتبہ سے تیس شہزادے لوری</p>	<p>مٹی سے روڑی بھی ہاں سہ لکائی مری منوں کی چاہوں کی ہاں لکائی مری کسی منہ سے ہاں دن میں خدا نے دکھائی بارہ سے لوش ہاں لکائی مری شکل بنی میں خدا تیری بھائی کی مری راہ خدا کی تھی ہاں لکائی مری</p>	<p>جہاں تھی تھی تھی تھی تھی تھی بات وہاں تھی تھی تھی تھی تھی خدا نہ تھی تھی تھی تھی تھی لوٹ پھرتی تھی تھی تھی تھی تھی بالوں تھی تھی تھی تھی تھی تھی بالا تھی تھی تھی تھی تھی تھی بالا تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
--	---	---

<p>موتی ہے ہر کمال الیہ تم بہر زوال          مات وہ غنیمت موی مات کمال میری          بیارت اس استیاب موتی دلی تری          جای ارسے لودے کے مات کالی مری          جس طرح میں شاد دھوکے کے عزیز ہوں          بہت ہی غلی کھوئی ہے کالی مری</p>	<p>فقر و غنا          کہتے تھے غنہ و عدا غم بچے موت شا          آپ میں غنہ غنہ غم بچے موت شا          زخمی ہر شہر ہوئی کھو گیا ہر موت شا          اور ہوں ہمارا ہر شہر بچے موت شا</p>	<p>کیا نہیں بچا کون جبر میں ہوں علی کمال          جان دل چھوٹا تو بچے موت شا          نانا جی ہے مرایا علی ہے          دل ہے موی فائدہ تو بچے موت شا          زخموں سے اُلوچو رہے علی ہے موت شا          ایک ہے سینہ حرا تو بچے موت شا</p>
--	---	--

<p>کتاب سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام</p>	<p>سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام</p>	<p>سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام          سیرت زینب علیها السلام</p>
--	---	---

سہ جانتا کہ تیرے سلطان  
 تیرے سرگرمی مری زبان  
 پھیلے پائے پاؤں مری ہوتی  
 اس غنائی تربت کے میں جان  
 غم سوز اور کلمہ جان جان  
 اب بالکل پیرا دل جان

تیرا تو بھی مینہ تیرا فی جان  
 کس طرح سے اب فی جان  
 کہیں محنت برھاتی ہو مجھے علم یہ تو  
 کل چار برس کے تو ہمیں کیا  
 حکم سے تو چاہا ہے یہ رکھا ہے  
 رکھا ہے مری حاضری کا جان

چھپ جا میری گود میں طرہ عام  
 اب ہے گھر کے کوئی نہ جان  
 جانی مری بھگت کوئی نہ جان  
 اب زبانی دہرائے گی کہ میں ہے  
 زائل کر دینا ہے اک ان کے  
 اسطرح دل پھر دیشاں ہے

<p>من لکھنؤ میں شہید ہوا میں نے بڑی سزا کھائی دریہ بوسہ دے دیا پہلے بوسہ دے دیا میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی</p>	<p>میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی</p>	<p>میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی میں نے بڑی سزا کھائی</p>
---	--	--

یونہی ہے اور دلہا بھائی مر مظلوم ہے  
 لے کر خوف خدا بھائی مر مظلوم ہے  
 میرے اور توں ترسا ہے اور بھائی  
 ناری ذرا تو تم کہا بھائی مر مظلوم ہے  
 مست یاروں رکھتے ہیں مجھ میں فدا کیا ہے  
 کیا کی ظالم تو بھائی مر مظلوم ہے

پہرہ دہری کی پہلو کی شہرت بڑی  
 طاقت میں اس میں ہی بھائی مر مظلوم ہے  
 بھرتے کرتے ہیں خدا بھائی مر مظلوم ہے  
 بنا علی نہایت ہی کلمہ بوسے و شمع  
 کرتے ہیں یہی بڑی بھائی مر مظلوم ہے

مہر کا اٹھانے کا دن غم زدوں کا  
 کئی بوں میں کھاتا ہے بھائی مر مظلوم ہے  
 استیج میں بھی ہے جس وہ کیا کی لطافتیں  
 دنیا کی دست کے سے بھی کورست کھاتا ہے  
 بے کورستان سے بھائی مر مظلوم ہے

<p>ظلم دول کو ظلم کے لئے مجبور ہے بے خبر جہاں میں اظلم علیٰ نہ بجا طبعی ظلم سر سبز وزیر مہر کی ہمتی بی جہاں میں اظلم</p>	<p>ظلمین حسن و یاسر حسینا آئی تب لا شہدہ بر سر حسینا لا شہدہ تو پورے زخموں کی سر حسینا کی ظلم کے جھلے لے اور میر حسینا وہ وزیر مہم کھڑے کھڑے ہے اوی علی جسے اپنے پیر حسینا</p>	<p>پھینک دی صلیب جھانک مودی کی ای ترکی کی قہر قہر حسینا پاؤں سے لگی و شقی مری ہوئی اگر سب سے محبوب سر حسینا جسے کوڑے لگائے گئے حسینا سرنگی شام میں شہر حسینا</p>
--	--	--



کے لئے اس قدر کوشش کی کہ  
اس کو ہر طرح کی سہولت  
دینی چاہیے تاکہ وہ  
اپنی مرضی کے مطابق  
کام کر سکے۔

کافی کوشش کے باوجود اس  
مذہب کے پیروں کی تعداد  
بڑھ رہی ہے۔  
مذاہب کے درمیان  
مذاہب کی طرف سے  
کوشش کی جا رہی ہے  
تاکہ وہ اپنی مرضی کے  
مطابق کام کر سکیں۔

مذاہب کے درمیان  
مذاہب کی طرف سے  
کوشش کی جا رہی ہے  
تاکہ وہ اپنی مرضی کے  
مطابق کام کر سکیں۔  
مذاہب کے درمیان  
مذاہب کی طرف سے  
کوشش کی جا رہی ہے  
تاکہ وہ اپنی مرضی کے  
مطابق کام کر سکیں۔

لاوار ہے زینب ناچار ہے زینب  
 چھائی ہوئی صورت کی طلب گار ہے زینب  
 ہو زینب معلوم کھی آئی نہ دریا  
 وہ بل نہ کر اب سہارا ہے زینب  
 یہ شکر گاہ ہے شکیں کے طاعن  
 خاموش ہے یہ زور ہے ناچار ہے زینب

تم نہیں سہارا ہو کر  
 سبک دہانی کیلئے کی پر دہانی  
 کئی ہو کر تیار ہو کر  
 کئی آئے بہار کی پر دہانی  
 مومن — دیار

سوسا جنت میں کیا  
 یا علی پھر وزارت کی پر دہانی  
 دوستی سے کی پر دہانی  
 انداز سے کی پر دہانی  
 ہو گیا سب کھتا ہے کی پر دہانی  
 یہ سب اب التماس کی پر دہانی  
 ہا ہا ہا

لا انا سرور پر کمتی علی زینب علیہا السلام  
 میری قید منہاں اب ابدا علیہا السلام  
 مہر سے نہ بھلی رہتا ہماں باز و قید علیہا السلام  
 تیرا نہ علی اعلیٰ ہماں باز و قید علیہا السلام  
 کسی آفت پر ہی جہاں پر لا و قید علیہا السلام  
 ہر مومن رست میں اب کھلم کھلا علیہا السلام  
 ہر مومن رست میں اب کھلم کھلا علیہا السلام

لے بھلی میں اے کس  
 اب زینب سے قید میں میرا ہے زینب  
 کسی بہ کینہ مرے ہاں کو بلو  
 ہر اس کھن سے میں نے نکال دیا ہے زینب  
 یہ حسرت در کھن میں کبوں کو جو  
 ذرا کی قیامت میں مدد لے رہا ہے زینب

تم اعلیٰ کو اسی ہوتے کھلم کھلم  
 میں قید مصیبت میں گرفتار ہے زینب  
 کہوں بھلاں میں لگے ہیں زینب  
 کیا جانے کیا نئی لگے ہیں زینب  
 افسوس صد افسوس اس کھلم کھلم  
 باغ و چادر مر دریا ہے زینب  
 باغ و چادر مر دریا ہے زینب



این تیرت بگو که در کجاست  
 جان پر دل بخیال اتا سیکه  
 پیاری مر سبب چی انوشی  
 مر اهره خیال اتا سیکه  
 اتا سبب منی که بگردن من  
 با منی که غل اتا سیکه  
 مر

سترتی بر کجی که با پ منور  
 کانی سب زده ذوالجلال اتا سیکه  
 شایع پیر چغتای سب زده  
 تا بک به حال اتا سیکه  
 چاک لریں زار خاک من  
 به سبب دل پامل اتا سیکه  
 مر

من تو سترتی که  
 مر اتا سیکه  
 اور زیاد دیتی رو سیکه  
 من سیکه زار کمال اتا سیکه  
 مر

<p>         ہو کے ام المومنین وہ ایک میں ہم          فرمایا ہے کہ کن کن میں روسا کا          پھر وطن میں تھے آئی اہل اکس          کن تو دیکھا کن کن میں روسا کا       </p>	<p>         پہنچی وہ سب حق شاعر بنے غیروں میں          ات سے بے آباد کن میں روسا کا          سینہ بردے ستر اتری کرتے میں ستر          ان کے میں تیرب یہ کن کن میں دیکھا          رجم رسیدہ پر لڑا دیکھا لڑے          خاک پیو مال کن کن میں روسا کا       </p>	<p>         موشا کہ اسے بہن کن میں روسا کا          ہم میں غیب الوطن کن میں روسا کا          چھاتی ہے چھاپھری جھینا تو بندہ جانکا          ہم ہے کلادریں کن میں روسا کا          شہبہ چوٹھ منہ کن میں روسا کا          موحی ہے سب انجی کن میں روسا کا       </p>
--	---	--

قوس و قوس  
 قوس و قوس

تھیں پھر وہ کہہ لیا صغیر پیر کیا کر  
 آیا ہے قاصد ترا صغیر پیر کیا کر  
 بھجور سے کسی کہ پیر کون سے تیری خبر  
 قافا سب بچل لیا صغیر پیر کیا کر  
 بند میں سب رہ گئے کون تری سے خبر  
 موت کہے نام صغیر پیر کیا کر

کیا رستہ قاصد کو دوں آپ ہی پڑیں  
 بند ہے آپ فخر صغیر پیر کیا کر  
 زخموں سے میں بھی رہا موت تیری از تو  
 سر پہ ہے قاتل کھوا صغیر پیر کیا کر  
 وعدہ تھا بابا تار کی تخت میں کیا کر  
 ریکھا ارماں مرا صغیر پیر کیا کر

بلال قضا اور عین پلایا تو ایک لمحہ عین  
 وعدہ نہ آیا بھرا صغیر پیر کیا کر  
 ما سے عجب اسے نہیں پیر کیا کر  
 سحر ہو علی رضا صغیر پیر کیا کر

موتی و سگ

دینی یہ زینب کے علاوہ گوربتا کیا کیا  
 تو نے مہر سے یا رتوں سے گوربتا کیا کیا  
 زینبت باغِ رحمت دامنِ زمیں کے چھل  
 جھجھکیں جو اکے گوربتا کیا کیا  
 جھوٹے پتے سے مسیال سے ترستے گوربتا  
 جب تو وہاں ہو گوربتا کیا کیا

چھوڑا دین دکھ بلے ہر سے لرزے  
 عاشقوں کے واسطے گوربتا کیا کیا  
 مشِ ولایت حذرِ سب سے تر دھوا  
 اپنے براہوں سے گوربتا کیا کیا  
 صہبائے باقی صہبائے باقی امن کی کرتے تلاشی  
 پیچھے جو اُفتِ زور گوربتا کیا کیا

دکھ سے پھر حبِ حلال کہ تو ہی پناہ  
 دکھ دیا یا دکھ دے گوربتا کیا کیا  
 زنجوں کو ہے اندال یا بی اہلِ حال  
 نہرِ سدا تو بچے گوربتا کیا کیا  
 دل تو بھلا کیا میں ملے ہو چھریں  
 قتلِ اڑیے گوربتا کیا کیا



ہر گز نہ دیکھتا تھا  
 دور فلک ہے تخت زمیں ہے  
 بچے لگے اب کون کھانا  
 چھوڑے لگے ہرگز جتنا دیر  
 جہ میں اپنی جگہ چھپنا

وقت شمع بھونکے پیاسی  
 اب ہمیں ملن جان بچانا  
 ان کی خطا کا پتہ نہیں کی  
 سر پہ تر ہے عالم و دانا  
 روکے پاتے جان کے جاڑ  
 شہر میرا خون بہا

آپ کی اہمیت اور یہ کلام  
 کون سے باقی چھوڑ دینا  
 کس سے کہوں میں غم کون  
 کلمہ دعاؤں میں غم کون  
 جیو رہا ہے سر کا کھانا

بجائی کو میرے  
 شہزادے کے  
 مرلی اصفیٰ کو  
 تیرے ساتھ  
 بکرم خاں کی  
 ہاتھ اور اس پر شہزادہ کی  
 جاتی

ظلمت میں  
 بجائی کو  
 اور وہ ارکھ جانے  
 دیکھ لے اپنی اظہار میں  
 بس ہمیں یہ دعا دے ہے  
 اور وہ ارکھ جانے

اچھے سے دیکھ  
 کہیں نہ ہو  
 اچھے سے دیکھ  
 کہیں نہ ہو  
 اچھے سے دیکھ  
 کہیں نہ ہو  
 اچھے سے دیکھ  
 کہیں نہ ہو

لے دیکھو

خطت الہو علیہ  
 سرور بابا کا در پہلے بہت دن سے  
 وہ بھارت نظر جمے ہندو میں پیدا کی ہوں  
 لا کہ بے حیاں کہ ہندو میں پیدا کی ہوں  
 سن کے میں تھی ہمارا ہر منہ ہا  
 دہم منہ خفا ہندو میں پیدا کی ہوں

یار میں طالعوب ہم سبازا اگر  
 کیا کہوں پہنچے ہندو میں پیدا کی ہیں  
 چھوٹے ہی بابت چھن گئے موتی مر  
 تر سدا بچے ہندو میں پیدا کی ہوں  
 یہ تو سن اور بے خطا باندھے سدا گلا  
 بگو خدا را بچا ہندو میں پیدا کی ہوں

بولی کی ہندو غریب ہندو میں پیدا کی ہیں  
 یوں و سب لطیف ہندو میں پیدا کی ہیں  
 بابا حین اور چکا ہے حق بچتا  
 دادا منہ لاف ہندو میں پیدا کی ہیں  
 ہوں میں انزل سے ہم ملک تاج و تہ  
 ال بشیر و تیار ہندو میں پیدا کی ہوں

بدو نے کہا صبح ہوئی اچھو سکیتے  
 جانا اور پھر مرے کو لو لے لو سکیتے  
 روئے میں امام اچھو لیت جاؤ سکیتے  
 پھر بائیں کروڑا لے لیت جاؤ سکیتے  
 ایسا نہیں ہوتا اور مصیبت زدہ کوئی  
 دلاریتی کی لالو یہ چھو سکیتے

بدو شکر منگانی اور پھاڑا کر جانے  
 بنائی کر آخری بندھوا سکیتے  
 جھڑا بڑا دل سنا اور تھرو سکیتے  
 صدر کی اس وقت نہ تم ہو سکیتے  
 شہر نے کو جلتے ہیں کو موت کے لہاں  
 ہی بھوکے ذرا دیکھ لیا کو سکیتے

چاروں میں چھوڑے ہیں وارثہ والی  
 جیسے ہیں کہاں شاہ سپہ سپہ سکیتے  
 اس وقت میں سو نہ پتہ پتہ سکیتے  
 تم ہا سچوں میں رہتے کہاں چھو سکیتے  
 شہر دے میں قریب سا اور کی سکیتے  
 بیستہ رونے ہوئی اچھو سکیتے

<p>             دلی سیکھتا رہو              گھر میں گھر میں              تیرے دل کی دیر              خون میں دلیاں              تیرے دل کی دیر              تیرے دل کی دیر           </p>	<p>             دل تو مارا ہے ایسا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا           </p>	<p>             دل تو زینا کی جھانک رہا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا              دل میں رہا           </p>
---	---	--

ہاں وہ چلائی تھی کہ کوئی بسا لو مجھے  
 کی بستی مری کوئی بسا لو مجھے  
 میں نے سسرال میں سے نہ دیا تو مجھے  
 ہاں ہاں دوست علی کوئی بسا لو  
 پوچھو تو اس دہریہ لوں تو میں کانتیں  
 اپنا تھا سبھی کی کوئی بسا لو مجھے

دور کے منت بھی کی ہاں توں تلوں علی  
 کچھ نہ مری علی کوئی بسا لو مجھے  
 تیری پیرلی پرست ان کے لئے ہیں اسے  
 صبر و پھری پھر سے کی کوئی بسا لو مجھے  
 میری بھلا کیا حال کہہ دوں کہ بھلاؤ نہال  
 بچہ کی کہانی کوئی بسا لو مجھے

لاش کی بھاتی ہیں دل کی بھری کرتی  
 خاک میں نہ بھاؤں گا کوئی بسا لو مجھے  
 ہوسے بھنیم کہا ہوئے تھارے بھلا  
 کہ سے کہوں ما علی کوئی بسا لو مجھے  
 ایک روال میں تھیں درویشوں میں  
 بات کی اور دیتی کوئی بسا لو مجھے



<p>میں نے حسینؑ و حسنؑ اداں اچھوڑے سو نہا اے بیت الحزن اداں اچھوڑے بھوک لگی رہی ہیں کھانا کس سے پیت رہی ہے پانی اداں اچھوڑے زخموں کو کھولے کھرے بدلوئے ہوئے کرتے کہن اداں اچھوڑے</p>	<p>اداں نہیں دھوڑتے سیتہ و سرکوتے پھرے ہیں ہم غم زناں اداں اچھوڑے اداں فقط آپین کو تو کچھ اچھوڑے خاک ہوا اور اتنا کچھ اچھوڑے نخستے کرتے تیار کرنے کو پھر اچھوڑے بہر رسول زمان اداں اچھوڑے</p>	<p>چلا ہے میں ہم نہیں ایک نظر دیکھوں بے بدن میں کہن اداں اچھوڑے یوں تو دل بھولتے سب مانتا دل کو ہو تا بہ زیادہ محنت اداں اچھوڑے دوستوں بس اس میں سدا و فنا سکے میرا سخن اداں اچھوڑے</p>
--	---	---



چھوٹے اہل حرم کرب و بلا آئیں  
وادیوں کی جڑوں سے لڑ آئیں  
ہستہ وہ ظلم و ستم کرب و بلا آئیں  
ہرے چوشتا میں کرب و بلا آئیں  
پرے کوہوں میں کرب و بلا آئیں

میں غیر و تھر پہنے لباس سیاہ  
صاحب تاج و علم کرب و بلا آئیں  
سوچنے کے بخون کی مہر و شہد آئیں  
تہہ ہر ظلم کرب و بلا آئیں  
تھی اچھڑیٹ اتنی سوئے ہو کر آئیں  
دیکھو وہ کس طرح کرب و بلا آئیں

بڑے کمر غمہ زن و غم اسد کے تار  
پھوٹے پارے خالص و خام کرتا آئیں  
جلد میں کھائے قصہ ہر دم آئیں  
جھٹی کوئی دن کو ہم کرب و بلا آئیں  
  

خیر و میر

دوست نہیں اس قدر کہ تیرے بلے سے  
 کھل میں پہلا کہے جاتی ہے دوا داریجاؤں  
 میرا تو ہے شفا جانے نہ کوئی دوا داریجاؤں  
 میری ہی خاطر تھی تیری سے دوا داریجاؤں  
 اسے ستم کے میں کہتی تھی وہ تو نہیں  
 اور یہ تھی جی جاتی ہے دوا داریجاؤں

چاہتا ہوں کہ خدا کہنے لگیں جی  
 ستر پہرہ زندگی تیری سے دوا داریجاؤں  
 صحت بہت ہے میں تیری طرح سے عیس  
 کہتا نہیں صحت کو تیری سے دوا داریجاؤں  
 رانی کروں نا میرا لے دے دوا داریجاؤں  
 جاتی اگر تو ابھی تیری سے دوا داریجاؤں

دوا داریجاؤں تھی پیسے دوا داریجاؤں  
 پیسے میں تیرے تھی پیسے دوا داریجاؤں  
 جی ترسے باپ سے دے دے دوا داریجاؤں  
 جو دے نہ تو زندگی سے دے دوا داریجاؤں  
 تیرے ہی ہر دم اگر دے دے دوا داریجاؤں  
 صحت اور صحت تھی تیری سے دوا داریجاؤں



<p>کس نے دستوں میں لایا کس نے کس نے تجھے بچا کس نے لایا کس نے سب سے پہلے کس نے بچا کس نے اگر یہ کس نے کس نے بچا کس نے تجھے بچا کس نے کس نے بچا کس نے کس نے بچا کس نے کس نے بچا کس نے کس نے بچا کس نے کس نے بچا کس نے</p>	<p>اوقاتِ احسن شاہ ولی زینتِ ہندوستان موقوف خاک کہ لا لگا لگا کس نے ترا فقط وہی روئے یہ کہ کس نے کس نے بچا کس نے کس نے کس نے کس نے کس نے بچا کس نے</p>	<p>والا تو میری، تو تو او را بہاں بہرہ بگو کہ قصہ تمام صغیرا پیر صغیرا پیر کس نے کس نے کس نے کس نے بچا کس نے کس نے کس نے کس نے کس نے بچا کس نے کس نے کس نے کس نے کس نے بچا کس نے کس نے کس نے کس نے کس نے بچا کس نے</p>
--	--	--

سے پہنچا اب تو سدا در سے پیار کے  
فریاد کیا میں مہم صفا پر اور تیرا  
تیری اس خصل کی حق امحیا ایک لایق  
ستیں مست کے کام صفا پر اور تیرا

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
آل محمد الطيبين الطاهرين  
الطاهرين

[illegible]



<p>و اما حق که در بی تو که هر چه می بینم در دل من پیدا می شود و اینست</p>
---

منی بچھ کر مظلوم و سبب  
نخ سے دل کو قاف میں لائے  
سر سے بوجھا در سر کشتی لائے  
بالوں سے زینت بن کر چھینا  
مٹا بچھ کر سر پہ خدا کے  
مٹا ہوا زبان پر کوئی نہ لائے

اے اک دن روز قیامت  
میرا ہی سب کو جزا دے  
میرا ہی سب کو جزا دے  
میرا ہی سب کو جزا دے  
میرا ہی سب کو جزا دے  
میرا ہی سب کو جزا دے

جہنم کے دوزخ میں  
سزا کا ہو گا جنت  
سزا کا ہو گا جنت  
سزا کا ہو گا جنت  
سزا کا ہو گا جنت  
سزا کا ہو گا جنت

فوج دہلی





طافی ہوں میں شہسب میں یوں تار تار  
سے کی کے کہیں اپنا کہا کی کیا کہوں

فہم وید

یہ ان العباب میں توم کہ تھا قیام کیا تو  
باب میں آیا چھوٹ کر تھا قیام کیا تو

چھوٹے ہر سہلوت ہوں شہسب تار تار  
وہاں سے ہر تار سے ہر تار سے ہر تار سے  
میں ہر تار سے ہر تار سے ہر تار سے  
میں ہر تار سے ہر تار سے ہر تار سے

یہ کہیں کیا وہ پڑا ہر تار تار  
میں اس میں ہر تار سے ہر تار سے  
میں ہر تار سے ہر تار سے ہر تار سے  
میں ہر تار سے ہر تار سے ہر تار سے

<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>	<p>لحم و پوست و استخوان و غیره که در آنجا و در آنجا و در آنجا و در آنجا و در آنجا</p>	<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>
<p>در آنجا</p>	<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>	<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>
<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>	<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>	<p>بیشترین کشتی های غرق شده اس که بسیار پیرانه ای است پس از آن</p>

یہ کیانی ہیں جس طرح سے ہے کہ یہ ایک  
 قائم الہی میں رہا اور علم کو برہما  
 اس کے اندر رہا وہ اسے دوسرے  
 کوئی صفائی ہوئی اسے علم کو برہما  
 کہ اس میں ہوئی اور علم کو برہما

شمس صداویا بن او علم کو برہما  
 جو پھر غمزدن او علم کو برہما  
 جس کا کہ یہ پہلے تھا بلکہ او علم کو برہما  
 کہ اس سے اب انھوں نے او علم کو برہما  
 وہی غمزدن او علم کو برہما  
 چاہتے والا مرا او علم کو برہما

تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک  
 جو علم کی اس میں بہت کم تھا  
 اسے کہتے ہیں کہ یہ ایک  
 اب کہ اس میں وہی کہتے ہیں  
 چاہتے ہیں کہ یہ ایک

فہم دیگا

وقت برابر ہوا میری ابھی فوت کا  
موصوفوں کی یہ جھلک علم کو برصا  
جھلک کی میری کمر کی حالت  
بہر حال تو کہ میرا علم کو برصا  
کہوں نہ میں خاص و علم کو برصا  
ن کے یہ شکار علم اور علم کو برصا

میں غل میں پیدا ہو وہ علم اس  
ان سے علم دار کا وہ علم اس  
تو ان میں وہ پیدا ہوا وہ علم اس  
یہ ہے یہ سرنام اور وہ علم اس  
غازی تصدیق ہوا وہ علم اس

جھلک کے اب صدف سے شہ نہ جھلک  
کوست کا وہ سر منا تو وہ علم اس  
تو جھلک کے یہ جھلک علم اس  
جھلک بجایا علم اس جھلک اس  
جس سے غل دھار میں میری وہ جھلک  
جھلک اس کے یہ علم اس

<p>وگو کر دیکھے بیچوں پر کہ دیر ہی کیا بھلا وہ علم تاشی تھر سب تھے میں ہوں مگر کسی نام علی مرتضیٰ وہ علم تاشی کہوں نہ میں تو یہ علم تاشی یہ کھیناس کا وہ علم تاشی</p>	<p>بوسے کی تین بھلا کیوں بے تاشی تین ناواں بول کیا بھلا کہو بھلا واخالی کے بھلا مر کے بھلا کیوں کے ان کو شاہ ستہ کا علم کہ بھلا بھلا تھو بھلا سر مٹی جدا کیوں بھلا</p>	<p>پیشہ علی تھے تھی مثل تھیں پانی بھلا پھر کیا کیوں بھلا دیکھو وہ لا مشر نے اسے بھلا ایک بھلا رکھ کر بھلا بھلا بھلا دوسرا بھلا بھلا بھلا دوسرے بھلا بھلا بھلا بھلا</p>
---	--	--



سب جوانی سر کلاه کلاه کلاه  
 بے چین تپانیت و سر و جان برادر  
 زیارت ده بهیشت از سر و ده مشت علم  
 سب میری نکاح بولید و استکان برادر  
 کجا و میتی که که بولید و استکان برادر  
 به وقت که در این بین بولید برادر

توست که او شد سر و سر  
 زن نه که تو را بجای ای و جان مری  
 میری بخت از سر و میری بخت مری  
 ناز که خجلی ای و جان مری  
 بهر که بخت مری و در مری کی مری  
 میان میں که بخت مری ای و جان مری

تن بخت و بخت که بخت مری  
 بخت که بخت مری ای و جان مری  
 بخت که بخت مری ای و جان مری  
 بخت که بخت مری ای و جان مری  
 بخت که بخت مری ای و جان مری  
 بخت که بخت مری ای و جان مری



ہو تو تم کو ہمارے ساتھ لے کر  
 ہونے کے لئے اس کی توفیق دے  
 دیکھو کہ زنی مجھے کھو دے گی تب تم  
 تب نہیں لانے کی آئی ہو جانی مری  
 باز نہ آیا میں کھڑے کیا سر متیں  
 کہتے ہو شہابی آئی آئی ہو جانی مری

شہابی تیرا ہوا آہ صبح نمایاں ہوئی  
 ہو گیا وہ گم تیرا صبح نمایاں ہوئی  
 پھر کی ہوئی سب مراد ہوئی وہی  
 شہابی ہوئی کچھ صبح نمایاں ہوئی  
 سینہ اٹھ رہا دھڑکتے سینوں کو لاؤ  
 یہیں سرور سے کلاہ جسے نمایاں ہوئی

وہاں پہنچو اچھا پس کو رخصت کرو  
 آؤ تارو حال کم سیدہ صبح نمایاں ہوئی  
 بجائی میں تیرا بچاؤں وہ کم شو کو لاؤ  
 چھٹتا رہو زرا کلاہ صبح نمایاں ہوئی  
 سپے میں اڑن حال کم سرور والی ہوئی  
 ہو دست کم سپاہ صبح نمایاں ہوئی

<p>مومنوں کو اول درجہ میں رکھنا چاہیے          سب کو علی کی مانند صحیح نمایاں ہونا          اور یہ صلائے نفیسہ کی سجدہ راہ          گردنیں خم ہو گئیں ہومومنوں کی اس عفت          جس سے وہ عالم تباہ صحیح نمایاں ہوں</p>	<p>مومن          تم کہ تم کہ کیا یاد و مسلمان ہوں          کہ سر جہاں یاد و مسلمان ہوں میں          نہ جان بول کہ خدا و رسول          کہ جو نہ وہ ایک پانی کا یا رسول ہوں          کہ جو نہ وہ ایک پانی کا جو جسے دن بخلا          کہ جو نہ وہ ایک پانی کا یا رسول ہوں میں</p>	<p>اچھا کہ وہ تو گلا یا رسول میں کہ میں ہوں          کہ وہ مر جائے نہ کہ لا یتکلم بہ ہوں          کہ وہ نہ کہ وہ بتلا یا رسول میں کہ میں ہوں          کہ وہ نہ کہ وہ بتلا یا رسول میں کہ میں ہوں          کہ وہ نہ کہ وہ بتلا یا رسول میں کہ میں ہوں          کہ وہ نہ کہ وہ بتلا یا رسول میں کہ میں ہوں</p>
--	--	--

ای کو بیہوشی آئے ملک کو مری  
دست آو مجھ پر پلایا دروس لال کو مری  
بند کی جانب گھٹا گھٹا بونہی  
دو ٹکڑا ہزاروں دھاپا زور سے لال کو مری  
روٹی جھاڑی تھیں تھیں تھیں تھیں  
سختی کا شکار یا دروس لال کو مری

شہر سے میری ناک ناک ناک ناک  
چھوٹی تھیں تھیں تھیں تھیں  
عصر تھیں تھیں تھیں تھیں  
مسکرتے تھیں تھیں تھیں تھیں  
لاکھوں تھیں تھیں تھیں تھیں  
جان نہ تھیں تھیں تھیں تھیں

صبح کو تھیں تھیں تھیں تھیں  
اب تھیں تھیں تھیں تھیں  
بوند نہ پانی تھیں تھیں تھیں  
پیا کی ترستی تھیں تھیں تھیں  
رہنے سے تھیں تھیں تھیں تھیں  
سمندر پر تھیں تھیں تھیں تھیں

کون اصغر علی باغوں پہ میرے اعلیٰ  
میر ظہیر کی نانا خسر جو  
میر پر زانو دھریں چھائی قاف  
میر کی سب بھینچ پھر نانا خمری  
کیا کہوں میں سے تیرے تاج و تاج  
شکریاں خطائی نانا خمری

مشہور میں ہوا ان چار پہ رات  
بانی بانی کا راج چار رات  
پہلے تیرے شاہ جہاں آخری شب کی نذر  
حق سے ہوا زور نیا چار رات  
بہتے ہیں شہر بار بار دلی سے بیکار  
جتنی یہ بھول دیو چار رات

کہتے ہیں کہ لڑکی چاہتا ہے اب تو  
بائی سنوں میں تیری چار رات  
ہم نہ سمجھتی سب کی چار رات  
پڑھ لکھی ہو اب چار رات  
ماں شاہ احمد تیرے چار رات  
خجما ہے تم چار رات

میں نے جس کا خانہ بجا دیا  
باقی وہی خواجہ پیرا رات تک  
فصل دیگر  
سنا کہ میری عزیز بیٹی لالہ کو سوینہ خانہ میں  
شیخ ابو قریب آبادی کی قید کیا جا رہی ہے

پیرا میں نے نہ دیکھا کہ وہ پیرا کیوں وہاں  
بچوں کے پاس ہو سکے گا وہاں سے نہیں  
صبر کرو وہاں سے کہیں نہ لے جاؤ گے  
کیا اور زیادہ کہوں فرصت میں تو جانا  
کہنا کہ میری بیٹی باغیچہ میں سے لے جاتی  
کہانی لانا کہ شربت پودے لانا ہم جا رہی ہیں

اب یہ صورت ہے کہ جس کو انارکلی  
کہا کہ وہی بھائی انہی میں سے ہیں  
میں نے سیکھا کہ تم سب کو اس میں لے جانا  
میری کو اسے لے کر چھوڑ دے کہ  
وہاں میں لے جاؤ کہ کچھ لانا ہم جا رہی ہیں  
است کی شجرت نہ لانا کہ وہی لانا چاہتی ہیں

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

میرا ہاں نہ رہا کہ میں نے شہر چھوڑ دیا  
 اور میری کھوپڑی زار زار دھن دھن کر کے  
 گونجنے لگی تھی۔

اے کیوں اسٹیں پوٹ بجائیوں میں  
جھیلکا پلاسمہ کہاں گھس میں کیوں تو نکلاں  
موتی ختم کیوں کر کے نے ستیا پائے  
ایسا کیوں پوچھا میں امری ڈوڑھی کی  
پوچھو تو ملے نامہ کر کے ستیا پائے

اور تیری قوم اور تیرے ملک  
 چھٹی تھی تیرے ملک کے لئے  
 پھر تیرے ملک کے لئے  
 اتنا بھی کہ تو اپنی قوم کے لئے  
 پھر تیرے ملک کے لئے

فاعلم  
 میرا دل کا دروازہ  
 جس میں وحش و جن کی  
 سب کی نام و نشان  
 حال میں ہے وہ کچھ نہیں  
 چھوڑتا جس سے  
 رب تیری فرما دے

نہیں ملے باقی شے  
 و اولیٰ ہوں میں ان رب تیری فرما دے  
 نہ صرف وہاں ہے تو تیری فرما دے  
 مجھ سے سب کچھ  
 تیرے ملک کے لئے  
 تیرے ملک کے لئے  
 تیرے ملک کے لئے

میں تو وفا کی پھر تو میں نے کیا  
 وعدہ کیا میرا کہاں رب تری فریاد ہے  
 زیر کنا بد بولے کہ یہ مجھ سے کیا  
 ان میں یہ تواریاں رب تری فریاد ہے  
 جو جس کی جگہ سے میں ہوں نہیں میں کیا  
 تو بھی یہ لا بزر باں رب تری فریاد ہے

کہن تھی صغیر دعا نامہ برائے مراد  
 میرے جلدی خطا نامہ برائے مراد  
 سن ہوں سب نامہ پندرہ گویا  
 اب جو نہ قافہ نامہ برائے مراد  
 یہ تو کجا پندرہ قافہ ارق و سم  
 سن سبھی ایجا نامہ برائے مراد

کائنات کہ بجائی تھا آگے  
 دونوں کے زب قافہ نامہ برائے مراد  
 خوش ہوں فرستے جسی جی تو ان کہ  
 سس کے پندرہ گویا نامہ برائے مراد  
 جان سے ملے دینی جان پہاں سب  
 اب تو یہ پندرہ نامہ برائے مراد



مان پہنچنے دے لے کھا نہ تھی ہم کے کھور  
 اس جہم پہ پڑے تیروں کی پوچھا ارستیا  
 وزارت عہد زبے ادا نہ ہوئے وافق  
 حکم فاطمہ کا ہو گیا باز ارستیا  
 دم صفحہ الت سے تھیں دوراں  
 ایسی نہ تھی طبعی کہ سرکار ارستیا

لاچار ارستیا نے یا ارستیا  
 اے سیکوں کے قافہ لارستیا  
 زبان کی دیکھ تو کسی پشت بین کی  
 تو دل سے سناؤں کی باغظ ارستیا  
 وہ بجز ہے تیرا کیا اے معتر  
 اور بوسہ کہ اے محنت ارستیا

مجھ کو یہ صدمہ کہم جو کچھ  
 مجھ کو دل پر پڑا نہ میرا نہ ہے  
 س کے خبر باز جس سے ہو دل میرا  
 غمت کے حلا جیت روانا میرا نہ ہے  
 درگاہ حق میں تیرے روز وہ کہ تیری  
 کرتی تھی یوں اچھا نہ میرا نہ ہے

جھلنے کی نہیں جھیل ڈالیں شیل میں سکتا نہیں یہاں  
 دنیا کے لوگ تیرے پناہ کی خاک میں سب سے پہلے  
 تیرا حکم کل خون سارا ہو گیا موتی کی طرح  
 سب سے پہلے پتھر کی بوجھدار علیٰ غم  
 پہاڑ رکھتا ہے سینہ کے دریا بہتا ہے کرسے سب جہاز  
 زنا سن دوسری ادھ داری شمعوں کی جھلکی کا

شاہ کرتے تھے لوگ داری ناچاں ملک  
 دو ادا تھے در تیرا پناہ تربت میں تھی  
 باک میں داری تھی کھوئی تھی کھائی ہوئی  
 ایک غم کا علم پوری کھوئی تھی کھائی ہوئی  
 پھر رنج و غم میرا بھی کہنے کو باقی نہیں تھا  
 داری تھی کھوئی تھی کھائی ہوئی کھائی ہوئی

دل کو اے نہ کیوں دل مر رہا ہے  
 بندھ گیا میں تیرے کیوں ہے  
 ہاں بہنوں کے اور کیا بنا کو شکر  
 عابد کے سوا صاحب ازار  
 تو درخت میں تھی کھوئی تھی کھائی ہوئی  
 اس غم کے دو کھوئے ہوئے کھائی ہوئی

آپ کا حکم تھا کہ دست پھال دواں کی صورت  
 قریب یہ دواں صورت ہادی کے لئے ہے نہ اگر نکلنا  
 کہ قوتوں سے نکل کر دواں کی شام دواں کے رد کے لئے  
 رہی باوجود کہ صورت ہادی راہ باطل سے نکلنا  
 کہ یہ حسن کی بندہ خدا کا اور صورت میں ہر طرح کی شام  
 سن کی قوتی سے ذات ہادی پرتو قریب یہ حکم لانا

سب ہر نرا قریب جان دیکھ کر  
 کہ ان پر جو کرے غلامی پس پس ہی جھو کیوں لانا  
 دپس میں پس شامی دواں میں نہیں بات کو  
 اب کہاں میں کہ وہ لاکھ داری میں ہوں غلامی  
 میں ہوں جبکہ پانی کہ از شہر پہنچتے تھے  
 یا دواں کی چاہت ہادی پرتو قریب میں بجا

وارا صحرانہ صحرانہ صحرانہ صحرانہ  
 میں دواں میں صحرانہ صحرانہ صحرانہ  
 دنا نا جان غازی اکبر تارا تارا تارا تارا  
 مرگیا کھلے کے کھلے کھلے کھلے کھلے  
 چھوڑا دھوڑا دھوڑا دھوڑا دھوڑا دھوڑا  
 کی کہی کی دواں دواں دواں دواں دواں  
 دواں دواں دواں دواں دواں دواں دواں

سحر ہی ایسا کہ تیرا  
 ہوا کی سیرت اچھوٹے کی پوئلک  
 وانی خدا کو کی پوئلک در اقباب سے  
 ہائی سیکھتا اچھوٹے کی پوئلک در اقباب سے  
 سحر ہی ایسا کہ تیرا ہوا کی سیرت اچھوٹے کی پوئلک  
 ہوا کی سیرت اچھوٹے کی پوئلک در اقباب سے

شفا و ادوی کما مرمومی بوی خوش پلور  
 رایت سے کرتی تھی چو تک دارغلاب سے  
 سب جو شرمسور تھی چو تک دارغلاب سے مراد  
 کر کے کفن زیب تن جاتے ہیں شاہ زمان  
 بجانب فن شمس چو تک دارغلاب سے

لے بہت جھولے اگر ان کو مدد سے پورا  
 پورا نہیں پائے گی چونکہ  
 بینہ میں سے مر لقا ہے پوری کی پورا  
 کہ پورے لائے کی چونکہ ذرا تھوڑا ہے  
 روزانہ کی پوری پوری  
 جی میں یہ کہ پوری پوری  
 جی میں یہ کہ پوری پوری

سورہ کے انجام کار دل میں کھنڈ  
 چکی سب علم کی پھری ہو نکل ارقاب سے  
 سوسے بغیر علی کہیں بند میں رہ کر نہیں  
 مری ہوئی صرف کیا ہو نکل ارقاب سے

فوج و پیکر

بوسہ نہیں بکرا برست  
 نہ لوش نہ جگر نہ کی دولت مری  
 بیوقوف دل والا ترا غلہ کو را  
 کھا کے سناں قریب رست کی ہو ا  
 چاہتے تھے قریب رست کی دولت مری  
 ان کے پوچھ پیچ رست کی دولت مری

میں ہوں مری سرش ملک افلاک  
 تمہی بات کیلئے ہر رست کی دولت مری  
 ماسے برابر لال کر گیا دولت مری  
 زانچہ دم توڑ کر رست کی دولت مری  
 یمن میں اب اول کی دولت مری  
 کہے کہ اب اول کی دولت مری  
 کہے کہ اب اول کی دولت مری

دیرم کہی جان کو باد کرئی محالو نامہ  
 پیانچہ دہ داری کے کمر کی دوتی  
 کہی محنت تری محنت کی کام کی  
 کی عینہ نہ پایا محنت کی کام کی  
 سلی یہ محنت کی دوتی تری

شاہ نے در کرد کہ باریک  
 پیسے مرے چلا زین عبا اول  
 اٹھو مرے نازین جان کو مرے جس  
 پیسے سر کرد کہ باریک عبا اول  
 نہ کہ بجا مل کے زندہ تیرے  
 نہ دھیت درازین عبا اول

موت کی مرے ہاں پتہ نہیں  
 میں نظر ہے تھا زین عبا اول  
 جان دیکھئے نہ اہ شہادت  
 ہے سرور پر رکھ زین عبا اول  
 قائم نامہ جو بھائی کی اول  
 دوست زندہ کیا زین عبا اول

ہر شے کہوں کہ تیرا سر آتا ہے سو کو جبر  
 محمد آوے وہ بجا ہے کہ زین عبا الوداع  
 جس نے بے خبر لہر پر کیا کس مری یاد کہ  
 آیت تنہا تو کیا زین عبا الوداع  
 متکس سیکھنے کی خاطر ہر سے بھا کر بھری  
 بھوکے نیر لا سکا زین عبا الوداع

ہر سے ہوتا ہوا غم کو اتنا ہوا  
 شے نہ کر کر دوا زین عبا الوداع  
 حرجی باد فنا قہر راہ خدا  
 خلد کو راہی ہوا زین عبا الوداع  
 لکیر و اصغر کمال کنای چلے میر کال  
 ہو گئے ہم سے جدا زین عبا الوداع

ہر شے کہوں کہ تیرا سر آتا ہے سو کو جبر  
 محمد آوے وہ بجا ہے کہ زین عبا الوداع  
 جس نے بے خبر لہر پر کیا کس مری یاد کہ  
 آیت تنہا تو کیا زین عبا الوداع  
 متکس سیکھنے کی خاطر ہر سے بھا کر بھری  
 بھوکے نیر لا سکا زین عبا الوداع

<p>کراہیہ حال ہو علم سے وہ پادشاہ پادشاہ میں سدا زین عیالودا زین عیالودا کی ایک عجیب ویجہ کی کیا کیجیگا زین عیالودا ایک اور عالم کیجیگا زین عیالودا</p>	<p>کراہیہ حال ہو علم سے وہ پادشاہ پادشاہ میں سدا زین عیالودا زین عیالودا کی ایک عجیب ویجہ کی کیا کیجیگا زین عیالودا ایک اور عالم کیجیگا زین عیالودا</p>	<p>کراہیہ حال ہو علم سے وہ پادشاہ پادشاہ میں سدا زین عیالودا زین عیالودا کی ایک عجیب ویجہ کی کیا کیجیگا زین عیالودا ایک اور عالم کیجیگا زین عیالودا</p>
---	---	---



سہ ذرا کر پلا شہ صفحہ پہا اب دو  
 اسی ہے روئے پہا کو ہا دو پہا اب دو  
 کیا زبان حال سے ارشاد کوئی ہیں  
 تیر کیا لکھ کر کی دل پہا اب دو  
 کہوں سے حمل پہا تر پہا اب دو  
 کیا دل پہا اب بھی سیمتی مضطرب ہے

مہر سے رکھنا قدم شکریہ و مہم  
 درو زبان بد ملا زینت پہا اب دو  
 کہنا تھا جو چھاپا جا تا مول میں اب خدا  
 حافظ و ناصر ترا زینت پہا اب خدا  
 وقت تھا احسن تحفہ میری علی شہین  
 کہہ کے سوئے کہ لا زینت پہا اب دو

سہ سے تر دینہ سر پہا بے پروا ہے  
 سہ پہا بے پروا زینت پہا اب دو  
 اسے کی شرم دینا دیکھ کے کہ پہا  
 کہ پہا سر پہا دوا زینت پہا اب دو  
 پہا مول یہ مر سب با محنت یہ خط و قلم  
 رہنا براہ رضا زینت پہا اب دو



لاشکارتا و بیای بی  
 لے کو نو چلو کرے دیکھ لا  
 تم میں سے اگر صلیب ادا ہو کو  
 جب کو صلیب میں جو لگی ہو کو  
 کہ اگر صلیب ادا ہو کو  
 کہ اگر صلیب ادا ہو کو

مرا دل کا کرتا کو تو نہ پاؤں گا میں زندہ  
 حور و لہو کو تو کہہ دے اسے ہو نہ پاؤں  
 اچھا رہ برس باپ نے ناز میں ہے بولا  
 کیا اس کا ہی چل تھا کہ میری میں دفا ہو کو  
 اتے میں صدرا کی کہ میا شاہ و حاکم  
 زبان پر موتا ہے ویدار دھکا و

اگر وہ صلیب لکھی تو نہ نہ لکے شاہ  
 بیاباں کہ تم ترسے جو کجا و  
 میں و بچوں تو کیا لکھ سکے یہ بچہ کو بچاں  
 اگر لہو و را لکھ تو سیتے بہشت و  
 شاہانہ کو سو گز بختاب علی اکبر  
 جاہد کو غم و رنج سے دنیا کے پھرا و

مل جانی ہے زینب و چھائی زینب  
 لے لاشہ بے سر زانہ سر لائی ہے زینب  
 کیا کدوری تن پاک پھر اس چھائی زینب  
 بتلائے تب پھٹ کے یہاں فی زینب  
 سرنگے تلخی میں زینب حاکم چھائی زینب  
 زینب میں کیا ہنستے سر لائی ہے زینب

رے ہونے مری کی کہ بخت مہینہ کرتے  
 اس لاد کی کوشت میں کہ چھائی ہے زینب  
 اب سدا تھو بخت میں ہے چھائی زینب  
 دنیا کے بہت بڑے بڑے چھائی زینب  
 قیدی ہوئی سرنگے چھائی ہے زینب  
 سب آپ کا زمانہ چھائی ہے زینب

ظالم بے بختی ماری بھول پڑا تھا  
 خاتون کھڑی غم میں تھائی ہے زینب  
 بجا دراز صنف سے اور کون ہے زینب  
 اس ظلم سے اٹھ کر چھائی زینب  
 جب دقت کیا تھو تو بھائی زینب  
 جس طرح سر جریہ چھائی ہے زینب

کہتے تھے شاہ بہادر اپنی پلاؤں سے  
 شہر برائے خرابی پانی پلاؤں سے  
 پیتے تھے پلوں میں تھلے پانی پلاؤں سے  
 ہلے فراخ چلے پانی پلاؤں سے  
 روتے تھے پانی پلاؤں سے  
 ایک نے خجڑا پانی پلاؤں سے

دوتا ہے کہوں اس قدر اب نہیں چھوڑا  
 کام مرا تو چھوڑا پانی پلاؤں سے  
 رک کے پیلے پھری ہوئے لگے پانی پلاؤں سے  
 تڑپوں گا ظلم سوا پانی پلاؤں سے  
 جگو تو تکھنم تجھ کو ہومیہ فائدہ  
 اٹھتے دیکھتے ترا پانی پلاؤں سے

دیکھتے نہ بھڑکے پانی پلاؤں سے  
 جیتے تڑپوں گا پانی پلاؤں سے  
 ستر نہ ہمال بھجھ جان کے پانی پلاؤں سے  
 اٹھتے اس دم پانی پلاؤں سے  
 کیسا غناؤ دل میں پانی پلاؤں سے  
 شاہ نے کتنا کہہ پانی پلاؤں سے

سوئے نہ کہ نہ سوئے روک  
 چہ بول جیانی گئے روک  
 سادہ تر م کھولے سر خم کے روئے روک  
 دیکھ رہے ہیں کھیل کھڑے روک  
 پہلے تو پانی پہلا پھر پیار اک  
 مے تو احسان کے روک  
 تاج پہلے روک

کیا تجھے لاجب لگا میرا اگر مروت  
 ہمارے مری جانی گئے روک  
 اور تو ذی ہوش پائی سب سے زیادہ روک  
 فکریں کتنے کتبے روک  
 کتا اگر دیکھ لے سچا گئی سب سے گزر  
 تاب نہیں ہے اسے روک  
 پہلے روک

گوئیں میری پائی میری وہ عاشق ہی  
 اسکو یہ صدمہ نہ ہے روک  
 قریب یہ قوسے کیا اور تو چلا ہے رستا  
 غزلیں کچھ دے روک  
 صحرانہ جفا تھا نصیب کتنے تھے یہ میں  
 تم قہار کے لئے روک  
 پہلے روک

اصفیٰ ناداں عوا کرے اکبر قس  
 کوئی نہیں برضا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 سہم و ہم کہتے اب پیوں میں شک  
 کمر بابت نہ سرا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 زخموں سے گچھو رہے علم سے محروم  
 پاک ہے سیتہ ورا پاؤں نہ رکھ سیتا

جگہ نہ اتنا شاپاؤں نہ رکھ سیتا  
 بھلا کیجئے جس خلہ کو سب علیہ  
 کس سے کہوں لو پھر پاؤں نہ رکھ سیتا  
 بہر بی و علی کر نہ جھٹلے ترقی  
 کات نہ میرا گل پاؤں نہ رکھ سیتا

کھڑے نہ تھے ہم پاؤں نہ رکھ سیتا  
 دروہ ہے جس کو سہا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 نانا جی ہے مرا بابا جی ہے مرا  
 تہہ ہے میرا پرا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 ورثہ از نسل کا شرف ہے یہ جہم کہ  
 نہائی و نہ پاؤں نہ رکھ سیتا

<p>سے بڑی شہ پایا کہ تھے چوٹی تھا          پہلے کی سب حد جفاوں نہ رکھ سیتا          فوج دیکر          کہتے تھے شہزادہ ایک مری بھائی کی          کہ جو صدمہ جفا کیا مری بھائی کی</p>	<p>تیرا دن اہل پکا بنے سب و خدا          تن کے اتار کیا مری بھائی کی          روضہ اچھوٹا مری بھائی کی          آیا تو لیاں گھر گیا کی نہ سیر ہو          آیا تو حب طلب چھوٹے گھر وار          اس کی سپاہی سزا کیا مری بھائی کی</p>	<p>بیتنی کیسے بر ملا اور کہا جو کہنا تھا          بیف نہ تھے نہ سنا کیا مری بھائی کی          سبے پیر کی اس اس کا بنایا یہ حال          زار مری قوم و فاک مری بھائی کی          پھر مری مختاریاں ہم وہ جدا اور بیاں          موت کا سب نہ لایا مری بھائی کی</p>
---	---	---



<p>اب فہمناں میں کوئی بھیہ نہ ہو تو باقی نہ ہو گی جیت کیا مری افغانی کی شرے تک پہنچیں تیرا سب سال میں سرگرموں جہاں لگا کی مری افغانی کی</p> <p>فصل دیگر</p>	<p>جنتی قی زہرا خدا بچہ تو کر لینے دے مہر براے خدا بچہ تو کر لینے دے بیرا لہنازی ابھی کر رہا ہے بندگی اس کو براے خدا بچہ تو کر لینے دے بے اذانہ نہ دھرخس قدم سینہ پر اور بیویوں ہے رخصت بچہ تو کر لینے دے</p>	<p>رہنوں سے ہے تیرے پور موت قریب زور پھر تھے جلدی ہے کیا بچہ تو کر لینے دے قیب تو رکھ یہ تھی بھاگے کا یہ نہیں اب کو لے پرین بچہ تو کر لینے دے بچہ تو کر لہنازی دھم ہے اسی کی ناز آخری لیکن ادا بچہ تو کر لینے دے</p>
---	---	--

بقی حق با نوافل محمد و رسول اکرم  
 پیغمبر پر دعا کر محمد و رسول اللہ کا  
 چچا نہ اس سے تو نہ شہادت ملی طاق و دریا  
 بہت اس سے دگر تو اے محمد رسول اللہ کا  
 ہے راہ و گھیا کا کہ محمد و رسول اللہ کا

ہے یہ عزیز وطن اور شہر دہلی  
 سینہ سے زانو اٹھ بچہ تو کر لینے دے  
 پانی نہ تو نے دیا زنجی کیلے بے تحاش  
 سین اب سے یہی بچہ تو کر لینے دے  
 شہر شہر سے نہیں کاٹا سر شاہ دیں  
 اتنی ہی فوج بچہ تو کر لینے دے

کہی ہوں موت میری یہ جگہ تھی  
 اور نہ دم بھر بچہ بچہ تو کر لینے دے  
 محلوں میں ہی بچوں میں پیر رہا ہوں  
 کہی ہوں میں اتنا بچہ تو کر لینے دے  
 اتنی تو جلدی نہ کر کھیت بے میرا جگر  
 بہر شاہی بچہ تو کر لینے دے

<p>اس نالوں کے جو کچھ کہہ سنا ہے          یوں تاریاں تان کر صدمہ اٹھال دیا          جسے ابو یوسف نے لیا کیا ہوتا ہے          حق کہہ کر تو نصف سب گھر صدمہ اٹھال دیا          کوئی نہیں اس کے لیے صدمہ اٹھال دیا          تیرا تیرا ابھی جو صدمہ اٹھال دیا          تیرا تیرا ابھی جو صدمہ اٹھال دیا</p>	<p>اس کا جو دم نہ جیسا احسان ہو گیا          منت پر میری کہ جو صدمہ اٹھال دیا          یا جب میں سب ہی کرتا تھا میری قلعی          اس شخص سے جلد تر صدمہ اٹھال دیا          فوج دیکر</p>	<p>تیرا میرا سب لگا کر جو صدمہ اٹھال دیا          یہ کس افغان کا کہ جسے صدمہ اٹھال دیا          بھائی بھائی کیلئے صدمہ اٹھال دیا          سو کھینچا اور لگا کر صدمہ اٹھال دیا          قصبہ لگا کر لگا کر صدمہ اٹھال دیا          قصبہ لگا کر لگا کر صدمہ اٹھال دیا          قصبہ لگا کر لگا کر صدمہ اٹھال دیا          قصبہ لگا کر لگا کر صدمہ اٹھال دیا</p>
---	--	---



رہنمائی کی موتی صدقہ رمل کا  
 ستم پیرا ہے چھری صدقہ رمل کا  
 پانی پلا دے بوند بھر کر دے ذرا ساحت  
 پیاسہ نظر کم زنی کر صدقہ رمل کا  
 پیاسی اگر موتی روایں نیں یہی راجی جان  
 چلوئے تو گدے ذباں صدقہ رمل کا

کی فہم کرنا ہے جس پند میں سلطان  
 کو تہ تیغ کر کے صدقہ رمل کا  
 میں تلے دیکھوں بھائی کی یہ ہے فہم رومی  
 اتنی بے ہمتی شعلی صدقہ رمل کا  
 بیک دم کا واسطے شہادت پھر جب  
 لے جائیں بھائی سے اصدقہ رمل کا

سے لاکھ بونہیں تو کیا تمہارا  
 تو بھرا ہے کھری صدقہ رمل کا  
 دو تو پان بھائی کے سر تو کٹا چو یہ نظر  
 آوں میں اتنا بھر کر صدقہ رمل کا  
 اب بانگ سے دھتکے غلام شہر کا  
 تو بخت سے بے گنا صدقہ رمل کا

زمین پہاڑ پانی و ہوا کے مخلوق کی دنیا کی ہر چیز کے  
 ہر گھر کے گھر کے ہر چیز کے ہر چیز کے ہر چیز کے  
 اس دنیا کی ہر چیز کے ہر چیز کے ہر چیز کے  
 یہی ہے جو آج کے دن کے ہر چیز کے ہر چیز کے  
 ایک روز وہ تھا خلد سے پورا تھا کہ ہر چیز کے

تمام دنیا پر باہر نہیں زندہ نہیں درویشانِ حق  
 واصلِ کرم پس کی ہوئی جوئی چڑائی ہو سکے  
 خالق نے حق کی یہ جھکا تم نے حق پر کے تم  
 ورنہ کو ثابت رکھا ورنہ کو قائم نہ کیا  
 ورنہ حالِ رفاق اکبر کی غوائی ہو کر ہے بھائی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ہمتی با وفادار گشت ابروی  
 کو کھپائی بلا گشت ابروی  
 بجو صدادگر را ندانم ابروی  
 غم نہیں یہاں گشت ابروی  
 سیکت تبیبی چلی توں تھی نعمت میری  
 کہ مری صحبت درو مانگت ابروی

دھکے مری دل کی درخشاں کی بجھوشت  
 آتہ سین سے دوا مانگت ابروی  
 اور پوچھائی مری ہی پہلے مجھے موت دے  
 دم اسباب تک موانگت ابروی  
 میرا کریم دھیم حال ہے میرا سیم  
 بہر مری دوری مانگت ابروی

ارکھتے اور خشت و تن باو کی بے بجا کلام  
 بالہ سائی دوا مانگت ابروی  
 ہلو کے بی بی بہو تیرے طوری کہ بہ ک  
 بجھستہ یہ بھوچکا مانگت ابروی  
 راز فطرت میں یا تو نہ آگاہ تھیں  
 اس نے کی التجا مانگت ابروی

حق پرستی کے لئے جو کچھ  
 اس حق پرست کو سہوار دے  
 سب محال ہے کہ اس کو سہوار  
 نہ ملے گا انہیں درگاہِ حق پرست  
 ناکام و محال ہے کہ ان کو حق پرست  
 افست کا حق ضائع میں قربان نہ کرے  
 حق پرست کو سہوار دے

کہ وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ

کہ وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ  
 وہ پھر خوشی کے ساتھ



<p> بزمِ بخت نہ کہا دو کر کے تشریف  اس سوکھے ہوئے لب پر قربان نہیں بھائی  تیرے چہرے کی درد سے بقیہ دنیا  یاں آپ ہی کمر دے لگے وہ بے چارے  ہرگز نہ سرا تو رات میں گم کیا چرخ بھائی  ہمارے تھی میرے لہریں رخ و رخ بھائی </p>	<p> نہ تھی تھی تھی اک لڑکھائی  جب سے نہیں کمر پور ہو مومن تھی  اجنب سے کہنے پھر و احباب کو تھی  جان سے اپنی لڑکھائی کو تھی  دل و دوش تھی پر لڑکھا دو گوش میں تو تھی  وہ ان پر نہیں بے لول بیت چرخ بھائی </p>	<p> کہ بخت پہ بخت ہے ہر کمر پر ایک وقت  بھول کر نہیں تو کمر چھال کا چرخ بھائی  بھولنے کا کھیلے کہ پوچھے کو زمان وہ خالی گھر  تو تو یہاں اک کرے میرے دل بھائی  آں تھی جاوے میرے جانی بھائی  اگر ہے نہ اب ہوئے بھائی اس حالت  بھول کر نہیں تو کمر چھال کا چرخ بھائی </p>
--	--	--

بریت کا تختہ مدام مخزن ہے حسین تشرب  
 صدمہ ہمارے بولہاں کی دھڑکن تشرب  
 مست ہے نام نختہ کی تم حسین جلا در کی  
 دریا بھر بہت رہا پانی شہ پر کم کو لا  
 پیلائی گئے تم ترن ہوا حسین تشرب

بستان کو جاتی ہو میں قیامت کی کھڑکی  
 حاضر ہمارا ذرا منہ ہے حسین تشرب  
 پھر وضو پیر نالہ کے یہ جا کر شاہ کی ایسی  
 لوٹا کی تیرا جتن دے دے حسین تشرب  
 جرتی پہچانوں کی زیا دیر کراؤں کی  
 نا پڑا ہے کفن ہے حسین تشرب

پھر قیامت کی جا کہیں کروں گی تیرا  
 مارا کیسے گلہن ہے حسین تشرب  
 ہم اہمیت مہلے قید کی ہے پناہ خدا  
 کیا کہیے بے رحم و غنہ دے حسین تشرب  
 جہاد میں نہ چاروں کی پھول کس کی پناہ  
 عودن کا یوں کہیے ہے حسین تشرب

کہتی تھی زینبؓ میری لاش تیرے درم کھڑی  
 جس کو غریب جیسے وطن ہو گیا حسینؑ تشریف  
 فوسہ دیا  
 کہتی تھی شریک بہن ہاں تیرے یوں غریب  
 بکفن رہے وطن ہاں حسینؑ غریب

پتوں کا نظارہ ہے تمام غصہ و اندیشہ  
 نہ ہوئے پختہ ہاں حسینؑ غریب  
 تر گھنٹوں کی گھنٹوں دین پتوں  
 نابینا بن گیا جس نے حسینؑ غریب  
 قحطِ مالِ حرم مالک دلوں کو وسم  
 خرابین و زخم ہاں حسینؑ غریب

بھائی ترا مہم جانا بھائی مہم کھلا  
 پہاڑی عریاں ہیں ہاں حسینؑ غریب  
 پیاس کا صدمہ لہا چھ نہ زبان کی کہکشی  
 فاطمہؑ کے گم سخن ہاں حسینؑ غریب  
 سیتہ پہ کھرے حلق پہ سیتہ کس  
 چھپتے یہ سن و حق ہاں حسینؑ غریب

سر پہ ٹامہ نہیں چھڑیں جب سر نہیں  
 خاک سے اب یہ کٹا گئے ہیں جسم نہیں  
 لا مشر افوات شام وقت ہوئے ہیں تمام  
 بھوکو کھڑے کفن پہلے حسین تو یہ  
 بھائی کی بیوہ تیر لہجہ کی گائیڈا  
 شوق میں تیرے دست ہائی نہیں عزیز

دیکھو زہرا کے لال کھوئے ہیں دل بیاں  
 تو یہ ہیں یوں سینہ زن آئے حسین عزیز  
 آہیں کس سے پاؤں کس کی پائنت ہو رہی  
 آن موئے یحییٰ پائنت ہائے حسین عزیز  
 فطمہ دیکھ

علی تختہ مرثیہ میں پڑھا صخر کا باور  
 دیوال مرثیہ ہمو کیا صخر کا باور  
 قومی ہاشم چلو ہا پڑھو کھیلے پارس  
 اندرون کا یہ ایا قافہ صخر کا باور  
 دیکھو وہ حیدر کلمہ پڑھا کلمہ کلمہ  
 اور صخر ہوئے شال صخر کا باور  
 دیکھو وہ حیدر کلمہ پڑھا کلمہ کلمہ

غلّی میں سرفراز ہوئے ہیں کھجور  
 زنی ہے تن ایک ایک کھجور کا باغ  
 پڑتا ہے اس قول سے اسے پیٹش خور  
 اس کے علم سے اک کالی ردھ خور کا باغ  
 قول ہے تن کا متکثر ہے اس پریندا  
 قول میں پھر اسے کھجور کا باغ

اور بلبل اسے کھوڑا پڑتا ہے اور نہیں  
 دیکھ بولی ہے ایک کھجور کا باغ  
 کھوڑا ہے اس کی حالت اور میری ندرتوں کی  
 ہرگز نہیں وہ جیسے کھجور کا باغ  
 خور کا ری رت کی لبتیلا دیکھو  
 یہ غلّی دیکھ جا کھجور کا باغ

ایک علم خور  
 دیکھو یہ کہ ہے تن کھجور کا باغ  
 یہ ان سے اسے روز دن کیوں پائی ہو  
 پہنچا ہے کھجور کا باغ  
 سنہ پیر کر کیا کہتی ہو عجاوین کی  
 کہ ہے کوئی یوں کھجور کا باغ

<p>صغر اولیٰ انام ہے پھر کہ پیچھے چھوٹا ماری          کتنی ہے رب خلق خدا ہمت کا باور گویا          ہے جس نے تیرا تیرا نہیں دیکھا سنی نہیں          یوں ہیں چین سے عالم رہا ہمت کا باور گویا</p>	<p>پیت تری گم در زنی علی ظلم کی شہرہ کی شہرہ          دشمن ہو ایک یہ ترا کہ شہرہ کی شہرہ          بھی نہ نہیں تھا جو کھا کھا لاسا مارا تھے پیر          کھانا نہ کی تھی نہ بھی ہم ذرا رہا ہے پیر          کیا خلق یہ شہرہ تیرا تھی یہ شہرہ کی شہرہ          ہے شہرہ کی شہرہ تیرا تھی یہ شہرہ کی شہرہ          ہے شہرہ کی شہرہ تیرا تھی یہ شہرہ کی شہرہ</p>	<p>اس کے انمول جواں بچہ کی بھر پور چھوٹا          خدا بچہ متکل نہیں ترا زاد بچہ کی شہرہ          کہ تیرا بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          سر نہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          سر نہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
---	--	--

فوت دیگ

جی رہا کی کرتی تھی از دہائیے ہوا  
 چھوٹا قید خانہ و درباری بھائیوں کو  
 پانچواں شاہ پھول کھاتا تھا وہاں سے  
 بیٹوں کیا کہے بتا دوا ری جا ہی نہ دانی  
 سے سو زب و طعن بھائی اجھا توں سے  
 چھا کھا کھا کھا کھی ساری یہی چاہی دانی

پلا میوں تک تیر توئی میر توئی نیک  
 جانی کے تیر تیر تیر تیر تیر تیر  
 دل کے تیر تیر سے یہ ہے میر تیر تیر  
 جتا کی کر تیر سے تیر تیر تیر تیر  
 فوج دیگ

تارک تیری چھائی میر تیر تیر تیر  
 است پیر ذرا کر دیا ناکی میر تیر تیر  
 جتا کے تیر تیر تیر تیر تیر تیر  
 عاشق تیری تیر تیر تیر تیر تیر  
 کاؤ نکلا تیر تیر تیر تیر تیر تیر  
 تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر

لے دے مینا مال جاے حینا  
 کس منہ سے بہن ہوئے دل جاے حینا  
 دو سلم کہ بھل دی ہے بھینا  
 بھاری مری اور نہ کہ بھینا  
 بھائی کہ بھجا و کہ فرشتوں سے کہ کہ  
 پیر سے کی قتا تیں مری دکھائے حینا

سیں لیت پتیں کھاکہ کچھ نہ  
 عرق بند تیریل غازی بیجا بہن رہے نہ  
 مٹھری ملاکھوں کیوں مل تھوڑے کچھ نہ  
 بہت تیریدیر بھرم پکاری بیجا بہن رہے نہ  
 درود کی بہت باتوں میں لاشیں لے نہ  
 تم سے کچھ نہ کہی ہوں زاری بیجا بہن رہے نہ

راہ تیرے بھائی بدقت کہ بھلا کہ کچھ نہ  
 پھر کہ اسطرح کہ سواری بیجا بہن رہے نہ  
 سال بھرتک وہی کہ پراثر لا کر آئے نہ  
 کی خدا سے بھرت براری بیجا بہن رہے نہ  
 بھائی بھروسہ کی موی کلمہ دیوار کی کہ نہ  
 اب یہ عالم کہ تیرے غازی بیجا بہن رہے نہ



اے میرے ہمدرد کہ دراز مقام کے یازد  
 غم میں بچاں کے بھٹلائے جیتا  
 دستور خلا منزل پہ تڑواتے تھے قیاس  
 اب کون بچائے کے اکثر دے سینا  
 کہ یہ ایسے سامان تو انصاف سے دے دی  
 فتح کئے بہن کی یہ کہ نہ شرمائے سینا

مجبور بھولوں کی گمیری بھلی جیت  
 طاقت میں تہاری نہ خلی اسے جیت  
 بس صدمہ پہلے دیکھنا اب جانا دہاں  
 کیا تازہ بالا مس پورے لے سینا  
 عورت کیس کی تھی سب بھائیوں میں  
 یہ حق میں سننے کو ہی اسے سینا

اتنا باندھو کچھ نہیں چھپا کہ کہاں بیچوں  
 پہ سکا اگر خلق خدا کے ہاں بیچوں  
 سب تو ہمیں پوچھے کہ فاطمہ صغرا  
 بچکے یمن کیا ہے اے بھلائے سینا  
 یہ آرزو ہے بیت کہ ان اکھن کو دور  
 اس اجڑے بھوکے کہ نہ دکھلا سینا

<p>کس ہنستے کہوں پاؤں میں کون بولیں  سہیل کی گلا تھق سے کھائے حسینا  کہلے کے میتیں ڈاکر حلال ہوا  ان باتوں کو دور رکھیں پھیلا حسینا</p>	<p>سبحان حسینا بے جان حسینا  بہار تری اس شبنم کے ترانہ حسینا  ہر ترسے اس خون بھر چاہے کسے داری  کس بھی دیا میں سے وی جان حسینا  میں دھوئی لاسٹ کو تیرے کی ہونے  اس کی ہوں جنم سے عمر بیان حسینا</p>	<p>یا اے ترا سیمہ صحرایہ سیمہ کی اروت  یا انہے تن خاک پہ عربان حسینا  جن زلفوں میں کھل گئی یہ کیا کرتی تھی داری  وہ زلفیں یہ سر پہ پریشان حسینا  جس تن پہ کبھی پو تو تھی پرے ندی میں  اس تن پہ لگے بیروں کے بلکان حسینا</p>
---	---	---

لو جسے دیکر

تیکہ نہیں بہتر نہیں ہے خاک کچھو نا  
سوئے ہو پر سے بے کردہ مان حسین  
کے نہ تری صورت یہ ہو میں ہو باقی  
ہم لاتا نہ تھا کیا وہ مسلمان حسین  
تم رہ گئے درشت بلایں مرے پیارے  
بچے ہوئے اس بل میں پریشان حسین

ہم نے تو دیا سوری بغل راہ حق میں  
کوئے خطیں نہیں سر لایان حسین  
تجسیر کو بغیروں نے تھے اس لگاؤ  
کچھ کلک نہ زور اس کے کیا دھیان حسین  
استوت کی بھی عزت کے تمہیں حلق ہو حال  
تم ہو مودین اور مرے ایمان حسین

امانی تھی بہت علی بھائی اور اظہار  
مست کاٹ سر تر شقی بھائی اور اظہار  
عباس غازی نہ کر لے ہوئے ہو کیا اور  
پھر قیاس بھائی ہو پھر بھائی اور اظہار  
سے اکبر قاسم اچھوٹوں و چھوٹوں  
موت مدد کہ یہ ہی بھائی اور اظہار



لا مشہور تر سے اور سے نہیں  
 اس بات سے بچو رہیں وہ نہیں  
 تارکیت نہ نہ کھلاؤں گی نہ چاہو برادر  
 میں فنا میں صومرا کو تو زہن سے نکالیں  
 یہ وقت معیت کہ ہے اندویش کی تہا  
 سے ہیں وہ جسے خیر میں کفار برادر

ہمیشہ کہتی رہی بھائی مراد غلام  
 اس نہ مانا وہ نہیں کہ اچھا سے نہ تاقی  
 غم قرار برادر سے یا ر برادر  
 لے زینت کیسے کے مدد گار برادر  
 وقت چھوڑو

دینی یاد اور بے سبب کی تیرہ یاد رکھو  
 کہ ہم اس پاس گھر ہی بھائی مراد غلام  
 زکریا خواہش کہ تجھے چاہو دیر میرا کر  
 مست کاٹ گردن بھائی کی بھائی مراد غلام  
 باکی کیڑے کے ہمارا خیر نہیں وہ بھی سے اگر  
 پرچھو اڑسے یاد دینی بھائی مراد غلام

پتھ پائے بیعتوں کو نہیں اب بھی  
جستے ہیں لئے اسیر ہوا اب بھی  
بجائے کے پاؤں میں پڑی ہوئی ہو  
گردن میں پڑا طوق گرا بنا ہو  
دو یا بھی لاشہ کو تھما دے نہ کی نہ  
کیا تم کو بھیجتے گنگا دریا در

تیب جانی ہمیں اتنا بھی نہیں کان کوئی  
تو مجھ کو کرس اوتھ یہ اسوار برادر  
اھرنی کہتی ہوں وہ بہت پیدائش  
خلاق ترس نہ کھدو گا دریا در  
فوج دیو

بوقت او کو کہا میرے سار جین  
تیرے میرے لڑ میرے سار حسین  
قائم نہ کرتا اس کا بیہ باجر  
گھوڑوں سے رو نہ لگا میرے سار جین  
پیارا وہ اھتر ہوا جس کو نہ پانی لا  
تیرے لگا میرے سار حسین

تو کیا دران گم پھرتی توں میں دلیر  
کسی چلی یہ ہوا میرے سزا خیز  
بھائی بیٹھے بولے سزا خیز  
سزا خیز پڑھا میرے سزا خیز  
دراختے گے دارقیہیں  
پھوڑا میں وا وا میرے سزا خیز

عالم بے نیس اگر اس کے تن زار  
سب دوانے غلام میرے سزا خیز  
دھوپ میں تیرا بدن جس کو نہ کہ  
عس نہ جھکو لا میرے سزا خیز  
کے یوں فریاد ہم سے نہیں  
پھیرے یہ ماجرا میرے سزا خیز

کتنی غنی رو رو ریف باؤں خیر  
اب نہیں کوئی رہا میرے سزا خیز  
  
لو جس پر  
کتنی دیر ایہ تیرے  
میں تو نہ تھی خدا کی میری پائی کو اجار

محبوبت کی ہر لحاظ ہاتھ میرے گلے میں ڈالا  
کو کھنیر کی دیا رب جھانسی میری تیری ہر گنج  
چھوڑ کر سسکیاں دل کو کیا کچھ دیکھا  
داؤلوں کی دسیا لای میری تیری گنج کی کو اجاڑا  
پے پے پہنچا کچھ دریا پا جیٹ پامو انکا آ  
کرے پا کی رستہ منائی میری تیری کو اجاڑا

مست و مری کی رحمت اس کو کھنڈا  
کیا رحمت تیری کی جھانسی میری تیری کو اجاڑا  
بتو تھنڈی علاقہ کھنڈی میری تیری کو اجاڑا  
جھ سے جھ کو تیرا کچھ منائی میری تیری کو اجاڑا  
لوڑی کی مال تھنڈی میری تیری کو اجاڑا  
خاک کی کس قوم تیری میری تیری کو اجاڑا

کیمائی کی کہ لا قدر حال نام اسلمہ کیمائی  
قدوس نے بھی میری بھلائی میری تیری کو اجاڑا  
سے تیری کھار در غم تیری کیمائی کو اجاڑا  
کتنی آگ کی دھواؤں میری تیری کو اجاڑا  
کو اجاڑا



<p>             زمین سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ساتھ              بھلا ہو گا تو کونسا پیکر لایا جائے گا              سے تون میں جو کونسا پیکر لایا جائے گا              سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ساتھ              کے عالم میں ہر ایک کے ساتھ              سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ساتھ              کے عالم میں ہر ایک کے ساتھ           </p>	<p>             تیرا نام میں یہ قائم ہو گا تو حاصل ہوا              گھر میں رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں              اس خوش حال پائال کے لئے رہیں رہیں              سو جان سے پہنچیں رہیں رہیں رہیں              بھلائی کے لئے رہیں رہیں رہیں رہیں              اور دھرتی میں رہیں رہیں رہیں رہیں              پھر یہی حق یہ ہے جو کونسا لایا جائے گا           </p>	<p>             اس ظالموں نے جو کونسا لایا جائے گا              تم اور اس میں رہیں رہیں رہیں رہیں              طاقتور رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں              جگر رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں              کیا کیا رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں              گھر رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں              گھر رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں رہیں           </p>
--	---	--

زینب بی بی کی تعظیم  
 اب وہ کو مری نسل کے ہر گھرانے پر  
 زینب لہار کے  
 کیا ان مرنے والے مری لڑکی کی مری سید کو بھائی

مولا شہر بھائی قیاس کے بکر بابر ہوا  
 کھانے کے بھائی کے خدا کی بنیاد پر  
 خوشی کی تملکوں کے شہزادے کے لڑکے کے لڑکے  
 فرزندوں کے سوا وہ دیر بھائی  
 حلقہ کے لڑکی مری اب بیکار کی بیکار

لاشہ شہزادہ کا لڑکا  
 عماریں لکھیں جو حق پرستوں کی بیکار  
 وہ کون تھا جو ظلم شہزادے بھائی بھائی  
 ہر شہزادے کی بیوی کے لڑکے کی بیکار  
 انہوں نے خدا کو کھانا دیا اور بھائی  
 اعدائے بولندہ پانی کی لاشیہ بھائی

<p>گلا تم تباہ شد سہم گشتی تھی پیدائش تھی پیدائش تھی پیدائش بھائی کو پیدائش کی دریا کی ترائی میں پیدائش تھی پیدائش پھر روز دیکھ لو کہ پائے کی سائے والا پیدائش تھی پیدائش پانی کے بجلی لاسے کی پائی پائی پیدائش تھی پیدائش اگر کوئی پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش گرم کے پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش</p>	<p>کے ساتھ پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش سے لے کر پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش ایک پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش میں پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش پیدائش</p>	<p>پیدائش پیدائش</p>
--	---	--

وقت دیکھ

زینب! کہا ستر دیکھ ستر زینب! میرا تو دل  
 میں ہے توں میں توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں

اب توں میں توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں

میرا توں میں توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں  
 بس یہی ہے کہ توں میں توں میں توں میں توں

تجھے سید عیسیٰؑ کی طرح  
 نیکی میں میرے کو چلاؤ تم بتاؤ  
 عیسیٰؑ میں ہوا قارن تھا ہم نے کیا نام ہے وہ  
 دھرم برابر ایک اور شہر یا قارن وہ  
 دستِ محمدؐ کے چھر گز نہ گھریں نہ نکلا  
 سرورِ گلین راہ خدا لہر یا قارن وہ

عجیبی فائز مگر کج سرور ہر شہر  
 پہلے پہلینے مرا لے شہر یا قارن وہ  
 قوتِ عزیز و قویاں بشت میں درو کے  
 اب میں توں در تہ بجاؤ شہر یا قارن وہ  
 زکوٰۃ پہلنے دو اب دستِ بلال میں گھری  
 ہم کو باقی ہے قضاؤ شہر یا قارن وہ

جہان میں ہر شہر خیریل میں جس سے  
 جہان میں بوقت کی رضاؤ شہر یا قارن وہ  
 جہان میں تو میرے کو سونپنا تمہیں بجا کو  
 ہر شہر میں خداؤ شہر یا قارن وہ  
 اشرافِ قیامت ہو گئی رو کر کہ شہر  
 جس دہم باد و بکاؤ شہر یا قارن وہ



<p>اگر بخت می کیا کی بخت خست ها که یار لعل یکران بخت خست ها که یار لعل یکران</p>	<p>بخت خست ها که یار لعل یکران بخت خست ها که یار لعل یکران</p>
<p>شما که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی</p>	<p>بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی</p>
<p>بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی</p>	<p>بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی بیا که مری جان من بینتی کردی</p>

جبرئیلؑ اس سے پیش قدم لوں! محمدؐ اور ان کے پیرو  
کے دستِ حلقہ! ملک بدر بن وامن  
سی سے گمراہ بنو عیسیٰ و عیسیٰ بن مریمؑ  
بنو نوحؑ گمراہ بنو آدمؑ محمدؐ اور ان کے پیرو

دہشتہ تھے تنہا اعم لو اس اعم لو اس  
 جاتے تھے یہاں سے کہ ہم لو اس اعم لو اس  
 اتی ہائیں بہت میں یہ کہ ہم لو اس اعم لو اس  
 دہشتہ ہے راہ علم لو اس اعم لو اس  
 مجموعہ ہے سب واقعات کہ ہم لو اس اعم لو اس  
 ہوں کہ یہ ظلم و ستم لو اس اعم لو اس

یہ کہتا تھا کہ بھئی سے تو اوقت میرا ہوتا  
ایسا نہ ہوا کہ روز میرا تھا کہ میرا  
کہہ جیو غلام اپنے تئیں کو کہیں آتا  
اب کہ یہ وہ ہاں ہے بھائی کہ

۱۰۰



مگر در صفت اسماء کرنا نهیب کجا  
 انودید اگر که کھوں ستم بر آن مجاوران  
 طست و طبعی میں جہاں جانت پھر کجا  
 انودید نیزہ پر علم بر آن احمد لوران  
 حضرت یونس رنجی دوران الہی غیر یونس  
 خالق رکھے فقط در کج و آن احمد لوران

پیر زینب کجا  
 ہوتا کی جانت کجا جو حکم خدا پر خفا کرنا  
 پیر زینب و مناد زدن سے ہوسیدائشی نیند کرنا  
 قصوں میں کہے ہوئے درشت و جاکیم چھو کرنا  
 یار زدن و تڑا کرنا تباہی کی کج نشاہ کرنا  
 دشمن نہیں مگر ایسا اگر کہہ موند پیر چھو کرنا

نقش در آئینہ کجا  
 بکر کے سے لڑائی تھا صحرے سے کیم چھو کرنا  
 ہوشیار نہا را کیم چھو کرنا  
 در عاید کیا کے ہوشیار کیم چھو کرنا  
 رہنا یہ کیم کجا ایسی قید علم میں نہاں کرنا  
 قہر سے ہی دوق تم ایسے ہاں کیم چھو کرنا

ہر کوئی میری لئے لگا گیا ہے  
 ہر جہاں سے یہ تو رہا قافلہ ہر جہاں سے  
 دوسرے جگہ نہیں یہ میدان کو جا تو دیکھو  
 کہ یہ کھیل جگہ ہے ہر جہاں سے یہ تو رہا قافلہ  
 یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے  
 اٹھ رہی فاطمہ کی لڑائی یہاں سے یہاں سے

دنیا میں یہ کلمہ ہی پڑتا ہے ہر جہاں سے  
 پڑتا ہے کہ ہر جہاں سے یہ کلمہ ہی پڑتا ہے  
 کلام ہے یہ کلمہ ہی پڑتا ہے ہر جہاں سے  
 دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن دھن  
 خاصہ ہے یہ کلمہ ہی پڑتا ہے ہر جہاں سے  
 انجان میں یہ کلمہ ہی پڑتا ہے ہر جہاں سے

شہزادہ ہر جہاں سے لے گیا ہے  
 اور وعدہ حفاظت کو بچا لے گیا ہے  
 جو ظلم ہوں سب کھنڈ کرنا بھی نہیں  
 یہ ایک وجہ تھی کہ یہاں سے یہاں سے  
 وہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے  
 ہم آخری دیوار یہ دیکھ لے رہے ہیں

<p>لو حافظ و نام ہے خداوند تعالیٰ ظاہر ہے اب تم ہے پھر واسطہ میں اب ترسے تو اسے کہ میرا سب محنت اہل اتنے کہ تو اسے تمہیں کہہ دیتے ہیں نہایت اس بہت عاصی کی شفاعت کیلئے صحت ہم راہ خدا میں لگا کھاتے ہیں نہایت</p>	<p>جس طرح ہو ایمان سکندر کو بکاری ہم کہ طرح اس میں ری کو پسند نہیں کرتا واقع کی سفارش کر دہشتے کہ وہ بھول اس بندہ عاصی کو بھی بخش دے میں نہایت فوسلے</p>	<p>سیرت کا مشعل و نامہ تمہیں بن قاسم کشتان کو لوندی کے ہوا پھر نہایت سیرت بہ کو تو نہیں مرنے والا پھر نہایت کیا کل تمہاری بی بی نے کہا پھر نہایت تھی آرزو میری کہ تمہیں گویا سلطان قاسم عبادت بھی نہ تھا میرے اور کو دشتان قاسم</p>
---	--	---

<p>بیت که کمرش کے موہ نہاں سے قاسم کو تھا دیکھنے کا موہ ہے پیر کے دیان سے قاسم کو استیغاثی کی ترے کچھ قدر بختی سے قاسم کو جہاں تمہیں مجھ کو تر کا دل جان سے قاسم کو پانی نیا تمہیں سے پیدائے جان سے قاسم کو اس بیس پر تھرت کی پوری قیاس قاسم کو</p>	<p>سے پہلے بی قاسم کے راست دل سے پہلے با فوری ہنری کا کھر گیا دیان قاسم کو حسن لفظ کو دھونے کی سدا قاسم کو وہ زینت میں کس بیل رشت میں غفلان قاسم کو صدیق کے صحر میں کچھ کھڑا قاسم کو ہاتھوں پہ لہاں کس کس کس قاسم کو</p>	<p>روانا موہ قافلہ کو نہ کو موہ لا شہر کے محل سے کتی ہی تیرے پہلے جان حال پہلے شہر کے محل سے ایسے ہمیں رہتے کامرا کچھ نہیں پائے احقرت ہو لہاں کی طہ پاک سے قاسم کو فوج اس کے</p>
---	--	--

بارگاہی کو شہادت میں ملے ہوئے کی جہاد میں توجہ  
 اس شہادت کی تہمت کی طرف کی گئی ہے جو  
 جگر و خفا میں صفات ان کے لئے ہے جو  
 اٹھارہ گیارہ کی بڑا بڑا صفاتی ہیں نہ ہونے  
 محض میں ہم کو چاہئے کہ اس صورت پر جو کہ  
 ہر ماں سے از خود یہاں کے صفاتی ہیں نہ ہونے

اول تو یہ لوگ جو دوسرے کو بہت اڑھتے ہیں  
 ہوں کی طرف و دشمنوں کی طرف چھوڑ دینے کا  
 دیکھو درود و فتنہ مری بھوکے سمیت اس فتنہ میں  
 کہ چاہو یہ بالاختیار وہی آئے کہ ان میں سے ہونے  
 منہ سے جہاد کی تہمت پر سمجھتے ہوں کہ ہونے  
 میدان کی جہاد میں کیونکہ ہر ماں کی جہاد میں

چنانچہ یہ ہیں جو خداوند کی جہاد میں  
 کہ دوسرے کو بہت تہمت لگا کر دینے کا  
 کہ جتنی کہ یہ ایک ایک پہلو ہے جو ہونے کا  
 جب تم بھی گھر نہ آؤ گے تو یہاں بھی ہونے  
 تو ان میں ایک کی قیمت میں ہر ماں کی جہاد میں  
 سے یہ نظر نہ پڑتا ہے کہ ہر ماں کی جہاد میں  
 یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

تیرا دن ہو پکا بنو ہے اب  
 گر ہے سب گھوکا گھو بھائی میں چار ہوں  
 جھو کہ اب تو سر تھکے کا مہر ہے در  
 پھینک کے دتا دھرویا میں نامہ در  
 شے کن دشا در بھائی میں چار ہوں

جانی سیکھتی اہل کافروں کی پندیں  
 لے لے وہ اسٹان کر بھائی میں چار ہوں  
 چار در خاقان تختہ دیتی ہوں کردل میر  
 لاول دی سے اگر بھائی میں چار ہوں  
 ارشد میں خفاک تو فخری سپریت کلاہ  
 چھا گیا بالائے سر بھائی میں چار ہوں

بوسہ شکر و بر بھائی میں چار ہوں  
 کیا تجھے دون سر بھائی میں چار ہوں  
 اس کا و خاقان گواہ آن بحر شکر  
 پانی بہیں دل و زب بھائی میں چار ہوں  
 خشت ہوئی پادشاہ سے مدام اب  
 جب سے ہوئی سبتر بھائی میں چار ہوں

<p>موتے کہا اگر تیرے ہوا چھوڑ دانا یہ کہنا          پہلے مری ایک جھلک کے بعد لانا یہ کہنا          کہ تیرا تو دیر سے پہلے ہی چھوڑ دانا یہ کہنا          کہ تیرے ہوا چھوڑ دانا یہ کہنا          کہ تیرے ہوا چھوڑ دانا یہ کہنا          کہ تیرے ہوا چھوڑ دانا یہ کہنا</p>	<p>وہ ظلم ہوا ہے بغیر تیرے حق کی پرستش          روضے کے پہلے ہی چھوڑ دانا یہ کہنا          جہاں تیرے حق کی پرستش ہے چھوڑ دانا یہ کہنا          پر ظلم ہے اس پرستش کی پرستش          اصغر کا حق اور بزرگی کا حق          اعلان کر کے چھوڑ دانا یہ کہنا</p>	<p>مگر آپ کے زنا کو دل کے لئے شام          لکھو کہ ہست کا چھوڑ دانا یہ کہنا          ارشاد ہو چھوڑ دانا یہ کہنا          استغناء سے چھوڑ دانا یہ کہنا          چھوڑ دانا یہ کہنا</p>
---	---	--

نہے نہ تھے کیا پانی پلا دے ہے  
 ہے مرا سوکھ کھلایا پانی پلا دے ہے  
 پیسے کلمت سرکار نہ ہے خجنا ہے  
 ہوتا ہے صد سو پانی پلا دے ہے  
 نہ می کرتا نہیں پانی پلا دے ہے  
 پہلے براے خدا پانی پلا دے ہے

پڑوں کا خیر تھے ہوگی ادیت ہے  
 ان سے میرا کہ پانی پلا دے ہے  
 پیسے کو جلتا ہے دل ہوتا نہیں تو جلی  
 کرتا ہے یہ ظلم کیا پانی پلا دے ہے  
 شکر ہو میرا کھانہ کھرتا ہے پانی پلا دے ہے  
 ہو دیکھا اس لبر پانی پلا دے ہے

کھڑے ہو ایک لکنا کھتو ذرا دیر  
 لکنا میں ہوں بے خطا پانی پلا دے ہے  
 کون ہوں لے یاد کہ نہیں بھگتو ہے  
 سوختے کے دل میں ذرا پانی پلا دے ہے  
 پہلے مرتا ہوں میں ہی سے گزرتا ہوں  
 نور عطا ہے سو پانی پلا دے ہے



میرے ظالم اگر پیسے کو مستحق  
 اتنی بھی ست کر دیا پانی پلا دے  
 پیسے ہوں بھروسہ کر تو مجھ کا پاس  
 رحم کرے یہ پانی پلا دے  
 فاطمہاں ہے مری پاسبان ہے حضرت علی  
 جہیز میں مرے مصطفیٰ پانی پلا دے

میرے پیسے تو جہاں کی ہر جہاں  
 اس کا نہیں کچھ گلا پانی پلا دے  
 بھگت کی قدرت ہیں اسٹھنے کی طاقت نہیں  
 اب تو ہوں بے دست و پا پانی پلا دے  
 ایچھے ہی ہے زبان جان بختی ہو گراں  
 وعدہ میرا بھرا پانی پلا دے

احم کے قابل ہوں میں پانی کا ساقی  
 دیکھ دو دست شاپانی پلا دے  
 گناہ سب سے بڑا ہے یہی پلا دے  
 جگر کروں نہ کچا پانی پلا دے  
 پیاسے بچھتی ہوں حال بکیر ازیلوں  
 جلتے پیسے مرا پانی پلا دے

<p>دنیٰ تھی اربوں بٹوں کہتے تھے جہم لول          اوس کے شرک کرنا پانی پال دے بجھے</p>	<p>فقدیر کی</p>	<p>شاہ بھاری          سید غازی دایلا</p>	<p>دایلا</p>
<p>بجھتا حق میں سر کو کٹا          شاہ کی کٹ کر خیمہ میں آ دایلا          ایک جانی کے ساتھ لٹی ہو ائی          چر شاہ باز دایلا</p>	<p>دایلا</p>	<p>دایلا</p>	<p>دایلا</p>
<p>بہتے تھے مائید مال بھٹا کی          دست درازی واپس کو کٹ دایلا          بھوکا پیاسا راضی ہو پیر دل سے کرتا          الموت فلک ہو پاز دایلا</p>	<p>دایلا</p>	<p>دایلا</p>	<p>دایلا</p>

سے فخر و غرور و غرور و غرور  
 کیلئے کیا ہو رہی ہے اس کی حالت  
 میں دیکھو کیا ہو رہی ہے اس کی حالت  
 رہا ہے اس کی حالت میں دیکھو کیا ہو رہی ہے

میں دیکھو کیا ہو رہی ہے اس کی حالت  
 میں دیکھو کیا ہو رہی ہے اس کی حالت  
 میں دیکھو کیا ہو رہی ہے اس کی حالت  
 میں دیکھو کیا ہو رہی ہے اس کی حالت

اس کی حالت میں دیکھو کیا ہو رہی ہے  
 اس کی حالت میں دیکھو کیا ہو رہی ہے  
 اس کی حالت میں دیکھو کیا ہو رہی ہے  
 اس کی حالت میں دیکھو کیا ہو رہی ہے

وہی کہتے تھے حرمِ لائٹ سے  
ہم شامِ اچھا بقیہ میں اس کو نہ پوچھیں

اے شاہِ زمانِ عالمی غفار سید  
محبِ ملک و جور کے سردارِ حمید

کھانسی پھلنے لگے ہے ایک بھید ہوا ہے  
چھینے کا ہوا رنوں کا رونا درونا ہے  
کرا کر علیٰ اصرار مشہور ہو کر ہے  
میروں سے چھدا رکھا خلاصی ہے  
بے انتہی وحدتِ ربی عجیب و غریب ہے  
اس نعل سے چلے ہیں کہیں خدا کے شہر ہے

[illegible]

ظلم نے پیدا کیا ہے میں نے مجھے شرم کو بھاری  
 موتی ہوں جدا تم سے میں نے بھاری  
 خدا زندگی کا لطف فقط تم سے تھا  
 اب جینا ہوں کا ہوا و پتہ ارستینا  
 طغی میں قیود عہد تھا کیا نیسے کا سر  
 اب دیلیا سر کچھ نہ کی تیار حسینا

دینا میں بھلا کون دے نام مرتبہ میرا  
 زعم و علی کا ہے تو دلدار حسینا  
 ات چاہوں نے ہاں سے پیار تھے مارا  
 بکھے نہیں کو شرکاء و مختار حسینا  
 امداد بھگت ن ہاں لا شرک تھا  
 تو جاتی ہوں اب اونٹ بیا حسینا

دل چاہتا ہوں نہ ہر اکے ذوال الی  
 میں اس کی نصیبوں سے تپتا حسینا  
 دل مرگے تو لپاں میں نہ طرح کو دونا  
 چھوڑا نہ کہ کی پاس بھگت تار حسینا  
 زہر کا مینا زہر تو اسے رات کو دیا  
 سر نہ ہو زینت سر بلدار حسینا

<p>پھر منت بہا مرے اکبر سے جزا در حسین</p>	<p>خیر یکہ کے بین اے عزیز وطن اے مرے با جہنم اے عزیز وطن</p>
<p>لے تر شہر ہو کر کرے پیا رہا اے عزیز وطن تھو نہ ہر گاہ چھین لے ان کر خوف کی سے خطر اے عزیز وطن ہوئی میں بے پیر تھیں گئی میری چور ہاں میں جہاں کہہ دھرا اے عزیز وطن</p>	<p>خیر یکہ کے بین اے عزیز وطن اے مرے با جہنم اے عزیز وطن</p>
<p>دوئی نہ کیوں بار بار یوں نہیں بھارت سرے ردا لی اتار لے عزیز وطن میں کیوں کہ تو نے بھلا جو بھی مارا پانی نہ بھولا اے عزیز وطن ظلم کیلئے خطر ابھرتا ہے چھین لی سب کی چھوڑا اے عزیز وطن</p>	<p>خیر یکہ کے بین اے عزیز وطن اے مرے با جہنم اے عزیز وطن</p>

دھڑکتے ہوئے ہمارے اکبر و عبادت  
 گئی صغیر جہاں کے عزیز اب وطن  
 اصغر منظر ہم آہ راہی جنت ہو  
 بوند سہ پانی لالہ کے عزیز اب وطن  
 فوج یزید متبعی کر رہی سب فوج  
 تیسریں غنہ کی ہاں ہے عزیز اب وطن

دل مراب کی دردناک کشتی  
 اے بونے میں تیرا ہے عزیز اب وطن  
 میں کیسے کہتا تھا وہ لکھے قصور کیا  
 اسی ہی تھی صدا اے عزیز اب وطن

فوجیوں کو

موتی سے تیرے پتھر کی آیا اب ذوالجناح  
 سحر و جبریاپ کی لایا اب ذوالجناح  
 سحر و جبریاپ کی لایا اب ذوالجناح  
 بال میں توں میں بھریا اب ذوالجناح  
 صورت حادہ میں اب ذوالجناح  
 کیسے مثال پس آئی اب ذوالجناح

تیں کی ہے ہوا تو میں ہوتا ہوں  
 خاک ہو منت پر مری آیا کا بے دریا  
 صحت دے یہاں شکار را گیا بے سوار  
 شکر ہو کیسی تھی آیا کا بے دریا  
 چشم سے تو بند مری بے نق سے ہوا  
 چھائی ہوتی مری آیا کا بے دریا

پتہ پتہ مری کو آیا کا بے دریا  
 صورت حال ہو گیا کسیرت اس کا وہ  
 کھوتا ہوا غم سے آیا کا بے دریا

فصیح

سب قیاسوں کی دھول تو بے باقی  
 وہاں تو بے باقی دھول تو بے باقی  
 سب قیاسوں کی دھول تو بے باقی  
 وہاں تو بے باقی دھول تو بے باقی



لکرسد سدا تھا اٹھا  
 سنے یا سب کیا بی دل دل تو ہی با کھری  
 دنیا مجھے نہ دھیر کچھ صحت لکھا پھر  
 یہ کیا غضب ڈالو ابھی دل دل تو ہی با کھری  
 میں تو نہ مانو گی کبھی ایسا کچھ ہو کر  
 ایک پھری ان پر پھری دل تو ہی با کھری

عیاں پھر نہ فون کن با با بھی پھر کھری  
 سونے کی جو بڑی دل دل تو ہی با کھری  
 کہہ دو اگر تم پاس ہوں گے یہی لکھی  
 کئی ای کھری کہوں گے یہی لکھی  
 کہوں گے میں سب شکر کھری کھری  
 یہاں سب ہو گی سنی دل تو ہی با کھری

دلی سب بتا با مرے کیا ہوئے  
 کھوئے میں تجھ پر قہر با مرے کیا ہوئے  
 زخمی میں یا قیدی زندہ میں یا مرے  
 بول کل خدا با مرے کیا ہوئے  
 کھوئے میں صدمے کی ہوئی لایں تری  
 صدقہ کی کا بتا با مرے کیا ہوئے

دل ہر دھڑکتا مرا ہول بھڑکتے ہیں  
 روتا ہوا تو کیوں کھرایا مرے کیا ہوئے  
 بول خدا را تو ہی اور تمہیں پاؤں کوئی  
 پیچھوں میں کس سے بھلایا مرے کیا ہوئے  
 دل سے گئے تب پیر پھرتے ہوئے تھکوار  
 خالی دیو کیوں کھلایا مرے کیا ہوئے

ہاتھوں کوں کر کجی ہستی تھی وہ غری  
 مرے کمر کیا با مرے کیا ہوئے  
 اسے سر نہ لے بھی کہتی تھی سچا ہوئے  
 تم کہو زین اسبا با مرے کیا ہوئے  
 کہتی تھی کہ میت سر نہ گویا ہوئے  
 دھو مٹا دیوں مرا با مرے کیا ہوئے

جیتے وہ جھونٹے اگر کہتی میں عباسی  
 دیکھ تو جہاں چا یا مرے کیا ہوئے  
 لا جو جیب ایا ملک دہشتہ میں دل ہوا  
 دھڑکتے کہا با مرے کیا ہوئے

فقط دیکھو



<p>پتی کو شکی در باد و در لے پتی          ہمتی تہیں ہرگز جہاد دل سے ناپ کے          پتی سچوں سے ہمتی سچی کو ناپ کے          چھوڑوں تو میں تب دھن کیا دلوں کو ناپ کے          رشتہ ہمتی تو لا اگر اس فوں بھی تھوڑا          صر نہ نہیں ہر جہان کا دل سے ناپ کے</p>	<p>سے کو جہاد چہا تھا تا بس کے لاشے کو          میں جہاد کی تیکر تہا دل کو ناپ کے          پیادہ کی سیہ پانی نہیں س ملک میں تہیں          ہے تہہ بچو کہم کو جہاد سے پتے ناپ کے          جہاد کوئی کہم کو جہاد سے پتے ناپ کے          آؤ تو دین ایسا دل سے ناپ کے</p>	<p>انہی پھر نہ تہہ پتی کی کہ رہنے دوزخی          دل کھول کر لوں ذرا دل کو ناپ کے          آخر مہیت تہہ کی انہی کی سر پر ہے پھی          تب بات تو کروں ذرا دل سے ناپ کے          کیا حال کھول سے تہہ سے ناپ کے          پتھوں تھی باتور دیتا دل کو ناپ کے</p>
---	--	---

کتنی طحی زیت بھلا خاک حن جہا نہیں  
سے کہ یہ تو اور بھلا خاک و حن جہا نہیں  
تیرا یہ زین النہا بچو بچو بچو بچو  
لطف رہا کون سا خاک حن جہا نہیں  
جن سے کہ کہ آبادی تھی در مری زندگی  
ان سے یہ بھلا بھلا خاک حن جہا نہیں

صدر چھٹی صدر نہ کہیں نہیں ہاں  
کی ہاں یہ بھلا خاک حن جہا نہیں  
روضہ حیدر بھلا اور یہ کالی ردا  
جہاں میرا ردا خاک حن جہا نہیں  
والدہ کی جو کو مجھ سے بھلا سمجھو تو  
پر سدا یہاں کے خاک حن جہا نہیں

نور کا زبان زبانی اسی ہے کہ  
محو توں میں جہاں خاک حن جہا نہیں  
لو کہ دکن سے نہیں گئے ہاں جہا نہیں  
کتنی ہی اس سے کہا خاک حن جہا نہیں  
تو بھلا بھلا

<p>کرتی تھی باؤ بیٹے ہندہ میں لڑائی کی      مرگے وارث تھیں ہندہ میں لڑائی کی      اور مرے والی کا سر توک پیر خٹکے کی دم      جھوٹا در بدر ہندہ میں لڑائی کی      بچھی کی کھا کر سن لڑائی کی      دھو دھو سنیں کہیں ہندہ میں لڑائی کی</p>	<p>میں خوشہ بھی چھوڑے اپنی بی      مرگیا کھا کرانی ہندہ میں لڑائی کی      حضرت عباسؓ جب لڑائی کی      سب کو تیرا ہنسنا نہ لڑائی کی      حضرت زین العابدینؓ میں لڑائی کی      اس سے کہ مر دم جفا ہندہ میں لڑائی کی</p>	<p>طالب علیؓ شرفاً باؤ نے جسم کہا      مرگیا وارث مرا ہندہ میں لڑائی کی</p> <p>فطر دیکھا</p> <p>فوق السیاق اب نہیں روئی میں      شرفاً جوئی اب نہیں روئی میں</p>
--	---	--

<p>جد کا مرے واسطہ چھوڑے باز دھوا          دروہا بھی سوا اب نہیں روئی میں          دل کی لگی سے کچھ انتہا بھی روئی میں          خیر پیری قوتی اب نہیں روئے کی میں          نکلے اگر تن سے دم لینچے الم پیرا الم          شہزاد کی تم اب نہیں روئے کی میں</p>	<p>بنا اظہار سے قیاب میں سوا          اب کی رقت سوا اب نہیں روئے کی میں          اسے گلہ دانا اگر شک بھابھی میں          بیٹ کے سطور سر اب نہیں روئی میں          شہزاد کی بھائی صبر سے بھی          بھو سرال کی اب نہیں روئی میں</p>	<p>دیہ کے تار یک لہر ملتی میں          جتنی بھی ہاں کرا اب نہیں روئی میں          پانہ آیا نہیں ہاں کی میں          کتنی رہی وہ سہریں اب نہیں روئی میں          فطریہ لہر</p>
--	---	---

<p>         دلی پر زینبؑ مگر زہراؑ ہوں میں          سر راہوں نہ کر دستہؑ ہوں میں          سر سے تیرا دارا عشق سے ہے بنا کار          من سے میرا کلمہ دستہؑ ہوں میں          یہی جملہ کلمہ دستہؑ ہوں میں          یہی جملہ کلمہ دستہؑ ہوں میں       </p>	<p>         دھو تارو کی سیاہی دل و خزانہ کہاں          تیرے کونوں کا تو کھر دستہؑ ہوں میں          تیرے چھوٹے نوک سناں دار نہ ہے بدگیاں          اس نہ تو اب کلمہ دستہؑ ہوں میں          اس سے ہمارا کلمہ دستہؑ ہوں میں          اس سے ہمارا کلمہ دستہؑ ہوں میں       </p>	<p>         اکیس ہوں میں دستہؑ ہوں میں          سر راہوں نہ کر دستہؑ ہوں میں          جان کے ال بڑی چھوڑے تو نے شی          ظلم سے اب درگزر دستہؑ ہوں میں          ہر گز کی نفرت ابھی مان لے تو نے شی          جھٹ نہ سر سے چھوڑ دستہؑ ہوں میں          چھوڑ دستہؑ ہوں میں       </p>
---	--	---



<p>             کلمہ یحییٰ مستقیم              آہستہ سہری توڑ دوں گے              کیا کروں اشرف پیل              کہہ رہی تھی پیٹ گھر              فوج دیگے           </p>	<p>             تیں سیکر کے تھے              گھر خدا کے لئے              شہری زادی ہوں              کہتا مرادان ہے              فاقہ کشیں جاگ              پھر نہ بیٹھی           </p>	<p>             لکھ کر              خود خدا چاہے              نئی سی بیدار              ہر خدا چھوڑ دے              شہر کی پوتی              میرا کہہ دے           </p>
---	--	---

<p>دُشمن دیں سے نہیں اتنی رہی وہ اسے پائیاں ہیں تھیں ہیں</p>	<p>لکھ لکھ کے ملائے تھر کے تھر دیو کو دیا یہ خستہ تن مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>صغیر سے وطن میں فرق ہوا زمانہ نہیں بیدار میں تھے ہفتاد روز مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>
<p>فوج سے دیکر عیاں سے لے کر درویش مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>کیا یہ بیعت اور یہ کن مظلوم ہیں مظلوم ہیں زندان سے نکلی زندہ تو ہو کر تھی جی تو</p>	<p>تو دست بجا جانے کی کوئی تھی پتھر پتھر سے یہ کان کھڑے ہو کر پتھر پتھر سے</p>
<p>لے کر مظلوم لے کر مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>میکر کیا کیا کھدو کھدو مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>پتھر پتھر سے یہ کان کھڑے ہو کر پتھر پتھر سے</p>

کہتا تھا رونا پڑا پھر اس کی بی بی کے سامنے  
 شہر کی سڑک پر گئی کہ نہ وفا کی  
 تو نہ بچھی کی تیر پر لکھا کہ ورنہ کفن کی  
 سب سے پہلی بات تیر میں محتاج روا کی  
 فوتی پر بڑی کی تباہی کو محتاج  
 پوری پر بڑی اسے بھول عذرا کی

اہل حق میں کہو کہ چوٹی غلط جہیز کا کہہ سکتے ہیں  
 کہ کوئی عمارت ہوئے وہاں نہ غلو نہ ہو کہ جہیز میں  
 زیاد خدا کی اگر دلوں نے جفا کی  
 مال دے گی بجا دیکھئے فقہ کی

مری جو دینہ بی بی کی جھینا ایک صومالیہ شہر  
 کہ کہہ دو اور اب ستر کہن غلو نہ ہو کہ جہیز میں  
 اہل کو لگا لیا کہ جہیز سے الگ نہ لانا ہے جہا  
 کہ شام بھارتیہ فن غلو نہ ہو کہ جہیز میں  
 جھینے نہ لگے یہ لکھ سکتے ہیں کہ جہیز میں  
 کہ جہیز دکھائے پیر غلو نہ ہو کہ جہیز میں  
 کہ جہیز دکھائے پیر غلو نہ ہو کہ جہیز میں

کھدینا کوئی پوچھے تو گردن کو جھکا کر  
 اٹھتی ہیں وہی مہینے ہم سے نوا کی  
 کفن کے اسے کرتے ہیں ہاتھوں پہ لٹا کر  
 سب دہان بنی ہیں جنوں غزا کی  
 کھودا کے گرکھنا نکلک راہ خدایں  
 قربان ہوں گا رو دیو مٹی خدا کی

جب لوٹ چکے اور س کو کہنا یہ زمیں سے  
 اس ارض امانت ایسے شاہ ہند کی  
 جس کے مہینے اور نہ کہہ فطرت کا  
 افسانے تصدیق سے ہی افراد کا کی

فطرت دیکھو

دکھایا ہی با با غم چھاپے با با  
 بچا دھریب استراپا با با  
 کیہ موقع کروں حال کم کنت ای نہا  
 تھویر نہا کھوئے دکھایا ہے با با  
 ہر تھریں ایک ایک قدم کر کے زار  
 کوڑوں سے بھی تھویر نہا پیا با با

<p>مرا گیس شرم سے تپیں بی بی کو حاکم نے ہے بھانڑا دوا پیا سر پہنڈھ لکھے تجم کی چوٹ نک سنہا لوں ہی کو رائیوں کا دیدہ جیسے کو رس اور لکھی سے پتھرا پیا بنا دیں سن پاندھ کے کھچا پیا</p>	<p>چلائی بہت سے پیر کو لے گیا جب خطا اس کا لگی بندھا پیا سے پردگی دل بہت لگی اور لکھی ایسی کس کثرت اور غور میں روا پیا پیدا پکا تھا پی کے گرفت جگا جگا دل برقرار کہ سجھا پیا</p>	<p>یہ حضرت بجا دیہ کہہ دو کہ میں کا دل مثلاً کہ و فقر سے بھر پیا فقر دیکر فریاد ہی بابا سدا دی پیا کہ روں کی بھلا اور تہیجا دی پیا</p>
---	--	--

<p>چھوٹے بچے کا غم کا غم میری دوستی کا غم کا غم پہلے ہی کا دن کی سرور کا اچھوٹے بچے کا غم کا غم اک صنف قوال لڑکھارے کا</p>	<p>اک آواز میں سب سے بڑا اب کی صفحہ نشا و دوام بہارم و خطا پرست کا پہلے ہی کا دن کی سرور کا اچھوٹے بچے کا غم کا غم اک صنف قوال لڑکھارے کا</p>	<p>اس شام کے تخت کو انت حضرت کی وصیت بچے کا اس روز کی چھوٹا بچہ کا اس روز سے ہی میری برائی کا اچھوٹے بچے کا غم کا غم اک صنف قوال لڑکھارے کا</p>
--	---	---

ہنستے عالمیہ پد ایتھے پھرتیں  
 صحرا محراب و بزرگ پتہ پھرتیں  
 ان میں پھیل کھولے پھرتیں  
 اور اے اے فہم گاہے گاہے پھرتیں  
 اس چھاؤ میں تواریک کو دھرتی پھرتیں  
 کا تو نہیں بے قوت دھرتی پھرتیں  
 ہمارا زعفران سر سبز کا پھرتا  
 گوی میں تھی نئی پھرتیں پھرتیں  
 کیا سر کا منہ کا حال تھا پھرتیں  
 جیسا کہ تغیرہ جگر پتہ پھرتیں  
 تھرتے تھے اس پھر حرا کہ پھرتیں  
 اس سرزمین اگر ہم پتہ پھرتیں  
 کجیف سے گوارہ پھرتے پھرتے  
 صحران قریب تبت تبت پھرتیں  
 کس سے کھول پھرتے پھرتے  
 رقیہ پھرتے پھرتے پھرتے  
 عابدیہ گویا تھے گویا پھرتیں





<p>لاستہر تہیک کا کہتا ہے جیو کہ نہ تہ اچھیں ہے تہی ہر سلا کہ نہ تہا قہا ہا تہہ دہر ایک تہکا رے لہی ہا تہہ ہر تہ ہا تہہ کہہ روں ہی کہ نہ تہا ہر تہ تہہ ہر تہ</p>	<p>بجائے کہ بستر گرا تہ تہ تہ اور طوق گرا تہا رے تہ تہ تہی تہی یہ پیدا تہاں ہر تہ تہ سندہ تہہ والاک جہ تہ تہ تہ یشاہ ہفت آن کے تہ تہ تہ درود تہی اوتہ تہ تہ تہ</p>	<p>کہا دہ تہوں کو کہ دہ تہا کو تہہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ ان کا تہوں کو پاس تہ تہ تہ تہہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ درچھنے کہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
--	--	--

<p>سوات کو ایک قسم کی پانی نہیں ہے          تو چھٹی بجی میں ادا ہوئے ہیں          یوں لائن سے لکھ کر ہیں          یہ کسی میت سے چھڑا گیا ہے          اور کو اوقات ظالموں سے لکھا          قید ہی ہے کہ لے جائے یہی ہوگا</p>	<p>جن کے در و در کی پہ فرشتے          ورنہ اسی خیمہ میں آئے ہیں          میں آئے ہیں اس سے یہی ہوگا          ظالم کے ہاتھ سے لکھا          ان ناپوں کو قوت نہیں دے گا          تو یہ سر نہ کا پھیلے یہی ہوگا</p>	<p>اوتوں سے فاطمہ زہرا سے ہو یا لا          سر اسکا رکھے ہرگز یہ لائے یہی ہوگا          زینب سے لکھا اس کے یوں سرور دی کی          بھیا کری زینب کو لائے یہی ہوگا          زمانہ میں بجا و کوا رام نہیں ہے          سوسے میں تو بیکر لائے یہی ہوگا</p>
---	--	--

سب بال ظلم ہے اور نہ نہیں دیتے  
 بچے بوئے ہیں بالائی خاک پہ بکھائے بابا  
 بکھائے اور مر مر ادا ہوئے بابا  
 کس سے کہوں کوئی نہیں فرما کہ سنا  
 اس دلی گئی کو مری بکھائے بابا

جوانے بابا بابا آئے بابا  
 صبر کرو نہ منہ چاند نہ کھلے بابا  
 شک ایسا دل روز و رات پئے بابا  
 اب نہ بہت دیدار بھی پئے میرا  
 زبان گئی بھائی کے پاؤں کے بابا  
 خلیج کے جلدی بکھ بوائے بابا

مرد نے کہا کہ وہیں منہ موم کوئے کہ  
 اصرار نہیں میدان میں پائے پائے کہ  
 اموت کو بھی اب روئے قفس پائے کہ  
 یہ سدا کوئی نہ تھے پائے پائے کہ  
 (تھرا تھرا)

تیرا تو کھٹ باؤ نہیں کاہے کچھو نا  
 چھوٹے کلچو اگر اسے چھڑوائے باہا  
 کیا لطف ہوا آپ نے بول ورفا میں  
 خود ہاتھوں سے پٹے مجھے دفائے باہا  
 یں یہ متی رہے آپ کا یا قاطعاً  
 کہیے کہ رح اس پر بھی قزائے باہا

چلا کے صوفائے کھائے نامہ بریدانی ہوں  
 دلی مری سن دوائے نامہ بریدانی ہوں  
 وادی کا تہہ اے لقیب و زہر تہہ ہشت ہوں  
 شہر کی باہا مراے نامہ بریدانی ہوں  
 بیاد رحمت دوا ناوار بجو رو زہ  
 کم سن گرفتار بلائے نامہ بریدانی ہوں

سنا اے مرد تیرے نام کا تو دینیک  
 یہ کام بولتے کھائے نامہ بریدانی ہوں  
 اک شہر کی کروڑاں ہواں ہو رہا باہا  
 ان تک یہ مرقی تیتا جائے نامہ بریدانی ہوں  
 دیکھے تو لو تہہ کے قہر دیکھے یہ خطا چھوٹا  
 کہنا کہ صدف قاطعاً ہے نامہ بریدانی ہوں

ان کی پٹھانی کی چھوڑا کے مرسا لے پورا  
 چھین بس وہ بد پر تم میں توئی آپسی  
 آپ تہوں دل دل ہر خدا و روہ  
 میں نے کی سب قبول جس میں توئی آپسی  
 آپ نے تیب سر دیا چھوڑا کے مرسا لے  
 تہری دہی ہر خدا جس میں توئی آپسی

کہتے تھے عالم پر ہر جس میں توئی آپسی  
 ہم نہ کی آپ کے ہم جس میں توئی آپسی  
 سب ہمیں ہمیں تہا رے تہا رے تہا رے  
 ہا یہ تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 دیکھا کروں میں جس میں توئی آپسی

ہر تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے  
 تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے تہا رے

چلا دیم صبرا کو تھے کہ جن سادہ دین بڑا  
 آج بوجہ کھریسے کو زما دن بوسے کا  
 آج بوسے کی خبر سن کے درخت کھریسے  
 پہلے کو سب کھریسے کو زما دن بوسے کا  
 آج بوسے کی خبر سن کے درخت کھریسے  
 پہلے کو سب کھریسے کو زما دن بوسے کا

پتھین سے شمران کہ کافور ایسی کھرم  
 سیرت میں بیکے بیکوں پہلے خبریں قوی تھی  
 سیرت میں بیکے بیکوں پہلے خبریں قوی تھی  
 سیرت میں بیکے بیکوں پہلے خبریں قوی تھی

پہلے میں ہوں بیٹوں پہلے میں ہوں بیٹوں  
 پہلے میں ہوں بیٹوں پہلے میں ہوں بیٹوں  
 پہلے میں ہوں بیٹوں پہلے میں ہوں بیٹوں  
 پہلے میں ہوں بیٹوں پہلے میں ہوں بیٹوں

دیکھ کے روٹھے ہوئے بے گنے کے چھوڑا  
 سارے سنائی دیکھ کو نہ دن ہو سکا  
 کے تصور بھی کہتی تھی اصرار  
 صدمے بہت دیکھ کو نہ دن ہو سکا  
 دیکھ کے تب تو مجھے تھی میں پھرتے ہوئے  
 کیا شہ کر کے کو نہ دن ہو سکا

چاند دل حرکت بھیجیں نہیں ہلکتی دین  
 بھڑکوں شکر کے کو نہ دن ہو سکا  
 پوچھیں بواہاں کھنچی فاطمہ کیسی تھکی  
 پھر پڑوں نمبر دو ٹھکے کو نہ دن ہو سکا  
 روکے پھر صدم کہوں جیتی ہوئی مرن  
 اب نہیں کیا کام ہو کو نہ دن ہو سکا

دو دن ہیں کہتی ہوئی بابائیں حاضر نہیں  
 صدمے اس آواز کے کو نہ دن ہو سکا  
 صحن میں کہی گئے شکر ہوئے دیکھ کے  
 شاہ کو بھیجے ہوئے کو نہ دن ہو سکا  
 پہلے تو زبان جھاڑا اچھوں تو دی لگاؤ  
 پس کس لکھ کے کو نہ دن ہو سکا

و سو پنا خدا کو کہیں اس ن سہرا نہ آستان  
 پھر چاندی صورت مجھے تم اپنی لڑکھائی  
 جب سترل مقصود کہو تم سے کہیں چوکی  
 سو فالت مرست واسطہ کہ جس کی تھوڑی بھائی  
 باہر سے کہ شہر و خان کے بس چل دروہی ہوا  
 صحرانہ نہ دیدار کہیں کہے لڑا دروہی پوہائی

اگر کی طرف دیکھ لیا صحرانے کو جلا پوہائی  
 کہ دیر کی تکی تو بھینا کو مقرر پوہائی  
 صحرانہ چھوٹا کو پڑی پڑی ہوا کرنی  
 مرھا ویدو رو کے میں وقت پوہائی  
 کہ ہوئے قیصر میں ہی گام کہ پوہائی پوہائی

جلدی سے نکلا اٹھا دل اپنے گلے میں  
 خوب تو گل کہتے کوں سداں ہو گیا  
 دھم کہ سے کہ کیا بجتے صحرانے کا  
 دیا نصیب تو اگر اس دن ہوئے کا  
 بہر زیارت میں سے کہ ہوئے کا  
 کہ بولا کہ صحرانے کی یاستہ دیں  
 کہ بولا کہ صحرانے کی یاستہ دیں





<p>بنایست ذرا کہد کہ تیرا  یہ بحر غم ویداس میں سرشار ہو  فصل دیگر</p>	<p>کر تیرا بار بار کہ تو دیا مال تنہا  سردہ ترسے پاپ کا کوئی رکھا کی تنہا  سرتوق لالہ نام بھڑے ہوں کہ کھانا  پاپ کا تیرا بھر اگر وہیں رکھا کی تنہا  کئی ہوں تھیں میں طے چھوے ہوں کہ تیرا  یقین الیہ کے سوا اگر وہیں رکھا کی تنہا</p>	<p>نکھ سے دل پرستی پر چھال ہی چھال  کھلے چھٹی کا کھانا کوئی رکھا کی تنہا  فصل دیگر</p>
<p>بول چھی فاطمہ  پوچھے کہ تیرا کیا کوئی رکھا کی تنہا</p>	<p>سے جا دے رکھا کی تنہا  صغرائے بھی لے کر رکھا کی تنہا</p>	

میں سے نہ تھا کوئی حسد واسطے بھیا  
تخلیج کے تم کب مجھے بلوائے بھیا  
پیاروں کیوں تم مجھے لینے نہیں تے  
مجاڑوں کی جیسا بیٹھے تم آگے بھیا  
دن رات تیری ہولیں دیدیا کہ دھت  
دہن بھی کچھ ہو گا جو تم آگے بھیا

اگر خطا ظہور میں حسد ہا ایک ہی طرف  
پھر بے ہوشی کہنے بھی بلوائے بھیا  
میں مستحق ہوں قسم کی ہول بلوائے بھیا  
بیل و لو کچھ نیک بھی دلو آگے بھیا  
نہ میرے ہول آپ ہی قسم نکلنا ہی  
اپنی تو مجھے شادی میں بلوائے بھیا

راستی نہ تھی میں بلایا مجھے قہر  
بولوں میں پھر بھی پھٹا آگے بھیا  
صبر کے بھی میں تھے دن رات اسے بھیا  
پیار کو عیسیٰ بھی بلوائے بھیا

فوج پرور

جلد ترے ہو مجھے پہچانے  
 بلایا میں کہ اس نچھو کہ میرے بتلائے ہو  
 بلایا تو وہ ان کی سیکھ میری سیار  
 صحران کے تھیں تو اس سے پہچانے ہو  
 وعدہ کیا تھا کہ یہ ایک تھیں  
 ازہر تھی وہی اب یہ ہو

میں عرض میں تھی اتنی توں پہچانے  
 اگر کہاں دن کو صبح بھلے ہو  
 بھائی علی اکبر بھی تھیں وعدہ ہے  
 کہوں آئے نہیں بلکہ میرے بتلائے ہو  
 سب کہنے سے یہ تو مجھے دل سے ہی بھلا  
 کہنے کو صبر یا دور دوائے ہو

دیدار کو اٹھنے کے ارادہ ہو تو  
 چکھ تھیں عرصے سے لائے ہو  
 اس وقت سے بھلا تو مرنے والے  
 سب بھلائے تھے چھوڑ چکے ہو  
 ہاں یہ تو بھلائے تھے چھوڑ چکے ہو  
 یہ کہ تو کیا جیسے کی فرمائے ہو

<p>             آہا یہ تصور کہ یہاں بیٹھے تھے              دنیائوں والا سبھے دیکھ کر              مضمون علی اسکو نہ کھول کی ترقی              وہ کہتی رہی اسے اب جا یہ ہو           </p>	<p>             صحت کے رو کر کہا چھوڑنا              سے کہہ کر دوسرا چھوڑنا              ایک تو یہاں توں دوسرے سے              نہیں یہ طاقت کا چھوڑنا              سوچو تو بااذا اسے کہہ کر              میں نے بھلا کیا کیا چھوڑنا           </p>	<p>             چھوڑنا علم آگے              اس کے چھوڑنا کی پیدر              ایسی تو میری جان اپنے سے              کہتے ہیں کہ اب چھوڑنا              اس کے چھوڑنا کاش چھوڑنا              سن نہ ہو چھوڑنا           </p>
--	--	--

توسلیم

ہستیں کہ میں کہوں کہ یہ کیا کہی ہو  
موتی ہوں سے یہ جھڑ جھڑ جھڑ جھڑ  
بابا بیبا ہوں کہ یہ نہ جھڑ جھڑ  
پتہ بھر خدا چھوڑ نہ کہوں  
مگر کہ حال یہ چلو چلو کہ  
خستہ و میری تھا چھوڑ جتا دے

کئی تھی صبرا کا کہتی تھی وہ رافعا  
بابا برائے خدا چھوڑ جتا دے  
قصہ دیگر  
ہو اتنا نالو سنگے سر زیا دے زیا دے  
اتنی ہر سر کو بیت کر دیا دے زیا دے

اگرچہ تھی میرا جواں کہی کہ تیرا تیرا  
ہو اتنا نالو سنگے سر زیا دے زیا دے  
تیرے ہاتھ سے کیا دے زیا دے  
سکھو تیرے دوستی پر اسے چٹا تھی  
وہ دیوں پر اسے چٹا تھی زیا دے

تھی کو کھڑا کر دیا  
ماریا سب کھڑا کر دیا  
بیا بی بی پیر کی ملک  
برگزیں ہو تا ارزا  
بھوک کے تیر ہو تے  
دہرا گھیس کی سحر کیا  
تھی کو کھڑا کر دیا

کون باری سیکھا  
کون نہیں سنا نظر فرما  
کون نہیں فرما کر دیا  
بیا بی بی پیر کی ملک  
برگزیں ہو تا ارزا  
بھوک کے تیر ہو تے  
دہرا گھیس کی سحر کیا  
تھی کو کھڑا کر دیا

تھی کو کھڑا کر دیا  
ماریا سب کھڑا کر دیا  
بیا بی بی پیر کی ملک  
برگزیں ہو تا ارزا  
بھوک کے تیر ہو تے  
دہرا گھیس کی سحر کیا  
تھی کو کھڑا کر دیا

تب گئے بالی حرم قیبرینا  
 کہتے تھے یہ دم یدم لوث دیا گونہ  
 سر براتق سے صدارت سب سے غلط  
 غن غن کر میں میں لوث دیا گونہ  
 کچھ میں آیا سنی فضیہ یہ کہتے تھے  
 یہ مودی علی لوث دیا گونہ

ہند کی سب لوثیاں کرتی تھی زبانی  
 قیبرین یدارینا لوث دیا گونہ  
 ہندو کی تم سب قیبرینا لوث دیا گونہ  
 آہستم آہستم قیبرینا لوث دیا گونہ  
 تم سب خدا سب گناہ کیا لوث دیا گونہ  
 با لوط لوطیاں کیا لوث دیا گونہ

کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا  
 کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا  
 کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا  
 کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا  
 کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا  
 کھڑا تھیں پھر اسیا نہ کھڑا



<p>بندے زندهاں میں آیا تو دروگر بدی نہیں کیا بھلاوت لیا تو نہ</p>	<p>قہر دیکھ قہر پیر کا قہر پیر کا قہر پیر کا</p>
<p>مگر ان کے پیچھے رہا تو میرا کتہ مگر ان کے پیچھے رہا تو میرا کتہ</p>	<p>مگر ان کے پیچھے رہا تو میرا کتہ مگر ان کے پیچھے رہا تو میرا کتہ</p>
<p>سہرا خوار کیا وہ اپنے ن زلفاں سہرا خوار کیا وہ اپنے ن زلفاں</p>	<p>سہرا خوار کیا وہ اپنے ن زلفاں سہرا خوار کیا وہ اپنے ن زلفاں</p>

<p>حال بجاو کا عقلمندانہ طریق اگر مل جائے تو          حق صبر سے بھلائی کے لئے جانتا ہے کہ اس کے لئے          صاف ہوتا تھا مگر قریبی کلمہ میں سے یہ کہ          کہتی تھی بربادیت کی لگاتار کیا دیکھتے ہیں          قصور پر</p>	<p>تو اس میں شے نہ کہ تیرے میں تیرے          کرے کو دیکھو وہ وقت تیرے میں تیرے          کر کے کہن کا کھلا اس کا قیاس ہے          مانگے کو ایک اور دیکھو تیرے میں تیرے          دل کو سوال وقت تیرے میں تیرے          لطف اٹھاتا ہے تیرے میں تیرے          دل کو</p>	<p>پہلے کہ وہ چاہوں ہی کہ اس کو کر کے          مگر کہتے رہتے تیرے میں تیرے          مردودی الاستقامت تیرے میں تیرے          سہ کے براۓ فخر تیرے میں تیرے          آرزو دوست تیرے میں تیرے          دل کا دل مدعا تیرے میں تیرے          دل کا دل مدعا تیرے میں تیرے</p>
---	---	---

زیت کا عصہ حضرت شاہ کی ازبیت میں  
کر کے وہ بڑے مرصعہ میں لکھائی ازبیت میں  
تھی جسے زور کی تھی ارادہ کیا تھا کہ  
اہستہ چلوں مگر اچھا نہیں لگتا تھا  
اور مستحق ہو گیا کہ زور میں آجائے  
چونکہ یہ لکھنا کہ زور میں آجائے  
چونکہ یہ لکھنا کہ زور میں آجائے

دعوتِ حق کی تھی بابت چھ مرگے  
ہندو فقط ہم سب بابت چھ مرگے  
گوریں کج جو نہ لے کر چڑھے ہیں مرگے  
آپ ہیں ہم مر دے بابت چھ مرگے  
خاک میں ہوں دل ہی تلخ بابت چھ مرگے  
مرتی ہوں جس روز سے بابت چھ مرگے

جہاں کی بات کہیں چھوڑ کر  
گرو میں بن کے لی پادشاہی نہ  
مل لے اور یہ بھی ہے اس کا حق  
بھی نہیں کیسی ہی تھی لاچار بھینچی

مفتی محمد رفیع الدین علی نقوی دہلوی

رحم متین ہوا کی طریبات کا مرے  
 سن کے پیدا کی ہوئی سے اب جا کے

ہے تھے یہاں الیہا کے دیکھیں یہاں  
تھیں کہاں اے خدا کے دیکھیں یہاں  
پہلے کی جھڑپیں یہی صفت و طاقت ہیں  
کوڑا نہ میرے لگاؤ کے دیکھیں یہاں  
پاؤں کے چھلے لمبے ہیں دیکھیں  
کہ نہ تو جھڑپاؤں کے دیکھیں یہاں

زلف با با بستلایے با با  
 ک سیمت پر سواروں بجے بکھلے با با  
 عرصہ ہوا کس سمت سہلے ہوئے با با  
 صورت تو بجے ان کے دکھلے با با  
 اس بچ کے بہت سے چا جان کو میرے  
 اس اپنی سیکھ کر بھی پوایا با با

طو کہیں مجھ کو نہ مارا کرتا اب  
 ظلم سے قویا آدھے دیکھیں سب  
 پتوں میں میرے جہنے ہیں چھلے  
 اتنا نہ چھو کہتے دیکھ میں پائے  
 اب نہیں تارے میں سب لہوں  
 کہتا تھا بد کھڑا دیکھ میں چار لہوں

سب کے بہت سے بچے نہیں ملے  
 چھوٹے بچے تو تھا دیکھ میں تو نہیں  
 پاؤں میں زچہ میں سب لہوں  
 ستری نہیں چھوٹا دیکھ میں میرے  
 جھنجھ سے تارے کے دیکھ میں چار لہوں  
 کرتا کہ یہ تھا دیکھ میں چار لہوں

یہ سحر شمع  
معلوم کہ ظالم سے چھوڑ جائے یا نہ  
میں یہاں ہی ہوں درگاہِ اہلبیک نہیں  
جلدی سے چکا جان کو لوٹائے یا نہ  
اس شمع کی نئی نہ درگاہِ اہلبیک نہیں  
یہ سحر شمع رہے بلکہ چھوٹ جائے یا نہ

اسی سحر شمع  
جلد بربقا اس سے چھوڑ جائے یا نہ  
کہ اس کو ٹپک کہیں سے چھوڑ جائے یا نہ  
کہ نہ کہ نہ کہوں قید سے چھوڑ جائے یا نہ  
سحر شمع کا ہی دگر گشت کر کے چھوڑ جائے یا نہ  
کہ نہ کہ نہ کہوں قید سے چھوڑ جائے یا نہ

زینب نے چاک کی ہماں یہ بھانگی  
میں لڑائی بجائی نہ خورے لائے بھانگی  
خدا کے تراروں کی شمعوں کو لایا  
جیت ہی پھرے لہجہ اپنے شمعوں کی  
ہماں بلا کر خورے بجائی کو کی شمع  
کیا خوب یہ بھانگی شمع شہدا کی

بے دار اثر کھلا دیں اور بے منتان  
 بریں نہیں حق میں لیون کے دعا کی  
 بھائی کو مومے بنیج کیا شرمیں نے  
 نیچے کھلایا یہ یمنوں نے بھائی  
 گھر بھی سیکھ کے لئے زنی کے کان  
 کچھ سمجھتی ہے یا نہیں دعا کی

بے بھائی ترقی دشمن کو کھلیں کھلیں  
 میں آپ ہی اب ہو گئی محنت کھلیں  
 انوس کے بے باقی نے کھلیں دعا کی  
 مہجائی میں حق سے کہ بھائی کھلیں  
 مانا کی اس موت نے قاسم کو دعا کی  
 موت ہو لیکن یہ کھلیں دعا کی

یہ کھلیں سہان میں سب کو موتی  
 پکار رہا کیا کہ کھلیں دعا کی  
 جب سمجھنے نہ کھلیں دعا کی  
 بھلائی تھی کہ کھلیں دعا کی  
 یہ کھلیں دعا کی کہ کھلیں دعا کی  
 گویا کی اسے کھلیں دعا کی

نبت علی کا بیٹا تھا میں کیا کروں بہاؤ  
ماتے کے سب ترما میں کیا کروں بہاؤ  
چادر علی اب ہم پر نہیں کیا کروں بہاؤ  
سر نہا اب ہم پر نہیں کیا کروں بہاؤ  
تو کہوں میں کہو کہوں کیا کروں بہاؤ  
کہوں میں کہوں کہوں کیا کروں بہاؤ  
کہوں میں کہوں کہوں کیا کروں بہاؤ  
کہوں میں کہوں کہوں کیا کروں بہاؤ

اب تیرا بھائی وہی میں نہیں کہہ رہا تھا  
 سدا مرا کہتے ہو اب یہ کیا کروں بھائی میں  
 یہاں ہی کے ہیں یہ کہہ کر وہی لڑنے لگا  
 آیا مجھے نصیحتیں یہی کیا کروں بھائی میں  
 اصرار کیا وہ کہتی تھی یہاں کہاں اصرار  
 لاؤں اسے یہ تو کہہ لیا یہ کہہ کر وہی بھاگ گیا

اداں سیکھ گئی تھیں کہانی تھی ہم سب اچا کہانے  
 بتاؤ تو تجھے ذرا پس کیا کہانوں بھائی کے  
 موعود ہم کو نہیں کہ تیرے چھوٹے  
 کہو کہ ہر عرصہ کی دوا میں کیا کہانوں کے  
 اگلے کہے موصود دیدہ گئی تھی زینت کا  
 اس کی کلاں بھائی کیا کہانوں کے



ہاں ہی باقیست مریں کی جہاں کہہ  
 بارگاہِ سیرت مریں کی جہاں کہہ  
 صبر کے میوے لگاؤں کی جہاں کہہ  
 اکبر کو ان کی جگہ کی جہاں کہہ  
 علی کی مین در صحران کی جہاں کہہ  
 کیا میں چوں کہ ہے کی جہاں کہہ  
 یہاں ہی باقیست مریں کی جہاں کہہ

سب دہانوں کو مار کر اب کی جہاں کہہ  
 ان کو تہی شکر مریں کی جہاں کہہ  
 بجاواں کی باقی سماں کی جہاں کہہ  
 زبیر کے سیرت مریں کی جہاں کہہ  
 سب دہانوں کو مار کر اب کی جہاں کہہ

ملائی وادہ کو مریں کی جہاں کہہ  
 شہر میں مریں کی جہاں کہہ  
 شہر میں مریں کی جہاں کہہ  
 شہر میں مریں کی جہاں کہہ  
 شہر میں مریں کی جہاں کہہ

ہوں کیسے چاہتا ہوں کہ ارا  
 اے میرے خدا تم نے ارا  
 روئی ہوں میں اس قدر کہ نہ ہوں  
 پہنچے ہیں میرے گھر تو نہ ہوں  
 نہ یہ حال ہے کہ تم نے ارا  
 کے چھوڑا کہ تو نے ارا  
 یہ تو کہ تو نے ارا

شہید و زکا لگا رہی ہے نہ  
 اسے یہ ظلم و جبر تم نے ارا  
 بھائی میں عیسیٰ سے تم نے ارا  
 کرتا کہ سب تو میں لالہ تم نے ارا  
 سب تو میں لالہ تم نے ارا  
 سب تو میں لالہ تم نے ارا  
 فوج کے زخموں کے بال تم نے ارا

تم نے تو نشانے لگائے ہر تو نے ارا  
 میں نے یہ صبر کیا ہے تو نے ارا  
 بھول گئے اس قدر کہ تم نے ارا  
 اس کے یہاں بے خبر تم نے ارا  
 کیا کہ تم نے ارا  
 اے میرے خدا تو نے ارا  
 اے میرے خدا تو نے ارا



سید ابراہیم آج بے چارے  
 بڑے دلدار کا آج بے چارے  
 گورکھن لاش کی جس کی چھلیوں  
 اس تن چار کا آج کی سر نہیں  
 لاش پیر کی انہیں بے چارے  
 جس کے رہے یا کا آج بے چارے  
 جس کے رہے یا کا آج بے چارے

مرتبھی مرستہ لایا فی نہج  
 اب جہاں کا آج بے چارے  
 آپ بھی مارا گیا سچ بھی مارے  
 مرگے ہو مرگے مرگے مرگے  
 مرگے ہو مرگے مرگے مرگے  
 مرگے ہو مرگے مرگے مرگے  
 مرگے ہو مرگے مرگے مرگے

خالی دست کا لی کر فانی ہوا  
 اس کی گھڑا کا آج بے چارے  
 ترستے مارا گیا بے چارے  
 اس کو مارا گیا بے چارے  
 تو کس سبب پر چھوڑا بے چارے  
 کس سبب پر چھوڑا بے چارے  
 کس سبب پر چھوڑا بے چارے

استغفار کی ترقی سے سفر کی  
لاست غم خوار کا حال  
اس پرست کی کہ مٹتی فانی تہیں  
ہو گئے حال سے دل کا حال  
عاشق غم خوار کا حال  
عاشق غم خوار کا حال

تاریخی علمائے ہند  
دین کے سرور کا احاطہ کیا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لنهتدي لہ  
لو اننا لم نكن  
نؤمن بالله  
واليوم الآخر  
لكن الله  
يهدى من يشاء  
والله اعلم  
بما يعلن

موت و حیات بہت سی کہ در ای سحر کجاست  
خبر پہلو کہ خبری بھوں کھا کہ نہ تو خبری  
آپ بہت کہ جسے مرگ کے پورے ہیں کہ خبری  
اساتو یہ بھی ہے مرگ کے پورے ہیں کہ خبری  
اب سے نہیں کہ ان میں کہ ہم سے کیا  
سرخان کی لہری کہاں ہی جو ہر جہاں کی  
کچھ دیکھ دو درد راں ہم اسراں کی  
۱۰۰ علم کوئی ہو تو اس



خاتمہ باختر ہم کما الوداع سے اختیار کہہ رہے ہیں مرقہوں پر لکھی ہوئی فاطمہ زہرا کے پیدار و الوداع درست ہونا پس رستی بھی نہیں بے یاروں کے مزار و الوداع	اس وقت کو بھی باہر بیٹھ کر دیکھ کر اگر بختا ہوا سے بہت علی قاضی زہرا کی داری سے گزر کر وضو کر کے اربعین کے سوگوار و الوداع شاہ دیں کے دوستدار و الوداع	وہ ظالم نے جو یہ ظلم کرتا ہے میری تو ظالم کو یہ بھی نہیں ملے گا میری سے نہیں ملے گا میں نے تمہاری اے دشمن کچھ خیر ضرورت میں لے کر لے کر وضو کر کے میری لے کر لے کر بابا کی بہن شہزادہ کی بہن بابا کی بہن شہزادہ کی بہن
--	--	--

کربلا کے حلقہ اند کو سوسنا نہیں  
 عرشِ اعظم کے ستاروں کو دانا  
 اکبر و اصغر علی کی صفائی  
 ہووا نو میر تقی میر کو دانا  
 اہلِ حق زینبؑ یہ جبر شاہ سے  
 تم بھی زینبؑ کو چاروں کو دانا

جبر سے آواز نہ ہوتی تھی بلند  
 مہربان زینبؑ سدا رہا دانا  
 خیر و مریمؑ کے رشتہ داروں کو دانا  
 مرتضیٰؑ کے رشتہ داروں کو دانا  
 گھر کہیں جبریا کہیں کہیں کہیں  
 لے کر یوں بے دیا رہا دانا

گر پیرِ یحییٰؑ کی زینبؑ نے کہا  
 اہلِ وطن جہاں پہ پیدا ہو کر دانا  
 تو بھی اپنا پیٹ کر کر کہ دانا  
 خاتمہ کے لگا عدا رہا دانا  
 فوجِ اہلِ کربلا دانا



[illegible]

سب کا ہوا فی خضر کا فضل بڑی کمالات ہیں اور یہی ہے  
 ایک خضر کا پتہ کی قسم ہے میرے سر پر ہے کہ میرے سر پر  
 میرا یہ قیدری آیا تھا اور طوق اسے لہا ہوا  
 میرے یہ قیدری میرے لہا ہوا میرے سر پر ہے کہ میرے سر پر  
 میرے یہ قیدری میرے لہا ہوا میرے سر پر ہے کہ میرے سر پر  
 میرے یہ قیدری میرے لہا ہوا میرے سر پر ہے کہ میرے سر پر

سب کے لئے ایک ہی راستہ ہے  
 جس کی طرف سب کو بلایا گیا ہے  
 اس درودِ عالم کی درگاہ پر  
 جس کو تمہارے لئے ہم نے چاہا  
 سب کو سب کے لئے ایک ہی راستہ ہے  
 جس کی طرف سب کو بلایا گیا ہے

<p>کون تھی سبک پیشیا کی خاطر سبک سبب مجھ کی تھی سبک سبب اس کے تھی سبک میں تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک</p>	<p>کون تھی سبک پیشیا کی خاطر سبک سبب مجھ کی تھی سبک سبب اس کے تھی سبک میں تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک</p>	<p>کون تھی سبک پیشیا کی خاطر سبک سبب مجھ کی تھی سبک سبب اس کے تھی سبک میں تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک نہ تھی سبک</p>
--	--	--

اس گراں بزمِ شمعِ کاشانی کے ہستی و عدم کی نسبت کے بعد جنہوں نے اس کی تائید کی ہے

اہل سے کوئی سدا گرو کی تہ ہادی سیدہ تھی  
 دودھ پیتا بچہ نہ امانت اہل سے ہادی سیدہ تھی  
 مئی میں کہاں ہے اچھا تھوڑا کھانا ہی  
 اکر کی طرح قیام تم بھر گئے تھے تو وہاں  
 سب اہل حرم خفا کرتے تھے کہ یہ سدا گرو کی  
 جیلتی بچوں اور بیویوں سے پہنائے جا چکی

انگریزوں نے بھرے تھے اور یہی کیا ہوا کہ حضرت علیؑ  
بھولے یہ بڑے نہیں لیکن اسے شکر ہے خدا کی طرف  
میں بھی تھی لیکن جو موت کی کئی اہمیت تھی  
میں یہ سمجھ کر یہ بھول کر کہ اسے یہاں سے  
صدے کی کہ یہ بھول کر کہ اسے یہاں سے  
پہنچاؤں کے یہ ہیں شکر کے ہوتے ہیں وہاں سے

<p>بانه خدایا یزید و صالحی میر نه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا چند سال مرسل که خدایا درد و جوی که تباری مرصه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا</p>	<p>بسیار لایق بود از مرصه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا چند سال مرسل که خدایا درد و جوی که تباری مرصه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا</p>	<p>بسیار لایق بود از مرصه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا چند سال مرسل که خدایا درد و جوی که تباری مرصه خدایا سایه می رسد که تباری مرصه خدایا</p>
---	---	---

وایک لکھنؤ تہا اچھو بندہ اس کی چٹائی میں بیٹھ کر  
کسی جگہ پر تہا کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ

فصل دوم

آج صبح آج

کے دہائی کی رات کی دیر

راہوں کو واری ترا تھو  
نہیں ہے پھر پھر پھر پھر  
سے سن میں گور پھر پھر  
نہیں ہے پھر پھر پھر پھر  
جو لے لے لے لے لے لے لے

اس کی لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ  
راہوں کو واری ترا تھو  
نہیں ہے پھر پھر پھر پھر  
سے سن میں گور پھر پھر  
نہیں ہے پھر پھر پھر پھر  
جو لے لے لے لے لے لے لے

<p>             انکو تو تم              اور سحر سے دل سے بھلایا              بین کو قوت باور سے راق              طاری حق سے الٹا کر              قوت و کرم         </p>	<p>             فدا ان سیکھنا لان سیکھ              اس عمر میں زمران کی مہمان بیکہ              کیا کیا ترس دکھ کر کہیں دین کی              اس عمر میں یہ خاتمہ دیر ان سیکھ              دیر اس کی آبادی حق کی عمری آہ              سببیت میں جو اسد ہمیں گراں بیکہ         </p>	<p>             بنائیں لہذا تو کفن تک نہیں کون              اس بڑی عمری پہ میں تو بن سیکھ              کون آئیگا جب پھوٹے جائیں گے              رہوس کی تری کو رچی جائیں گے              اب ہنسنا ہی بی سیکھ سیکھ              عمر کی دال کو کھریاں سے سیکھ         </p>
---	--	--

مذکورہ کتابیں ہر ایک قیمت چھ روپے  
ان کو خریدنے کے لئے یہاں لکھیں

شہزادہ بہادر و دوستدار  
موجودہ سرحدوں کے

فرید میرزا کا ہوا دیکھو تو کیا کہہ سکتا ہوں  
 میرے دل پر یہ صوفیہ دہ سحر ہو گئی  
 شہر میں جلاؤ لگا یا سب میں فوج لگا  
 نور ہو ان کا سہو ہو وہ سحر ہو گئی  
 کہے نظر ارضا راضی بکھم خد  
 ستر جنگ ہو وہ سحر ہو گئی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

<p>چرخ سپید لعل لعلی دل میں بہشت کی          اور چلو خلد کو لودہ بھر گئی          قہم ویکر          شہزادہ بہا آہ بھر ہو گئی یاد ہو          چڑھ لو نذر سحر ہو گئی یاد ہو</p>	<p>راکھ لگا چھوٹے تار کے ٹوٹے          رات کی سب گھر ہو گئی یاد ہو          چرخ سپید لعل لعلی دل میں بہشت کی          اور چلو خلد کو لودہ بھر گئی          قہم ویکر          شہزادہ بہا آہ بھر ہو گئی یاد ہو          چڑھ لو نذر سحر ہو گئی یاد ہو</p>	<p>لو وہ جھپٹو رو فراق عطر دیں کیا          لڑنا میں کوہ و بحر ہو گئی یاد ہو          چرخ سپید لعل لعلی دل میں بہشت کی          اور چلو خلد کو لودہ بھر گئی          قہم ویکر          شہزادہ بہا آہ بھر ہو گئی یاد ہو          چڑھ لو نذر سحر ہو گئی یاد ہو</p>
---	--	--



بوسے امام زمان صبح تہذیب آج  
 دینی اکبر اقبال صبح تہذیب آج  
 پردہ لوہنا از آخری کرو نیاز اس گھڑی  
 ہوگی قیامت عیال صبح تہذیب آج  
 یادیں حق کی کہیں کسے گلے نکل  
 ہو رہے گاتھہ جہ رواں صبح تہذیب آج

بے کی کرد بندگی حق ایک سرافقہ  
 ایک وہ پیشہ اس دیکھ صبح تہذیب آج  
 بھولنا اسکو کبھی ایسی ہی بے زندگی  
 فانی ہوئیہ سب بھال صبح تہذیب آج  
 شکی جو کچھ کرنی ہو کر لو وہ لے دو ستو  
 دیکھے کیا ہو وہاں صبح تہذیب آج

قیہ نظر تم رکھو اور تیر دل کرو  
 نام خدا و بے دیکھ صبح تہذیب آج  
 قیہ دیکھ  
 ترسے کہا اس حرم مارنا معلق نہ دم  
 بیب ہو مرا قلم مارنا معلق نہ دم

اُسے پیلے لکھنے لڑتے لکھ  
 اِس کا بھی کرنا تم سچ مارنا مطلق نہ دم  
 موت کا دن آنا سب کو دیکھ جانا  
 حکم خدا بر سر مارنا مطلق نہ دم  
 کہیں راہ رضا پائے سر دیر یا  
 بھائی نے کھایا کھ مارنا مطلق نہ دم

پاؤں سے ترسائیں گے قید میں بیچا بیچا  
 ہوں گے الم پیرالم مارنا مطلق نہ دم  
 عابد سب یوقا فخر سالار ہو  
 ہو گاتے رون و غم مارنا مطلق نہ دم  
 ساتھ ہو جب قافض ہاتھوں کو لو نہ چھو  
 بیڑوں پر سر ہاتھ علم مارنا مطلق نہ دم

سر کو تائیں گے ہم کو دینا میں گے ہم  
 ظم اٹھائیں گے ہم مارنا مطلق نہ دم  
 کون کا دربار ہو منام کا بازار ہو  
 صبر سے رکھنا قدم مارنا مطلق نہ دم  
 درت بدلتی نظر میں یہ ترس کی ایک دیکھیں  
 لاکھوں کریں گو ستم مارنا مطلق نہ دم

[illegible]

۱۔ بار بار دعا کی توفیق حاصل ہو  
 ۲۔ عین دوزخ میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۳۔ عین جہنم میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۴۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۵۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۶۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۷۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۸۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۹۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو  
 ۱۰۔ عین عذاب میں رہنے کی توفیق حاصل ہو

بقول محمد بن یحییٰ رضا مدنی سمر اہل  
 مملکت کی فتح دارنا مطلق  
 موت سے چار اہمیں بہت کیا راہیں  
 عورت پر ظہیر رس دارنا مطلق نہ دے  
 کیا کروں اس کی زبان دارنا مطلق نہ دے  
 کہتے تھے نہ دے دارنا مطلق نہ دے  
 کہتے تھے نہ دے دارنا مطلق نہ دے

قسم کہ میرا دل تو کھلا کر دے  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ

میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ

میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ  
 میری سب کچھ میری سب کچھ

اے دوستو! تم بھی جی رہی ہو کہ چاہتی ہو کہ تم کو بھی  
 اسی نعمتی کی مانند کر دیا کروں میں تم کو اور یہ نعمت  
 جو میرے پاس ہے وہ تم کو بھی دے دوں گا  
 یہاں تک کہ تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے

یہاں تک کہ تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے

اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے  
 اور تم کو بھی یہ نعمت ملے

کہتی ہو مٹی تھر تھکے ہیں علم غے فرما دیو تارا  
 سب سے بہتر نمبر پہلی رسد کو مشا دے پیر غلام  
 محمود کی کیا کہہا ہی اہل حق دے پیر غلام  
 نے مہر مہر تو یہ کہہا ہی اہل حق دے پیر غلام  
 اے ہوا ہوا اور اشک بہا دے پیر غلام

قہر دیکر

اے پیر غلام  
 ورتی ہو سیکر سکر ورتی میں پیر غلام  
 باؤنے پیر غلام دلی کو اب پیر غلام  
 تم ان کے ستر پیر غلام دلی کو اب پیر غلام  
 درکھانوں ستر غلام تو ستر پیر غلام  
 کرتا ہو پیر غلام میں تم کے دھلا دے پیر غلام

امان کو بھی بابا کو بھی مانا کو بھی  
 اب غم میں شادی مجھ کو پیر غلام  
 اگر کوئی ستر غلام کو پیر غلام  
 غم قرار دے کو پیر غلام  
 انہوں کے غم میں پیر غلام  
 اور پیر غلام دے کو پیر غلام  
 پیر غلام دے کو پیر غلام

بازوئے کلمہ شکرے لیل نش  
مگر کما درستی ای لے یہاں علی اکبر  
یہاں سو ہواری کی کچھوں کی تیر درختاں  
ان ظالموں پھینکیں سر کو کچھ چاڑی علی اکبر  
اسان سہا دلہ پھی لکیں کو تیر بنیا داحست و دوا  
لالی تیر طرح یہاں کھمیں تیری دردی علی اکبر

شادی کی ما آتیا تھو تیرا بھائی علی اکبر  
موتی کی گریہ خالی علی اصغر کی علی اکبر  
ستیمہ ہندے لگا لگا تیرہ سیم اصغر کی علی اکبر  
دلی کی ہر دردیہ سر علی کی تیر کی علی اکبر  
کدھین کی واری کی تم سو فو ہوا تیر کی علی اکبر  
لانا نہ ہوں گے با تیرا صغیر علی اکبر

سچا دوست و دلی بھائی علی اکبر  
کبھیان نہیے کی کوستا دلی تیرا علی اکبر  
کسی کی کو تم کو اس وقت میں تیرا علی اکبر  
مگر بھرا غل کو حق میں تیرا علی اکبر  
دار لگا کی چھ چھوٹا ہمن کی تیر کی علی اکبر  
ایک اڑا کر کی ایتہ ہر دہ تیر کی علی اکبر

<p>موتی بجی بہترین مہل اٹھائے وہاں طائف          بچھو تو ذرا مہلا جاوے شکر خزانہ ہوئی اس پر          دیکھو کہ وہاں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر          دیکھو کہ وہاں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر          دیکھو کہ وہاں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر          دیکھو کہ وہاں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا          شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا          شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا          شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا          شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا          شہر ہوئے کہ یہ ایک خوبصورت شہر تھا</p>	<p>نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر          نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر          نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر          نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر          نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر          نہایت اعلیٰ تھا وہاں تو پتھر اور شہر</p>
---	---	---



سورسہا کیا نظر نہ نہیں تمکین میں یہ کوئی  
 بڑا کہاں چلائی تھی وہ دنیا رہاں  
 ایک صورت کو ہے تم کوئی ایک صورت میں  
 سوئے ہیں کہ یہ حفظ ہوئے ہیں  
 مری اور تہدی تو نہیں چکا تھا  
 نوان کے یہ ہے کہ تہدی ہے  
 چنانچہ یہ ہے کہ تہدی ہے

کی طرف یہ رہاں ہے یہ قدر ہے  
 ہو گیا ہے کہ تہدی کے نہ رہاں  
 گردن مری خاک میں رہتے ہیں  
 اب زندگی اتنی ہے کہ سو رہاں  
 اب یہ تہدی ہے کہ تہدی ہے  
 رہاں تہدی ہے کہ تہدی ہے

تہدی تہدی تہدی تہدی  
 تہدی تہدی تہدی تہدی  
 تہدی تہدی تہدی تہدی  
 تہدی تہدی تہدی تہدی

تہدی تہدی

یہ نعلی بھرتی کو دیکھ کر انہی بھائی بھائی  
 یہ کہ مری آنتا کی کہ نہ ہو سکا کہ بھائی علی اکبر  
 کہ کہوں سو دشمن کی کہ نہ ہو سکا کہ بھائی علی اکبر  
 کہ کہوں سو دشمن کی کہ نہ ہو سکا کہ بھائی علی اکبر  
 کہ کہوں سو دشمن کی کہ نہ ہو سکا کہ بھائی علی اکبر

اک بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی

بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی  
 بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی

اے مرا ناز و نیاز اے مرا تمہیں  
 سب بھی نہیں پتہ توں میں  
 میرا کہتا ہے دیدہ دل روتا ہے  
 تیرے کھانے کی حق پتہ تیرا توں میں  
 خاک مری زندگی پتہ تیرا توں میں

کئی قلمی یا فیہ میں تیرے توں میں  
 ہو گئے ہیں جس میں تیرے توں میں  
 گھر کا اجالا مرا گودی کا پالا مرا  
 گیسوؤں والا مرا تیرے توں میں  
 اے مناز کی مرا شاہ جازی مرا  
 اکبر فازی مرا تیرے توں میں

توں میں کیوں کیا کرتے ہیں  
 پوچھ سدا مچا نہ ملا شک کے نہ ہو ہی علی اکبر  
 یہ تیرے سنا کیا کہوں توں میں  
 کہ نے پیر نہ کہتے گناہ سب کچھ کہہ ہی علی اکبر  
 فہم دیکھ

<p>فوض نہ پڑھوئے دیر کی تیر کی حالت تیر کتنے میں تیر دور دور تیر تیر قراں مری</p>	<p>فوض دیکھو</p>	<p>کتنی تھی باتو بکالے موت اکبر علی کتنی اکبر بولے موت اکبر علی</p>	<p>سنا تھو مہر چھوڑا دے جتنا کرھوں تھو لکھو گو دین دم توڑا کھو دے سمجھا تھو اٹھو دے تیر قراں مری دم نہیں لکھو ذرا تیر قراں مری لکھے ہیں ان کی موت انھیں بھی تیری کس کی فخر تھو تیری تیر قراں مری</p>	<p>لکھتے قراں مری تھیں پیر سگ مال کو فدا دے گی تیر قراں مری وھو نہ ہے یادوں کہیں بچھیں دل کہیں ان کو تیری پاؤں کہیں تیر قراں مری پیہہ تیرا دل کا بھاروں کا نہ مطلب تھو موت پہ لکھتا بندھا تیر تیر قراں مری</p>
---	------------------	---	--	--

دھاریں ابھری تھیں پھر فیر پیر  
 دیکھتے بہر اتراتے مرے اکبر علی  
 پائے موانے جو ال سال بٹھا تھا رواں  
 کیا یہ کیا یک نہیں کھوتا منہ کابھیں بولتا  
 اس کے نہیں بولتا مرے اکبر علی  
 مال سے کہہ بٹھائے مرے اکبر علی

پیاس و لب شکر تھی کہتا تھا انا صحت  
 بلانی نہ بچا لائے مرے اکبر علی  
 ہائے بی ہمتی رہی خاک مری زندگی  
 تجھ پہ یہ جو رو بٹھائے مرے اکبر علی  
 جینا کہوں گی ترا لاؤں گی تیری وطن  
 میرا قویہ قصہ بٹھائے مرے اکبر علی

لال و سرستہ پنا ہے مرے اکبر علی  
 سیرت پرچی ترے لال ہے یہ کسی  
 یوسف گلہوں تیرے یہ حال  
 دہرائے دلدار پیر جان کی اپنی خدا  
 تجھ پہ یہ فادر تھا رے مرے اکبر علی

<p>کو کھڑے میں لٹ گئی ہر ایک بجا بوجھ          پست بھی تیرا چلائے ہر اک سر علی          جہاں کی جیب میں وطن روئی تھی متنی          کہہ کے ترا بجا لے کر اک سر علی          پوچھنے کی صغرا تجھے بھائی مر اک سر علی          کیا کموں کی میں چلائے مر اک سر علی</p>	<p>ہاؤ کا رو دو! لم کیا کروں غافل تم          کہ تھی فوج رسد الے مر اک سر علی</p> <p>فوج دیکر</p> <p>بازوئے کہہ بیٹے مر دیکھ کو دلائی ہر اک علی احمد          تھیرے بھلا کو تیری فوج دیکھائی ہر اک علی احمد</p>	<p>ارمان تھا وہ لوگ تیرا پناہ کر بھی چھوڑے ہیں          ہر سال کو بھی تھا اب بچہ سنائی پھر ہی ہیں          انہوں رسد ملتے در لہڑتا تو پھر ہی ہیں          وطن بھی تری پناہ کے تیرا پناہ کر بھی ہیں          تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا          تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا          تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا          تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا تھک گیا</p>
---	---	--

یہ کہنے شروع کرے کہ ہندوؤں میں کچھ ایسا نہیں ہے جس پر  
میں نے کبھی غور کیا ہے۔ یہ کہنے لگا کہ ہندوؤں میں کچھ ایسا  
نہیں ہے جس پر میں نے کبھی غور کیا ہے۔ یہ کہنے لگا کہ ہندوؤں میں  
کچھ ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کبھی غور کیا ہے۔ یہ کہنے لگا کہ  
ہندوؤں میں کچھ ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کبھی غور کیا ہے۔

[illegible][illegible]

<p>منا این نیروری است که در این کتب دی نیروری است که در این کتب تیرری است که در این کتب تیرری است که در این کتب تیرری است که در این کتب</p>	<p>نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب</p>	<p>نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب نوشته که در این کتب</p>
---	--	--

نوشته که در این کتب



تم کو انھوں نے ملا کر شہر کی دیوار پر لٹا دیا  
 دل ہاتھ پاؤں سب کچھ بھڑک کر اٹھ اٹھا  
 شہر کے چاروں طرف سے لوگ نکلتے آئے  
 کہانی سن کر ہر دل میں غم کی آگ بجھنے لگی  
 دنیا میں ایسے کچھ لوگ ہی پیدا ہوتے ہیں  
 جو لوگوں کے لیے درد و غم کی بات کہیں

میرے ساتھ شہر کے دروازے پر پہنچے  
 ہمارے ہاتھوں پر گولیاں گرنے لگیں  
 جتنی باتیں سننے کی ہیں ان سب میں  
 کچھ تو بھول گیا تھا میں نے  
 کہ جسے پہچان لیتا تھا مجھے اب کچھ یاد نہیں  
 میں کیا کروں کچھ بچاؤ کی بات نہیں

دیکھو اب کتنی گڑبڑ ہو رہی ہے  
 بچاؤ کے لیے کھانا پھر بھرنے کا  
 شہر کے چاروں طرف سے لوگ نکلتے آئے  
 کہانی سن کر ہر دل میں غم کی آگ بجھنے لگی  
 دنیا میں ایسے کچھ لوگ ہی پیدا ہوتے ہیں  
 جو لوگوں کے لیے درد و غم کی بات کہیں

سب پائی نیازی از میان دور و گشت حیران افکند  
 ای تیر سداق طعم کرب و دال و سخط هم  
 آن سبیل میں ایک شہیدیں بویں کی زمری کی  
 سرکائی ہم کر مجھ کو دیکھا ہر اک ایک سبط ہم  
 کو کہہ دی اور مری اس فرشتہ لایں خدا کے  
 سست مانگے جہاں مری جہاں کے سبط ہم

با لوت ہمار دور و کجے الہ و افق  
 تہنہ مجھے چھوڑ کے جہاں و سبط سبط ہم  
 و خدا دس متقی مجھ کو صرف ہمارا شہید ہم  
 او جہاں کا مرنے نہ ترے ہم اور الہ سبط ہم  
 سے اس دنیا کی ہم کو دینے معنی کیا ہی  
 رہاوں کی مرنے نہ ترے نہ لیاں سبط ہم

اتر کر دریا کے خاک میں دن لہر موج  
 دولت میری خاک میں ہو و لہ لہر موج  
 پھر میری لہ لہ کے جہاں و سبط ہم  
 پھر میری دیکھ کر کے سبط ہم  
 جی بی جھٹکے ہی با لہر موج  
 ظاہر میں نہیں ہے ہر طرف میں لہر موج

<p>اور یہ خوف کہتی تھی زبیر کے ایک پیغمبر امان کی پستی          میں نے نہ دیکھی تھی میں نے اگر کسی پیغمبر سے نہیں          پوچھا کہ کیا میں میں سے چھوٹا نہیں ہے یا نہیں          سننا وہاں میں سے چھوٹا نہیں ہے یا نہیں          اور یہ خوف کہتی تھی زبیر کے ایک پیغمبر امان کی پستی          میں نے نہ دیکھی تھی میں نے اگر کسی پیغمبر سے نہیں          پوچھا کہ کیا میں میں سے چھوٹا نہیں ہے یا نہیں          سننا وہاں میں سے چھوٹا نہیں ہے یا نہیں</p>	<p>و ارشد ہوا کہ میں نے اس کے ساتھ چل کر میں نے          تھا کہ میں نے اس کے ساتھ چل کر میں نے          اس کے ساتھ چل کر میں نے          اس کے ساتھ چل کر میں نے</p>	<p>دینے میں یہاں کہ میں نے بااثر فراموشی فراموشی          یہ فراموشی کہ میں نے بااثر فراموشی فراموشی          یہ فراموشی کہ میں نے بااثر فراموشی فراموشی          یہ فراموشی کہ میں نے بااثر فراموشی فراموشی</p>
<p>فصل دیگر</p>	<p>فصل دیگر</p>	<p>فصل دیگر</p>

تغافل ہو کر پھر کھینٹ کے چڑھیں  
جلا دے کر سہلے پھینٹے سے ابی غبار  
مگر اک سر ابرو بھی ابھی مٹا رہی تھیں  
ادریا لو کہ ہم دھواں ہے کہیں نہ تھیں  
درگھنہ کھان سمجھ کے کب تھی سزا  
اس درد کو روٹی کے ساتھ کھا لیں  
تغافل ہو کر پھر کھینٹ کے چڑھیں  
جلا دے کر سہلے پھینٹے سے ابی غبار

اے میرے دل کی بیوی میں کس کا ہوا کیا اے میرا دل  
 جس دن کے تیرا فراق ہو گا وہی دن تھا لاہور میں  
 اس دن پہ گئے تیرے زین میں کہیں کہیں زبیر  
 پھر ہاتھ اٹھا کر کہی کہتی تھی خدا سے کہو وہاں سے  
 میں اپنی بی بی کو بھی یہ نصرت باہر کی فرما دی کہ  
 اے میرے دل کی بیوی میں کس کا ہوا کیا اے میرا دل

[illegible]

<p>             چاہیو اس بہان میں تشنہ فضا              سخن کہلا میں جو گور و سخن کا              سیرتہ سیرہ کھلے جوا میں کریں              چاہیو اس میں کہیں کہیں کریں              زینت بیکھا لاشہ سیرتہ میں              سبب ہم تو راجوں سے لگین لگا         </p>	<p>             بہت ملن کو پاپ کے کم ہو فضا میں              فک سنل سے پیتھو اچھوت کا              جلا کی پو تھام کے پو میں لگا              جلا دلو کو پھول سے کہیں لگا              سہ سہ سہی گو کہ پاپ کا              بے سر و قریب یہ پو تھو تن کا         </p>	<p>             کو میں پیا کی کا کروں یہ تو گیا              اران ان میں بجے اس کی دھن کا              کہ لکھاری دیو کے قلم کی لکھی              لکھی کی جانناں میں دیکھ رست کا              نئی دیکھ چپ قلمیہ در ہاتھ میں              یہ سرب آتق اسی تھان کا         </p>
--	---	---

<p>ابنِ جبر و حق لا رست لاست پر ایتوں کے یہ لکھن کھن بجارت سے یہ زینب مہملہ تہا کہ پوچھو تو اگلے کے حال کہ تھوچھن کہ ہند دیکھ لو اسی کا تو چھوچھن کہ اس آخری یہ سمانا جب ان ہن کا ہو</p>	<p>آقا و ارازم دل سے حب تو آپ ہوا یخن کا ہے نیلن الجہا میں فوج کہ چھاتی سے پٹا لوجھے بابا میں آیا چھوٹ کر چھاتی سے پٹا لوجھے فوج دیکھ</p>	<p>پتھر ہے پوسہ موت ہوئی اب بتر و ایتھی تربان ہو چھانے لہر چھاتی سے پٹا لوجھے حضرت نے چھاتی کو چھکا پٹا لوجھے شباب تو کہ پڑ چھکا پٹا لوجھے کہنہ پھر اسب در میر لاف کی نہ میں کہ پڑ میر خرم در میر جگر چھاتی سے پٹا لوجھے</p>
--	---	--

<p>دشمن قاصد ویران کن درون تنی میری کار درین  شکر را بر حال پر تحسین سے پللا  بڑا ہے تنگ پنا وہ متم لوں چلنا  بابا مر اس صبر چھاتی سے پللا  تہائی کا صدمہ مرا سب سے زیادہ سخت تھا  ہارا کھرتی در پیر کھاتی سے پللا  پہلے</p>	<p>وہ مصنف تیب وہ در و در کچھ غلام  احسان خواہا اگر کھاتی سے پللا  فوج و سیک</p>	<p>ان کا کہ لکھے باقی تو کر لیتے  ان کا کہ لکھے پھر پتہ پکھول منہا  سے لکھے لکھی لکھی لکھی لکھی  تیرا پتہ ہے لکھا لکھی لکھی لکھی  جان بیکو لکھی لکھی لکھی لکھی  پانی منگائی لکھی لکھی لکھی لکھی  پانی منگائی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>
--	--	--

اس لئے تیرا مقام آخری سے اولیٰ  
فلاحی کی پوری کو سمونے کے جانتے ہو  
اب تو زمانہ کا دیکھ لو مستیاب کا  
پہنچا نہ تھی وہ حیرت کیا یہاں مستی  
دل میں رہا مدد کے دیکھ لو مستیاب کا

رجب نے یہ دیکھ کر  
 تھوڑی دیر میں اپنے  
 بھائی کو بلا کر کہا  
 کہ میں نے یہ سب  
 سنا ہے۔

پھر وہاں پہلے ایک بوڑھے کی بیٹی سے ملا جو کہ  
 زیادہ فیر دانا اور ماں کی بیٹی سے ملا جو کہ  
 بچوں کی صورت تو ذرا عجیب دیکھو تو یہ بھی کہ  
 کچھ بچوں کی پیری اور اچھا نہ تھا یہ بھی کہ  
 یہی میں نے بارہ سو کے بعد بھی ملے کہ وہ بھی  
 وارث نہ ملے کہ وہ بھی چھوٹا چھوٹا  
 وارث نہ ملے کہ وہ بھی چھوٹا چھوٹا





<p>تو سر کجای عین پیران خطا کجای کیم بچوں کے کمری بھرت کجای سے دے گی خالی بی بخت کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای کجای</p>	<p>یہ قاضی صخرے تھی بہادر و شہید کی دل قیہ میں بھی ہو اکتی تھی سیم لہر تیا کرتا بھی پھر قون میں و رکات بھی پیرا ورد بھی مرسلہ سے قون پھینا پھرتیا اس پائے سے قون پھینا پھرتیا والہ قون پھینا پھرتیا</p>	<p>دکھائیں کیا کہنے کی کیا کہنے نہ سنے یہ نصیرا پھر آئے سیم پھرتیا فہم دیکھ تو نہ پھر لالہ لالہ لالہ لالہ کیا نہ پھر لالہ لالہ لالہ لالہ</p>
--	---	--

وہ ہوا کہ شہزادہ کے بیٹے نے پھر بھی لگا لگا  
 اور پھر شہزادہ نے اسے بہانے کی بجائے  
 بھلا بولیں کہ انہوں نے مرشد کو لے کر چلنے کی  
 اس کی انھوں نے اسے بہانے کی بجائے  
 لڑائی کی اور یہ عالم کہ اس نے کہا کہ مرشد  
 مرشد کی بیوی نے شہزادہ کی شہزادی کو بہانے  
 یہ مرشد کی بیوی نے شہزادہ کی شہزادی کو بہانے

شادی تو تم کو بھلائی ہے مگر اب وہاں لڑائی  
 ہو رہی ہے کہ یہ لڑائی بھی تو لڑائی ہے  
 کہ بھلا مرشد کی شادی سے کیا فائدہ ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے

اسے متل میں لے کر لے کر لے کر لے کر  
 میری صورت پہ بھلائی ہے میری شہزادی  
 بھلائی ہے میری شہزادی  
 کہ تم نے میری شہزادی کو بھلائی ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے  
 یہ لڑائی کی ہے کہ یہ لڑائی ہے

ستمیری قدر کچھ جانی تھی جو اراکین پانی  
 اس سب جانی سب جانی حسین بن حسین  
 پھر سب سے ذرا داری تھی کچھ کو ذرا داری  
 تو اس حلق نازک پر چلا یا تھمنے خبر  
 بولیں بیکس و مظہر حسین بن حسین

کیا بلبلے کو لگا یہ مظہر کدو کڑی پی کی بزم  
 فخر و مدین میں تھی پھر پروردگار تھی اہل ان بزم  
 کہد زبیر اپنے با افاق حسین بن حسین  
 کیا کس سب سے بچا حسین بن حسین بن

کئی تھی میری قسمت بھی تھی میری ڈیو بھی کچھ  
 کس کی وہ پوچھا کس کی وہ پوچھا کیسی دوان بڑی  
 تیرا بابا علی شاہ مراد تھی تیرے کچھ کچھ کچھ  
 تیرے بابا علی شاہ مراد تھی تیرے کچھ کچھ کچھ  
 تیرے بابا علی شاہ مراد تھی تیرے کچھ کچھ کچھ  
 تیرے بابا علی شاہ مراد تھی تیرے کچھ کچھ کچھ

راجہ میں نے نہیں دیکھا کہ تیرا کوئی اور بیٹا ہو سکا ہو  
 تو میرا دل نہ دھڑکا میرا دل نہ ہلکا میرا دل نہ کھلکا  
 جس جہاں میں تیرا کوئی اور بیٹا ہو سکا ہو  
 کچھ پوچھو اسے کہ اگر تم کو کوئی اور بیٹا ہو سکا ہو  
 اے میرے بیٹے! میرے بیٹے! میرے بیٹے!  
 کہن اکریں گے اب چاہے میرے بیٹے ہو یا نہ ہو

جسے میں نے دیکھا وہ کیا تھا، تو آخر جہاں ہے  
 تجھ کی کیا رستہ، یہ حسین بن حسین بن  
 میں تیری دیکھ رہا تھا، تجھ کو بھول گیا تھا  
 یہ صورت وہی ہے، کھلائی حسین بن حسین  
 ترا دیکھ کر عجب تری بشتی ہے بھلائی  
 بہت میں آؤ وہ صدا تو حسین بن حسین بن  
 کہ لائق ہے بھلائی

تو بھلائی، میرا کیا اس کو بھول گیا میں  
 کیا میرا چھاتی پر حسین بن حسین بن  
 پس تیرا بھلائی ہے، حسین بن حسین بن  
 اسے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
 جو بھلائی ہے، حسین بن حسین بن  
 شکی پس کی غم قرار ہے حسین بن حسین بن  
 جو بھلائی



پتھر پر مٹھ کا گھاٹ لکھو تم کہو دل سے کہو  
 تانے پیرا دورا چلے جو نہ بہا دے کہ  
 رات و لا رسوں دل میں نہ باقی ہے  
 چاند ترس بیہ کا چلے جو نہ بہا دے کہ  
 سال ہی اٹھا رواں لے مہسا برو کل  
 دیکھو لوں بہا ترا بجے جو نہ بہا دے کہ

بانو نے رو کر کہہ سچ کہو نہ بہا دے کہ  
 پانے والی خدا مجھ کو نہ بہا دے کہ  
 دانی کی بین سے لے لے لے مہسا برو کل  
 صبر ہے اتنا روا مجھ کو نہ بہا دے کہ  
 پھٹتا ہے دل کا جگر مٹھ کا چلے  
 لے سیر کنگوں قیام مجھ کو نہ بہا دے کہ

تیرا بھائی نہ ماریا کہہ سچ کہو نہ بہا دے کہ  
 لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے  
 مجھ میں بس ذوق طلاق نہیں ہے  
 جب بیباں کرتی تھی اور زیب سیر کا  
 وہ جو میر

اگر نہ صدائے گل گشت کے غل جھانکی  
 تھکے جگر پر سالے مرے تیریاں  
 کوں چھایا چھایا چھایا چھایا  
 پس کے نور نظر کیا تیرے دل میں  
 جلیپے کر دکھایا تیرے دل میں  
 دل میں

دل سے تیرے ہی وفا ربوہ کہاں تیرے  
 اکبر سیرہ ظلم ربوہ کہاں آں میں  
 بانے کے جانی بھی احرار تیرے  
 یاد کر کے پیر کیا ربوہ کہاں آں میں  
 یا ایسا کی صدا سن کے مرے مرقت  
 ہو گیا دل بیزار ربوہ کہاں آں میں

ہاں کے بڑھاپے کی اس گنت کے تیرے  
 پر ان شے کے عصا چھو کہ تیرا دگر  
 ان کے سنت مری بہر خدا ربی  
 اکبر یوسف قتل چھو کہ تیرا دگر  
 ہوتا یا تیرے ریں سن کے دل میں  
 یہ کچھ درد کا چھو کہ تیرا دگر



اکی تھی مال و خزانہ و قلم  
 پڑھنے والی کتاب و کتابت  
 رنگ و سحر و جادو و شفا  
 دل و دماغ و جسم و جان  
 مال و جنت و دوزخ و شفا  
 شہنشاہ و پادشاہ و پادشاہ  
 سزا و عذاب و عذاب و عذاب

میرا کیا میرا کیا میرا  
 بھوکا میرا میرا میرا  
 جگر میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا

گو کہ ہے سب پشیمان  
 سوئے ہیں ویران ویران  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا  
 میرا میرا میرا میرا

مگر اپنی ریزی با فوس سلطان میں  
 کہتی رہی بار بار امرات ششما ہی آ  
 (فوج دیکھ کر)  
 فوجیہم در لڑ لڑا تھا تمہیں کیوں واسے  
 یہ تمہاری کیا ہمت یہیوں واسے

دشمن ہوئے پھر کچھ لحد دیکھ کر  
 جبر کی منزل ہے تار امرات ششما ہی  
 تو جی تو زبردست جبر کی انور ششما ہی  
 اس کا گونہ تو ار امرات ششما ہی  
 ہم خدا و رسول ہم جنت بے مثال  
 ہم بہر ذوالفقار امرات ششما ہی

پیش کے پشت جگر کھینچوں کے فوج  
 ہنوں کے دل کے دار امرات ششما ہی  
 گو دو کھیلے مال لے کر امرات ششما ہی  
 کہ بے ہمتی واد امرات ششما ہی  
 گو دکھ کو تباہیا تو تباہ ششما ہی  
 ہو گیا مونا دیا ر امرات ششما ہی

<p>             ستر کی کہانے کو بھال دیاں تھی بوسہ چلا              لائی تھی گھر سے تھنا ہنسیوں والے گھر              جہاں بھی دیکھنا پاپ کو ترپاں لگا              یہ تاروم تورا ہنسیوں والے گھر              پاپ ہو بھڑکھڑا ہنسیوں والے گھر              ذریعہ راہ خدا ہنسیوں والے گھر           </p>	<p>             لے گھر ترپتہ ترپتہ دین لے گھر پتہ پتہ              دودھ کو ترس دیا ہنسیوں والے گھر              پاپ کے گھر سے چلتے پتہ تپتہ تپتہ گھر              ہنسیوں والے گھر تپتہ تپتہ گھر              پاپ کی تسمت میں تھی آخری خدمت پتی              جہاں رکھتا ترپتہ تپتہ تپتہ گھر           </p>	<p>             دھلائی کے لہو لہو لہو لہو لہو              حلقہ زنا گھر خدا ہنسیوں والے گھر              پاپ کے گھر لہو لہو لہو لہو لہو              پاپ بھی آیا ترپتہ تپتہ تپتہ گھر              جہاں تھی تپتہ تپتہ تپتہ گھر              کرلوں ذرا علم ہنسیوں والے گھر           </p>
---	---	---

<p>عظمیٰ غم کی ریزش ہے اپنی حق زمین  سنئے یہ تو تھرا تھرا سیموں والے مرے</p> <p>فجر ویرانے</p> <p>بوسے شکر بالا اب بھی رخصت کرو  سے حرم مصطفیٰ اب بھی رخصت کرو</p>	<p>تہ تیغ جاتے ہیں ہم جہاد ملک عدم  حافظ و نام خدا اب بھی رخصت کرو</p> <p>نیرتیب دلکش ہم آواز کے ہیں رخصت کرو  جائے نہیں آواز گل کا اب بھی رخصت کرو</p> <p>گر سحر و شہر کام میں لگے گئے رخصت کرو  سن میں کہا کہ گل کا اب بھی رخصت کرو</p>	<p>دوست سحر کر گئے رہ گئے ہم چھوٹے  بے سہ پہر قافلم میں رخصت کرو</p> <p>صبح نہی و روستے ٹوٹے لاشوں پہ تیرا ہے  شکر کا وقت آیا اب بھی رخصت کرو</p> <p>بھائی نے کی رشتہ ہم اکبر و قاسم کا  تا بہت قواں لگے اب بھی رخصت کرو</p>
--	---	--

<p>اصغر بیاضی خدا کا دستہ لیا اب میں دم توڑے روئے سخن تھا بھی اب میں رخصت کرو آو مری مہلقا اب میں رخصتی یہ ابھی زندہ پدر میں ابھی کھول چھٹا دی دل باپ کا بھیس تھوڑے</p>	<p>وہ بھی ابو دن شاہ دی جھکا ریش جستہ میں ہم کر ملا اب میں تھوڑے فطم ویکر اب تخت دل چید کر ارستہ سر آپ کا اور بھیس میخار حشہ</p>	<p>سہمی ہاتھوں وادی بچھا دیا رھا کرتے بکرتا ہم ہر دربار حشہ بالوں سے بھی سہ بچھلنا میں دیکھو تم زرت اشرا حشہ ظہم کھتری میں طلب ہوئی حشہ اولاد ہی ہو گئی لوں قرار حشہ</p>
---	--	--

<p>دوستوں کے لئے شریک تو پھر مجھے اواز دے          تانے میں بہتر تھا کہ اواز دے          میں نے ہی کسی نعمت تو پھر مجھے دے          میں نے اٹھاواں کہ اٹھاواں کہ اٹھاواں          پھر تانے میں چار سو پھر مجھے اواز دے</p>	<p>جو صدر ترنگ گریں تو بونیا          وہ صحت ہو اور بھرتوں تو رہیں          روضہ پہ لا لیجئے کہ اب کی یہ دنیا          کہہ دے زین آپ کا زوار سبیا</p> <p>فصحا دیگر</p>	<p>دن اراستہ کی تیرہ چٹائیوں کی بجائی          بچا دی اور طوق کا بندار سبیا          بچوں کے گلے چھپے ہیں کہڑے رشتے          جیسے تو علم و دیہے ہیں کہڑے رشتے          بچوں ہوں حضرت کی وصیت کی گئی          کر دیتی ابھی حشر تو وار سبیا</p>
--	--	---

سہایلی دنیا ملا  
 حلاج رو کہ کرب کا حق شری کی لک  
 یوں کہ انہو عالم سپاہ زہرا ہونی ہو گیا  
 عاشر کے دن سے ظاہر حق شری کی لک  
 شیر خوار نکالیں زہرا کہ یہاں تک  
 کہتے ہیں مجھ کا حق شری کی لک

شادی یہ گنگو پھر مجھے آواز دے  
 چلا کے لائق نے کہا حق شری کی لک  
 و نام زہرا سدا کا حق شری کی لک  
 دھڑو پو

میں آلا کہ کسی پر مجھے دیکھتیں  
 ستر اترناں کہیتے تو پھر مجھے آواز دے  
 اس نے آواز دے پھر مجھے آواز دے  
 صنف بھارت نے آواز دے  
 آواز کہاں ماہر و پھر مجھے آواز دے

<p>ظہار کی جہیز صخرہ اموی بن ابی          میلان مدینہ ہو گیا حق شہری کہ کیا          اندر صخرہ عالم ہو گیا قوم شہری کہ کیا          شمع ہزار بھٹکا حق شہری کہ کیا          بے تپیں بے حق و حلال حق شہری کہ کیا          کہتے ہیں حبیب و احقر تا حق شہری کہ کیا          ایسے ہیں یوں و کیوں</p>	<p>کو شہریت کر کر اب ہو گئے          چھین گئے زینب کی ردا حق شہری کہ کیا          تیرت دی مجھ کو اب زینب کی شہری کہ کیا          عسکر نہ کہیں بڑا ہوا حق شہری کہ کیا          ہر گز دیکھ</p>	<p>یہ فلک کی صفا الٹا حسن بہ کرا          و نشان قاضی نہ کیا تھا حسن بہ کرا          مچی باد ظلم نہ شمع دی بچوں ام کو نہیں          نہ حسن بہ کرا تھا حسن بہ کرا          بھڑکتا پھر ہی چلی ہوا تھا حسن بہ کرا          خبری تو یہ زور تھا حسن بہ کرا</p>
---	--	---



قیام حضرت کیا نہ ہے نہ کر بھائی کو  
 تحریر کیا نہ ہے نہ کر بھائی کو  
 بہر خدا و رسول بہر جناب توں کو  
 اس کے عوض نہ کر بھائی کو  
 مان مری التجا نہ کر بھائی کو

نہ ہوا نہ چرخ کارنگ افروزا نہ لڑا توں  
 نہ تھا نہ کہ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 بہر اگر کہ دیکھو نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا

یہ بھائی کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 یہ بھائی کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 یہ بھائی کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 یہ بھائی کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا  
 یہ بھائی کو نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا

کے لئے بے شمار اس علقہ پر ازمنہ کے  
 گرائیں آیا جلال کے لئے نہ کر بھائی کو  
 یہ تر ایمان ہے قافلہ کی جان کو  
 خوف خدا کر ذرا دے نہ کر بھائی کو

خفا علم کا لالہ کر تا دیار  
 بچے میں اور بچہ بچے نہ کر بھائی کو  
 یہ تر ایمان ہے قافلہ کی جان کو  
 خوف خدا کر ذرا دے نہ کر بھائی کو

بہ نثر نثر نثر نثر نثر نثر نثر نثر  
 خوف خدا کی بھائی نہ کر بھائی کو  
 یہ تر ایمان ہے قافلہ کی جان کو  
 خوف خدا کر ذرا دے نہ کر بھائی کو

که بر سر نشان و تنه  
 و ز تاب آفتاب  
 زینبیاں که زیور  
 او که یزد و سبزه  
 بر سینه است  
 یزد و سبزه  
 یزد و سبزه  
 یزد و سبزه

اصرار که در کنار  
 شش پندار  
 صد تیرت او که یزد  
 یزد و سبزه  
 سبزه یزد و سبزه  
 در خاک  
 در خاک  
 در خاک

ایستاد است  
 بی کس  
 بی کس  
 بی کس  
 بی کس  
 بی کس  
 بی کس  
 بی کس

<p>نک جہلم طرد عسل کی نخی کی کہی          یوں بیچی ہوئی اردی تھی وزارت کی          سی کا الم جو کا عم پاسب کا          زنداں میں ہوئی تیری وزارت کے          دن رات مری پیری نے نایاب تھا          پرغریب بسر کر گئیں اوقات کے</p>	<p>اس اچھے کہ اسب ادرہا عم ہمارا          سو یا کریں گے م کو بھی دن رات          سی کا نشان کان چرسے قول بھرا          ان صدیوں کے قابل تھی یہاں تیر          لختہ دل عابد مصطفیٰ کی جبرے          لے دستہ حلال بہت کے</p>	<p>بخت خیل زین العباد اڑی ہوئی طاعت          کہو کہ چلو میں نکلا پا اڑی ہوئی طاعت          کہ طوق گردن ہیں گراں اڑی ہوئی طاعت          یہ پوچھ کہ کھیل اڑا اڑی ہوئی طاعت          اسٹھرا زہر خدا کو اڑا اڑی ہوئی طاعت          لختہ میں مرہا و کلا اڑی ہوئی طاعت</p>
--	--	--

ظالم خدا کی طرف سے کرم کی یہ سیری تیرا  
تیرا نہیں دم دور کرم کی یہ سیری تیرا  
پتھر توں دم دور کرم کی یہ سیری تیرا  
صلہ برائی کی کرم کرم کی یہ سیری تیرا

نئی کتاب کرو یا کسی کے جو کلام سے مراد  
 اس کے لئے جو کلام اس ذرا آری ہوں ملاقات نہیں  
 اس علم اپنی فوج کو دے اس کے اس کو چھو  
 جلدی نہ تم کی کرو آری ہوں ملاقات نہیں  
 تمہیں تہذیب کی تہذیب کی موت ہو کر  
 رو کی نو تہذیب کی تہذیب کی موت ہو کر

اے محبوب میں پیچھا دو مومن  
اے قدامت کو میرے جھل ازار کی  
پہنچو میرے اور میرے تبار کی  
اچھوں سے تو کیو دیکھتا ہوں  
میں میں ملحق فلذاصدقہ  
لست جھ پیرا دم کی ازار کی  
پہنچو میرے اور میرے تبار کی





بجائی پھیلائی مال حرم کی محض  
 سرخسہ، پتھر پتھر کی محض  
 میں غش میں غش میں غش میں غش  
 حضور آئے ہیں باہر نمازیوں کو  
 وہ آیا تار کی سرور نمازیوں کو

ای علم شاہ بخاری کہ ان کا غنی  
 میں انھیں دیتے ہیں نمازیوں کو  
 بجائی کے یہی کہہ کر نمازیوں کو  
 فہم و دیگر

جو عہدہ باز کا تھا اسے اس کا  
 کہ یہ عہدہ باز اسے اس کا  
 کہ یہ عہدہ باز اسے اس کا  
 کہ یہ عہدہ باز اسے اس کا



پہا دریم المفاظ اول سے نہیں لی  
 اور دی منہ جلا لئے اسے میں لی  
 فاضل سے دیر کھڑی روئی ہر ایک  
 بن گئی پھر یہ کیا لئے میں لی  
 عورتوں کی تیر گری خون میں کر لی  
 موتی کو لے کیا لئے میں لی

والی کے سر لہر سے کرویا خراواں  
 میز پر سے سر ہر پیر کھلائے میں لی  
 بوسے میں سر پہ کھلا فاضل کی  
 خواہم شہب ردا لئے میں لی  
 روڑیا مت میں دیکھے ہوئے میں  
 دس کی جو زیم اصرہ لئے میں لی

بالہ نے کہا اصرہ  
 مال صوفے کی چھوڑ دو دھلاؤں میں  
 ہارات پہ بانی بچو نہیں پھلاؤں میں  
 دسے بانی کی شہب کھراؤ دھلاؤں میں  
 میں تھو لا جھلاؤں کی پوشاک چھلاؤں میں  
 غصہ نہ کرو چھپا دو دھلاؤں میں



بہتر حصہ کتاب  
تجربہ الراجح علی جمیع  
یہ سید کے بن ہر گھری با شوق  
کے تشریح و تفسیر ہماری جملہ کتب  
اس سے تمہارے وارث و اولاد  
میں درپردہ ہماری جملہ کتب

روضۂ ابرہہؑ ہم لکھ محمدؐ کے بھی  
 طوق گلشنِ ابرہہؑ ہم لکھ محمدؐ کے بھی  
 یہ کہ بھی عابد سے جا ہی رہا ہے  
 یہ کہ بھی عابد سے جا ہی رہا ہے  
 یہ کہ بھی عابد سے جا ہی رہا ہے  
 یہ کہ بھی عابد سے جا ہی رہا ہے

ہمت نہ ہوتی کہ وہ سب بچا پائی قور و ہجر  
 بہ کھل چلا ہوا کہ پھر بھی تھیں گے کبھی  
 ہم کہی کہ جو بھائی کہے پھر ہم بھائی  
 بے گیم کی دعا ہم یہ لایا ہے  
 دین سے اپنے خدا ہم بھی تھیں گے بھی

کھانا پوتھن پہ کھا دیکھتے ہیں  
 دیکھتے ہیں ناخائے اور صدمے تری گور کے  
 پھر نہ لگی جیب چمکی کئے ہوئے لگاری تھی  
 میں بی ستموں دیا تھی صدمہ تری گور کے  
 روضہ سلطان دل دیکھوں تو گور کے  
 میوے کھائے کھائے میں صدمے تری گور کے

تیکھو بھائی اٹھو لڑے بھائی اٹھو  
 مال کی کس فی اٹھو صدمے تری گور کے  
 چادر زبر اٹھو کر دے میں بھائی اٹھو  
 وارنی کس کئے کئے صدمے تری گور کے  
 لے بی کر بلا اور صدمے تری گور کے  
 لے یہ کیا ہو گیا صدمہ تری گور کے

لاتی تھی ستمی بہن صدمے تری گور کے  
 بھائی عزیز بھائی صدمے تری گور کے  
 بچا ترے بوسے بھائی صدمے تری گور کے  
 اب تو گلے لگے صدمے تری گور کے  
 سے دل و جان بھائی صدمے تری گور کے  
 بھرا مراد بھائی صدمے تری گور کے

ہے تھر تری قید پیدامت کی دہائی  
 کہ جو کہ یہ جہانے مہاجات ہے زینت  
 محروم نہ رہا ہے کہ فیض ہے زینت  
 مہجور یہ کھر قائم سداوت ہے زینت  
 ملاحظہ ہے عاصیوں کی عقدہ کشائی  
 کہ نہ ترا حلال بہات ہے زینت

کہ سو کھلا گل میرا تو اور پھر زینت  
 اب وقت تری مورد اوقات ہے زینت  
 زینت کو اس سر کے کہ ہے زینت  
 زبان حق شرم تر ہے زینت  
 اب رقی و ماخانی مرقا اور مرقی زینت  
 اور دادی کی ایندھنے ن ارات ہے زینت

زینت اب زینت ہے یہ بات زینت  
 اب آخر اچانی یہ لاقات ہے زینت  
 اب بالی سکینہ مرقی کہ ہے کی طاق  
 اب تہہ و اور ہا پڑوش اوقات ہے زینت  
 امت میں بڑی دھوم سے دیا کے کھانے  
 اچھ کے خواہم کی مدارات ہے زینت

زینال میں کہا اہ سیکہ ہے کیا تم بھی  
 بختیاریاں ہو کہ وہاں سے تم بھی  
 ہو سکتے ہو کہ وہاں سے تم بھی  
 پھر چاندی رت بھی کہا کہ وہاں سے تم بھی  
 جنت میں انہی کا کوئی حصہ والا ہے کہ وہاں سے تم بھی  
 اس خواہنا شاہ کو پاس نہ لانا چاہیے کہ وہاں سے تم بھی

نجر اور شہر طے کرنے میں تو جلد  
 اگر غلام کے طے کرنے سے پہلے چاہیے  
 چاہے میں یہ کہیں کہ وہاں سے تم بھی  
 رہا تو ہو کہ وہاں سے تم بھی  
 نہ کہیں کہ وہاں سے تم بھی  
 نہ کہیں کہ وہاں سے تم بھی  
 نہ کہیں کہ وہاں سے تم بھی

میں جو شہر آج کل  
امت کے گناہوں کی مہلقات کا زینت  
رخصت ہوئے ہیں پھر یہ میں کہہ سکتا ہوں  
وہ تم کو اب حوت و کھایات کا زینت

三

میں نے اپنے ہر کام میں کمال کیا  
جب تک کہ میں نے تم کو نہ دیکھا  
فہم دیگا  
پہلے نام مجھ کو نہیں ملتا تھا  
موصوفہ ہوا کہ میں نام میں ملتا تھا

ابا دہری اپنے توجہ کی طرف  
کے روز میں آیا اور میری طرف  
شاواں میں ال وطن صدر ایوانی  
ان سب کی سنے کہ میری طرف تھا  
جہاں تو سب سے پہلا معلوم تھا  
میں نے اس میں راہ میں ملتا تھا

میں نے اپنے ہر کام میں کمال کیا  
جب تک کہ میں نے تم کو نہ دیکھا  
فہم دیگا  
پہلے نام مجھ کو نہیں ملتا تھا  
موصوفہ ہوا کہ میں نام میں ملتا تھا

<p>اے نامہ کی امید باری تو کمال پیر کی مٹی اور دردمیں شہر کی کوئی بسیج باری شہر دین اور دردمیں کوئی کہنا کہ بار در در میں میں شہر کی کوئی</p> <p>فصل دیگر</p>	<p>بولی سیکھ چکے تیرے تو تیرے پتے چائیں خدا اب تو تیرے پھن گئے تیرے گھر تیرے تو تیرے قون میں کہ با بھلا اب تو تیرے تو تیرے</p> <p>پتے بولے بے پتہ بھلا اب تو تیرے تو تیرے پتے بولے خدا اب تو تیرے تو تیرے</p>	<p>کھنڈیل لکھ کر لے لے کر لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے</p> <p>کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے کھنڈیل لکھ کر لے لے لے لے لے لے</p>
---	---	--



محبوب اب اپنے زیادہ تر لڑکے  
 کچھ بچوں کے لیے لکھا اب تو بھروسہ  
 بچوں کو دیا میں ظلم کے دربار میں  
 جاتی ہوں میں نے ردا اب تو بھروسہ  
 ایسی ہے جو عطل ہے یہیں جس کو غرض  
 جہاں اسے لکھا اب تو بھروسہ  
 جہاں اسے لکھا اب تو بھروسہ

صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ

ان سے صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 ان سے صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 ان سے صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 ان سے صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ  
 ان سے صغیر نے یہ لکھا تو بھروسہ

میں نے کہا کہ میں نے اپنے لئے ایک اور چیز  
چاہی ہے جو کہ میرے دل کے ساتھ ہو  
اور جس سے میں اپنے دل کی بات کر سکوں

آخر میں کہوں تو میں ہوں اب اچھا یا برا  
 کہتے ہوئے ہیں میں محنتوں سے سہارا  
 رہا بی بی مرثی کی بات سے کہہ دیا

وعمیہ زینب کا تعلق نہیں وہ جیہاں سے  
 ہے تو زینب العجمیہ نہیں نہ جیہاں سے  
 لائی گئی ہے جو کھر بھر اور یہیں سب سے  
 جہاں پہلے اہل کفر کیا ہیں نہ جیہاں سے  
 پہلے تو دل میں وہاں جیہاں سے  
 ہر کے اسی سے جدا میں نہ ہو جیہاں سے

کی طرح کہ نشان دہی سامان  
 اب اگر بیان پھٹا میں نہ دھندلا  
 پرے کی اسباب کی طرح دھندلا  
 اور وہ کے کلی اردو میں دھندلا  
 لوگ وطن کے تمام پھٹا کے حال  
 اسے کہو گی میں کیا یہ نہ دھندلا

تھرہا کی گئے بہتر  
 خاک میں سب بولتا نہ دھندلا  
 جہیز ہے بھی ہوگی صد ایسی ہی  
 بے فوائدہ مرا میں نہ دھندلا  
 پھٹا کی تیرا بڑا دل مرا کیا تو  
 دھندلا جواب ان کو کیس نہ دھندلا

فکر صحرای حلال پیر پیر  
 اس سے کہو گی میں کیا میں نہ دھندلا  
 لائے اسے ہر ماہ بہتر  
 وہ کہ بہت ہی کہا میں نہ دھندلا  
 فوج دیکھ

کہی تھی بانو روزگار منہ سلیاں برہوئے تھا  
 پائے والی فدا منہ سلیاں برہوئے تھا  
 تر ہو گیا کچھ دُعا بہت کچھ اپنا  
 جاؤ گھر دل دیا منہ سلیاں برہوئے تھا  
 دے چکا ہے تیرا تیرا منہ سلیاں برہوئے تھا  
 میرے منہ سے تھا منہ سلیاں برہوئے تھا

اور گھر کی دو گھر کی زندگی ہے  
 فائدہ کم کیا بھلا منہ سلیاں برہوئے تھا  
 صد ہے بچاؤں بچاؤں روزگار منہ سلیاں  
 در کیا تھا منہ سلیاں روزگار منہ سلیاں  
 کہی ہاں چھوڑ دیا منہ سلیاں برہوئے تھا  
 اچھا بچاؤ تھا منہ سلیاں برہوئے تھا

سرفراز ان کوئی بانو کلے  
 چھائی سے صبح و سہا منہ سلیاں  
 مگر روز دیکھئے ہم اچھوں کو دیکھئے ہم  
 در چھائی اسرار منہ سلیاں برہوئے تھا  
 صد روز ہم کی قدر ہو گئی منہ سلیاں  
 تب یہ کہہ لوں گا منہ سلیاں برہوئے تھا

اے صاحبِ ایمان! اللہ سے اتنا غلام کہ  
 تیرے پاس ہو، تو اسے برا بھلا جواب نہ  
 دے، اگر نہ دے، تو اس کے دل پر بھی بھاری سزا کی  
 چھائی دکھائے گی۔  
 اے نبی! یہ بات یاد رکھنا کہ جو جواب  
 دے گا، وہی اس کا بدلہ ملے گا۔  
 ہر آدمی کو صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔  
 اگر وہ اس سے محروم رہے، تو اس کی

اسماء کی غصہ کا  
لاشہ بہادر احمد علی کے ہوشیار مت و پاک  
مرحمت کی ساقی میں شکر و کرم  
چکر میں نہ تم کہ مرزا و قوت بہادر  
حسرت کی یہ جگہ نہ تھا فی بحال  
عقاب تو نجد کی کہدہ زلزلہ و جواب و

بجانبی میں آیا کہ مصطفیٰ جواب دے  
بجانبی کی طرف نظر کیسے لگتا ہے  
روئے نہ ہو کہ جس میں لگتا ہے  
جہان نہ ہو کہ جس میں لگتا ہے  
لاشعرا لکھنے لگا لکھ کر جواب دے

<p>کے لئے تھے اور کزن بھائی کی دکروں میں کس طرح کی سبقت میں اگر کچھ کے سن زین ہوئے تھے بن جن مال بھائی کی سبقت محون و محنت کی سبقت جڑی مارا گیا ہے کی سبقت</p>	<p>سب سے پہلے بھائی کی یہ غیبت تھی کھائے لے کر تیرا بھائی کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>
<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>
<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>	<p>میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت میں کس طرح کی سبقت</p>

اے بھانے لڑکے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غصیل کی جسکے سوا حل کی منتہی  
اے سر کا بتو بیان میں گھبراہٹ کی منتہی  
اے یہ دروہا یہ صدا حل کی یہی منتہی

فوتہ دیگر

اے بھانے لڑکے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غصیل کی جسکے سوا حل کی منتہی  
اے سر کا بتو بیان میں گھبراہٹ کی منتہی  
اے یہ دروہا یہ صدا حل کی یہی منتہی

اے بھانے لڑکے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غصیل کی جسکے سوا حل کی منتہی  
اے سر کا بتو بیان میں گھبراہٹ کی منتہی  
اے یہ دروہا یہ صدا حل کی یہی منتہی

اگر ہے یہ خوف ہوں میرا سر کلاں  
 شرف ہوں قدرت نہیں یہاں ہوں طاقت ہوں  
 کرتی تھی زینت یہاں روئی روئے میں  
 میری کہانی کو دل روئی روئے میں

واپس آجاتا وقت کجا کہ میں مقتدر کا کجا  
 اب تو اسیر اندر ہو گیا ہوں طاقت نہیں  
 اب یہاں ظلم و ستم مگر تیری ہوا اگر  
 شہابی کوئی شہادتیں زبیران شام ابھائیں  
 یوں محسوس چاہئے نہیں یہاں طاقت نہیں

کہ نہیں نہ سب کچھ متاثر ہی بھلا ہوا  
 رہا ہوں کجا کہ نہیں یہاں ہوں طاقت نہیں  
 یہاں ہوں طاقت نہیں یہاں ہوں طاقت نہیں  
 یہاں ہوں طاقت نہیں یہاں ہوں طاقت نہیں  
 یہاں ہوں طاقت نہیں یہاں ہوں طاقت نہیں



<p>جہاں تین دست و نو کے وار دی گئی مے با پہچان رہ گئی روئے کو میں صورت خیر البشر واری میں مہم پہاں کے یوں فوجاں رہ گئی روئے کو میں آپہ بیاں میں لایا جان بول میں تیرا پاپ کے نام و نشان رہ گئی روئے کو میں</p>	<p>قائم و بجا دست و نو کے منہ کو کر کے روئے پہچان رہ گئی روئے کو میں پہاں پہچان رہ گئی روئے کو میں دھانپ کے منہ لال رہ گئی روئے کو میں پھول کے پھول واری میں تیرا پہاں پہچان رہ گئی روئے کو میں</p>	<p>کھنکھانے والی دھن دھن میں تیرا جہاں ارا میں رہ گئی روئے کو میں دھن دھن میں رہ گئی روئے کو میں دھن دھن میں رہ گئی روئے کو میں دھن دھن میں رہ گئی روئے کو میں دھن دھن میں رہ گئی روئے کو میں</p>
--	---	---

فوجاں دھن

<p>نوازش سکونت اب تیر میبست میں چھٹی سکتا اندوہ دھانی بجے چھٹی نہیں کیا اس دل میں کیا کہ مجھ سے بنا خدا ناک قبول مگر مجھ سے کی خاک جسے اگلا تم جب کہ دیکھ</p>	<p>دن رات تماشائی کی بھر آواز ناخبروں سے کہہ کر نہ سزا دارت قوموں کی کہیں دن رات اب علم سے نہ کہوں دن رات ابھی کی دنیا کی ہوا کی سمیٹ کے اسے انجمنوں میں کھلائے</p>	<p>وہ میرے کہنا اگر ایک پس تو ابھی ہیں سے سوچا میری ہیں تو بہ نسبت کی الودہ بچوں کے تیرہ دھواں سے کہوش سے تیرے اس فکر کی سب خاک ہوئے بچہ رات کی</p>
---	---	---



<p>دودھ کی پانی سے دھوا کر دھوا کر          شے مرے میہاں تم بھی سمرا کر چلا          مجھ کو مٹا کیا کروں گے بہا ہے پیوں          کون ہو تم لہجہاں تم بھی سمرا کر چلا          باؤ کے تکی کا بنا دھتیب کیا وا وا وا          اے بوسے ہمایاں تم بھی سمرا کر چلا</p>	<p>کے میہاں ہوا بیکہ شاہ اس کے پتے پتے          تہہ دال تہہ بیکہ مرے اکبر اکبر          کرتی تھی یا تو یہاں تم بھی سمرا کر          صدر تہہ ہوا صخر تہہ مال تم بھی سمرا کر چلا</p>	<p>علاقت نہیں تھی ہر حال ہی ہوتی چھوٹی          ہر حال تہہ مرے مرے اکبر اکبر          سخی نہیں کوئی راجا تھکے تھکے          زخمیں ہوں میں فوج کر دے مرے اکبر          اکبر چلو تمراہ اب ہوجا میں گے تہہ تہہ          کو تہہ بوسے ہمایاں تہہ مرے اکبر اکبر</p>
---	--	---

<p>ایک بی کور و قیامت          بانو کے راجہ جلال محمد بی سہرا          ایسے برس وقت میں بادشاہ چھوڑا          (مہمیں میری بھال محمد بی سہرا کر دیں          دیکھتے ہیں دن کر کے اچھے کر پڑے          طبعیہ حقائق محمد بی سہرا کر پڑے</p>	<p>پیش کے سرورہ میں کہنے کی          سرکار علی پستان محمد بی سہرا کر پڑے</p> <p>فردوس</p> <p>شہزادہ کر کہا و کھتا ہے سینہ مرا          فوت خدا کی اوجھا و کھتا ہے سینہ مرا</p>	<p>پیش کی شادان غداں اس میں نہ ظنا          سب کو ابر کھلا و کھتا ہے سینہ مرا</p> <p>نات سب کو ابر کھلا و کھتا ہے سینہ مرا          سب کو ابر کھلا و کھتا ہے سینہ مرا</p> <p>منازل کے محل کھلا و کھتا ہے سینہ مرا          مجھے میں وہ کھلا و کھتا ہے سینہ مرا</p>
--	--	--

<p>موزہ املا سحق تو کیا تو فتح تھا و کھتا ہے سینہ مرا تھپتہ کر دکا رچھ کر تو نام اس و کھتا ہے رحم کی ظالم اگر کھتا ہے کھتا ہے کھتا ہے اگر کھتا ہے کھتا ہے دل ترا مطلب کیا کھتا ہے کھتا ہے</p>	<p>صدر مکتبہ مانے نہ وہ بچا و کھتا ہے سینہ مرا فوج و کھتا ہے جلال زینب بیٹ کھتا ہے مستحق و کھتا ہے کھتا ہے</p>	<p>بھلا رہو ان کھتا ہے گزارا واری سال کھتا ہے سر نکلیے اب و کھتا ہے بے واری میں در پڑھتا ہے کھتا ہے کھتا ہے کھتا ہے کھتا ہے</p>
---	--	---

اے بوغز پانی کے لئے غافل نہ رہتے ہو  
 شمع ہو کہ غمت ہو صبح میری  
 اس روز کے آئینے کی جھلک میری  
 ہمارے سب لالہ ہم صبح میری  
 دن نظر سب ان پر صبح میری  
 اچھوتے بعد از دو ہم صبح میری  
 بچا ہم صبح میری

انصاف جب کام آئے پھر کیا کر  
 کاہت بابا کا سر صبح میری  
 بھرا بھرا حیرت غم میری  
 زینت کے نم سے یہ تر صبح میری  
 فہم دیکھ

بس چھوٹ کر ملایا ریب تری فریاد ہو  
 بے بس بار و شب پر ریشہ لے کر فریاد ہو  
 بو تو نہیں لکھو آرا ریب تری غم  
 شہادت اکبر سچا الیچاں ہو اکبر  
 ادھر جی اصرار چھو گیا ریب تری فریاد ہو

منکسک  
 یہ کن ترائی کے متعمد منکسک  
 عادت تھی جسے ہوسے کی سیکھتے  
 زمران میں ملا بہت خاطر شاکی سیکھتے  
 عوق کے لئے لڑتے تھے  
 کی اپنے ترسے کائنات کی اچھا کی سیکھتے

عابد غریب تاتا اب یہ تہ کا بہری پیراں  
 بھوکا سرور مبتلا یارب تری فریاد  
 ایسا بھوکا کی غریب وقت زور اور  
 جیسا کہ تھکے بندہ تیرا یارب تری فریاد  
 استحقاق کی سن سلا تجا اب بہتیرا سلام  
 دوبا سفینہ بے کیا یارب تری فریاد

کہتے ہو کہ بھول کر فریاد  
 یاد سے بچ گیا بھول کر فریاد  
 دیکھیں گے ہم پیدا دیکھیں گے فریاد  
 سوائے کہ بھول کر فریاد  
 بھول کر فریاد بھول کر فریاد  
 سوائے کہ بھول کر فریاد  
 بھول کر فریاد بھول کر فریاد



تھکا ہوا جسم ذریعہ پریم پر لپکا ہوا  
 ہمارا دھوا دھوا قہر کا شکار  
 اس تختے سے دل پر اس کا لہو کی لہریں  
 سو جھٹکے وراظلم تیرا کس سہار  
 کیا کیا نہ اذیت تھی ان ظالموں نے دی  
 اے دھرم بدھرم لولاک کے سینہ پر

ملا اس کو کس کس بہت پہنچا  
 سب دیتوں کی تیرے لئے لالچا  
 کرتا، بچھڑا خاک میں اوروں کے ساتھ  
 یہ پھول ساق اور پلوں کے ساتھ  
 تھا جڑ لگی جس بچھے فدا ایک کی موت  
 اس رنجیت کی جی خاک کے سینہ پر

اتنا کہ تیرے مرتبہ کا لہجہ نہ  
 وہ آپ کی تربت کی سٹھک کے سینہ پر

فوج دہلی

دہلیان یہ مسلما کا بھلا فائدہ ہے مرا  
 قوم میں رتبہ بدلا بھلا فائدہ ہے مرا

اے بڑے مصلحت مند  
 بہ طلبہ تو کیا غلام ہو الہی وہ خط  
 مجھ سے کہیں گے چھاپے نہ آئے  
 اس سے الہی بچا بھائی نہ کرے  
 علی میں جبم از حسن دین رسول  
 عبادی ہے اس سے خدا بھائی نہ کرے

کونے بغلے زارت اس سے بھی بیدار  
چھوٹے کی زبردگی دغا بھائی نہ آئے مرا  
ان کا اگر سر کرکھ بھائی نہ آئے علی علی  
سب اٹھیں سہلے حرم بچوں کی بے رحم  
بھونا یہ کیا کرنا بھائی نہ آئے مرا

خالی کریں تو کیا بچھائی نہ ہے  
جیسے کاروانِ کجی جس کو ہم اپنا نہ کر  
بل یہ سوسِ محم را بچھائی نہ ہے

نہی تھی باوریت ہو ہمراہ بندھا پوت

جب بیاد کے قابل ہوئے ہمراہ بندھا پوت  
اکبر بھی تو چھوڑتے تھے ہر بندھا پوت  
مست نے کھلایا دے ہمراہ بندھا پوت  
اب تک سلف و دم کا مجھوں ہی کے  
کس مال نے دیکھا تھا ہمراہ بندھا پوت

مٹی بلائیں دوڑ کر اکبر سے محبت کی

اب مال بلائیں کس کے ہمراہ بندھا پوت  
بہدی پچی دھون کی پوئے میرا پوت  
ادان دیوں نکلے مرے ہمراہ بندھا پوت  
جہاں وطن اپنا نہیں ہمراہ بندھا پوت  
چو تھی تو جیسا تھے سے ہمراہ بندھا پوت

ملا داری نہ ہو گھٹے گھٹے دیکھو

کب بھو لیا اکبر نے پتہ نہ لگا  
دل کی مرسلوں میں رہی حرکت نیا پوت  
بہرے ہمارے ہمراہ بندھا پوت  
اکیس سال سے ہمراہ بندھا پوت  
کاشا نے ہمراہ بندھا پوت  
قادر سے اور دیکھا کے ہمراہ بندھا پوت

رہتی سیکڑا لکھی با با کہاں چھپ  
 او میں صدقہ کی با با کہاں چھپ  
 او نہیں روٹھوئی بھی با با کہاں چھپ  
 پھر نہ ہونٹا کی با با کہاں چھپ  
 صدقہ کی اور تو عمر اور کہ تو نہیں  
 بی بی کیا کیا بی با با کہاں چھپ

لو کہ خدا کی قسم تجھ سے نہیں کہے  
 پیاس کو کھڑے ہے با با کہاں چھپ  
 سر پہ علامہ دو ہر بریں تو لینے ہے  
 کہ پھر اچھی چھپی با با کہاں چھپ  
 پوچھ رہے تھے کھڑے کان میں کہ سے کہا  
 لائے میں کیوں سوئی با با کہاں چھپ

اب تو کھی سو وں تو امان و تم چھپ  
 دیکھ تو اٹھ کر زری با با کہاں چھپ  
 کہہ دلائی وہ او چھائی سے اگر کھا  
 رو رو کے کہہ رہی با با کہاں چھپ  
 صدمہ تو تھا اس کے غم نہ چھپا دے  
 درخت چھپا دے کوئی با با کہاں چھپ

<p>مستحق بی گناہی میسر شد و ما را بسیاری مری با پاها چپ کرده</p>	<p>کشته شد و در میان ما جی که کشته شد و در میان ما</p>
<p>ساعتی که در قافله کافور ساعتی که در قافله کافور</p>	<p>ساعتی که در قافله کافور ساعتی که در قافله کافور</p>
<p>کما در دنیا است او که تا به کما در دنیا است او که تا به</p>	<p>کما در دنیا است او که تا به کما در دنیا است او که تا به</p>

<p>گشت و سرور او هم چنان با زمین است          کون و یقین خبر کسی هم که          گشت سرور او هم در زمین است          بیدار یوں کہ مساحتی سحر کے          (تجربہ دیکھو)</p>	<p>دوسرا اس وجہ سے بہت ہی ہوشیار          دینی اکرم اذان صبح بہت ہی ہوشیار          ن پڑھی اور اذان صبح بہت ہی ہوشیار          جلاوٹ سے بچوان صبح بہت ہی ہوشیار          یا ان کے بھائی انھوں نے صبح بہت ہی ہوشیار          سینہ کی کھڑکیوں صبح بہت ہی ہوشیار</p>	<p>آخری قسم کے راجہ بھائی کی بھائی          پانچ سال سے بھائی کی بھائی          کہہ لو کہ بھائی کی بھائی          وقت بھر بھائی کی بھائی          دیکھو بھائی کی بھائی          پچھو بھائی کی بھائی</p>
---	---	---

کہیں کا روم لاؤ کہیں پانی  
 چل کے بار و پھار سے شہادت ہوئی  
 رخت بہن پہن لو ملک و قوم کو چھو  
 ترک کر دو یہ تہاں سے شہادت ہوئی

42

اب کی سیمٹا لی شہر میں سمجھا دیا  
 صبح کی چلا رہا تھا شہر میں سمجھا دیا  
 دہلی کے لوگوں کی بھی شہر میں سمجھا دیا  
 کرتا ہے کہوں زیادتی شہر میں سمجھا دیا

اے نبی! وہی آیت ہے کہ جس میں بھی سیدہ  
 کو پہنچا کر کہو چاہی تم میں سے جو سیدہ کی  
 جھوٹ نہیں دیکھتا پھر یہاں سے تم کو  
 ہوسنے کی اطلاع دے دوں گا یہاں تک کہ  
 اب سے تم کو کچھ بھی نہ پہنچے





توت که از خاک صحرای کرم کرم  
بختیست پیران را یکی کرم کرم  
چو درین دوزخ کرم کرم کرم  
بر کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم

کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم

کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم  
کرم کرم کرم کرم کرم کرم

نور



<p>سبحانک یارب کبریا محل میں ترسناک نہ کرنا میں سناں پیر جو حق میں ہیں تو حق کہ حال دنیا کی مالا مال اور مضطر کرنا تجربہ سبب اولاد نہیں پیشہ بھلا خدا کی دوزخ اور دوزخ</p>	<p>بہادری و توکل پس میں بن دیکھ میں سب دوزخ میں ہیں نہ توکل توکل سے باز ہیں ہم دونوں کو بال بھلا باز دوزخ و فتنہ ہم دونوں پیر نہ یہ ظلم و ستم کرنا</p>	<p>ارسلوا الی کل قبیل کہ ہر قبیل میں کہ ہر قبیل میں کہ ہر قبیل میں کہ ہر قبیل میں کہ ہر قبیل میں</p>
--	--	--

# فہرست بیاض لوحات میں

صفحہ	نومبر	صفحہ	نومبر
۲	۱	۲۴	۲۴
۳	۲	۲۵	۲۵
۴	۳	۲۶	۲۶
۵	۴	۲۷	۲۷
۸	۵	۲۸	۲۸
۹	۶	۲۹	۲۹
۱۰	۷	۳۰	۳۰
۱۱	۸	۳۱	۳۱
۱۲	۹	۳۲	۳۲
۱۳	۱۰	۳۳	۳۳
۱۴	۱۱	۳۴	۳۴
۱۵	۱۲	۳۵	۳۵
۱۶	۱۳	۳۶	۳۶
۱۷	۱۴	۳۷	۳۷
۱۸	۱۵	۳۸	۳۸
۱۹	۱۶	۳۹	۳۹
۲۰	۱۷	۴۰	۴۰
۲۱	۱۸	۴۱	۴۱
۲۲	۱۹	۴۲	۴۲
۲۳	۲۰	۴۳	۴۳

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ	صفحہ
۴۸	روئے ہوئے یوں نقش کی شہر و خیال کی طرح ہوا	۷۰	آہ کہتی تھی سلطان و نشان آتھ تھیں اکبر	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۹۶	بانو نے کہا لاشہ اگر کہہ جائے گی کیوں دل لے	۱۲۳	بانو کی بہن بھی لالہ عدتہ تری پاس آئے
۹۷	بانو نے رو کر کہا ہنسلیوں ڈال امر	۱۲۴	بانو یہ کہتی تھی علی اگر ڈنجا
۹۸	کرتی تھی بانو جگہ گود مری خالی ہو	۱۲۵	بانو کیوں نوحہ کر موت نہ آئی مجھے
۹۹	یانی ملاوں آہرے اصغر	۱۲۶	کہتے تھے شہہ باجیم ترا کمرہ تیرا اسقدر
۱۰۰	تجہ کو جو پائے ماور منظر	۱۲۷	بانو کیوں نوحہ خواں مرگ کو کیا آئے تھے
۱۰۱	بانو چلائی دیکھ دانی تیرا شو کہاں تم سدا	۱۲۸	لاشہ کمرہ کیوں شہہ بچائے تھی سیدی مرگ
۱۰۲	کہتے تھے سلطان زمر شہہ نہ رو کر ویراں	۱۲۹	کرتی تھی مادر بیاں چل گئیں کیا برجیاں
۱۰۳	نوحہ کرتی تھی بانو نے منظر شاہ کا چھوٹا	۱۳۰	شہہ نے کہا ہے پھر چن سے اب سوئے
۱۰۴	کہتے تھے شاہ کر بلا صغیر چھوڑا ساتھ تم	۱۳۱	کہتے تھے شہہ رو کر ہی شکستہ علم پھر تمام ہو
۱۰۵	کہتی تھی سکینہ مرے معصوم برادر	۱۳۲	کہتی تھی لاشہ بانو رو کر ساتھ ماور کا چھوٹا
۱۰۶	آجائے اصغر آجا	۱۳۳	شہہ بوسے عباس علی شکستہ علم پھر تمام ہو
۱۰۷	بانو یہ بولی پیشہ سرا صغیر بھلو چھوڑا	۱۳۴	بانو یہ چلائی لالہ آنکھیں ذرا کھول دے
۱۰۸	بوسے شہہ شہہ بھرا صغیر نہ پو اسقدر	۱۳۵	بانو کی کرتی فغاں کاش کمر جاتی میں
۱۰۹	لے نقش کو اصغر کی کہا شہہ فیصد غم	۱۳۶	شہہ نے کہا حافظ خدا لے شہہ بانو اودار
۱۱۰	کہتی تھی رو کے لاشہ سے ماور جواب ہے	۱۳۷	منہ چوم کر شہہ نے کہا لے سکینہ اودار
۱۱۱	آجا اصغر ماں واری	۱۳۸	لجائو سکینہ جلد آؤ سکینہ
۱۱۲	بابا کی سنو گے کچھ اپنی کھو گے	۱۳۹	شہہ نے یہ رو کر کہا ہوتا ہی رخصت تین
۱۱۳	آتے ہیں صغیر علی خوں میں نہاے ہو	۱۴۰	میری تھی بانو خدا آؤ جھلاؤں تمہیں
۱۱۴	شہہ بوسے آکے لاشہ یہ اکبر جواب دو	۱۴۱	عباس یہ چلائے خبر لیجے آقا
۱۱۵	خیمہ میں براغل مری جانی مری کی علی اکبر	۱۴۲	سقاے سکینہ شہہ لے سکینہ
۱۱۶	شاہ نے رو کر کہا دو دو اکبر کہاں	۱۴۳	کہتی یہ دوری پھینچے ہائے کمانی تری

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۱۳۲	کہتے تھے شاہ ہاشم بھی جنت میں	۱۶۸	اے عاشق رب العزت کا بھلا کس نے تھا
۱۳۶	اے جان سیکھ لے جان سکینہ	۱۶۹	رو ہے یہ کہ کون نام صغرا پر رخصت ہے جائے
۱۴۷	اے جان مئی شہینہ باری حسینا	۱۷۰	فوج خدا کی کردی صفائی
۱۴۸	نیک نہ رو کر کہا بھائی مر مظلوم کی	۱۷۲	قوم جفا کا کیا ہی ٹھکانا
۱۴۹	عکس جینا و گھر حسینا	۱۷۴	زینت یہ بولی دلیر یا اپنی کہا نی کیا کہوں
۱۵۰	لاؤتے رو کر کہا لٹ کی پر دس میں	۱۷۵	زین العباس نام نہ گرجانی سے لہا لو مجھے
۱۵۱	نادی زینت لا جاری دوست	۱۷۶	دوست کی انجان سے مت مانگو سوتیلی بھئی
۱۵۲	لاش سرور پستی مئی بول دلاش و شہید	۱۷۷	شہ نے قتل دی ہیں او علم کم پڑھاؤ
۱۵۳	بوسے شہو شخصان اتنا سکینہ نہ	۱۷۸	
۱۵۵	شہ نے کہا اے بہن کون ہیں رو بگنا	۱۷۹	بولی سکینہ بھلا کیوں سمجھے بھلا تے ہو
۱۵۶	شہ نے یہ رو کر کہا صغرا پر کیا کرے	۱۸۰	اے جان پروردیشان برابر
۱۵۷	ہیں یہ زینت کے تھے گور بنا کیا کیا	۱۸۱	شہ نے کہا اوشقی آتی ہو جانی مری
۱۵۸	کہتے تھے سرور دیکھتے ناٹا	۱۸۲	رشدی ہیں بولی آہ صبح نمایاں ہوئی
۱۶۰	بولی سکینہ غریب بہنہ ہیں سیدانی ہو	۱۸۳	شہ نے یہ نعرہ کیا یا رب مسلمان ہوں میں
۱۶۱	بالوئے کہا صبح بولی اچھو سکینہ	۱۸۴	شہ نے یہ فریاد کی یا ناخبر لومری
۱۶۲	بولی سکینہ پدر خوب خبر لی مری	۱۸۵	شاہ ہیں مہان آج چار پہر رات تک
۱۶۳	بانو پر جلاتی تھی کوئی لیا لو مجھے	۱۸۶	شہ کہتو تھے مہنہ تہیں لہو کو سو ہا بھائی
۱۶۴	جلانی صغرا کو بھر دی لے نامہ پر کیا بھال	۱۸۷	صغرا یوں نوحہ کر گئیں نے ستایا مجھے
۱۶۵	چھوٹے جین حسن اماں اچھو گور سے	۱۸۸	فاطمہ ہی نوحہ خواں رب تری فریاد
۱۶۶	چھوٹے کے اہل حرم کرب بلا آتے ہیں	۱۸۹	گرتی ہو صغرا دغا نامہ برائے مرا
۱۶۷	دادی یہ سمجھاتی تھی پیسہ واوا ریجاؤں	۱۹۰	لا چا حسینا بے یار حسینا

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۱۹۱	شاہ کرتے تھوئی دھڑی تاجان بھگیا	۲۱۰	قل تھا مدینہ میں بیا صفرا کا یا با مر گیا
۱۹۳	بالو کی تقریر تھی چونک ذرا خواب سے	۲۱۹	بھائی تری گرون چلی ظلم کی شمشیر و مری شیر
۱۹۴	بوسے شہر بھر لٹ گئی دولت تری	۲۲۰	بیٹی نہڑ کی کرتی تھی زاری تیا جانی ہن لئی
۱۹۵	شاہ نے بد کر کہا زین عبا الوداع	۲۲۱	اے واسے حسنینا یا جانے حسنینا
۱۹۸	اے نوکر باریشہ صدر بجا اب دو	۲۲۳	اے جان حسنینا بیجان حسنینا
۲۰۰	لاشہ کا پتا دیا اپنی لاشہ	۲۲۴	فرمانی تھی بہت علی بھائی مراد مظلوم
۲۰۱	ما بھائی زینب کے پانی زینب	۲۲۵	غزوہ پر برادر سے یا زینب اور
۲۰۲	کہتے تھے شاہ ہر پانی پلا ہے مجھے	۲۲۶	بالو نے رو کر کہا میرے صبا فرح حسین
۲۰۳	شہ نے کہا شمر سے روک بے پردہ ذرا	۲۲۸	کہتی زہرا جنت سے آئی میری ہستی بھائی
۲۰۴	شمر سے شہ نے کہا پاؤں نہ کہ سینہ پر	۲۳۰	زینب نے کہا پیٹ کے سر اداں انکار ای بھائی
۲۰۵	کہتے تھے شہادہ واکیا مری بہانی کی	۲۳۱	زینب نے کہا رو رو کے حق کے فدائی بھائی
۲۰۶	دیتی تھی زہرا نہ اسجدہ تو کر لینے دے	۲۳۳	زینب نے کہا شہ نے کہا زینب کی مٹنا ہو تو لو
۲۰۷	کہتی تھی بالو نے عرضہ فرمواں الہد کا	۲۳۴	کہتے تھے سبطا عطفہ لوشہر یا نو الوداع
۲۰۸	فرمایا زینب کو کہ شہرا اختر کرتا تو کیا	۲۳۵	کہتی تھے شہ کے بچے اے سکینہ الوداع
۲۱۰	زینب چلی کہتی ہوئی صدر قد رسول پاک کا	۲۳۶	شہ کہتے تھے بس زیادہ نہ غم کہا سکینہ
۲۱۱	زینب نے کہا پیاسا ہوئے خلد کوئی و بھائی	۲۳۶	فرماتے تھے شاہ ام لوال احمد الوداع
۲۱۲	کہتی تھی یا نو خدا مانگ نہ اچھے مری	۲۳۸	شہ نے زینب سے کہا ای مری شہر کچھ فکرت کرنا
۲۱۳	زینب نے کہا لاشہ سرور سے یہ کو مظلوم برادر	۲۳۹	شہ نے کہا مرنے کے لئے جاتے ہیں زینب
۲۱۴	زینب نے کہا رو کر لے تشرنوبت بھائی	۲۴۰	میرٹ کے شیریں نے کہا تپیں تران قاسم شہر
۲۱۵	زینب کا تھا ہر دم سخن و حسنین تشن لب	۲۴۱	چلائی یہ پیر پٹ کاٹوئی جانی میں نے نہ دنگی
۲۱۶	کہتی تھی شہ کی بہن اے حسین غریب	۲۴۲	بوسے شہر بھر بھائی میں ناچار ہوں



صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۲۴۴	مشتعل ہو کر کہتا ہوں مجھ سے زار و کینہ	۲۴۹	نصرت کے لئے کہا جس کی غارت گری اٹھا دیا
۲۴۵	شر سے کہتا ہوں کہ اپنی پادشہی مجھے	۲۵۰	سجاد کو کہتا ہوں کہ لڑتے ہیں شہکار
۲۴۶	شاہ تجاری داد و بدل	۲۵۱	بوا کے بایا اسے بایا
۲۴۸	لے کر نظر ناظمہ کی جان حسنینا	۲۵۲	چلا کر شہر سے کہانے ناگہانی ہوں
۲۴۹	لے کر شاہ زماں عاشق غفار حسنینا	۲۵۳	کہتے تھے عابدہ حبیب میں خوشی کی
۲۵۱	تھے یہ سیکھنے کے میں ہائے غریب الوطن	۲۵۵	جاؤ یہ صغیر کو تھے کوٹنا دن ہو دیکھا
۲۵۲	بولی سیکھنے میں آیا اب دوا بھال	۲۵۷	اکبر کی طرف دیکھ کہتا صغیر نے بکرا جلد کو
۲۵۳	بولی سیکھنے میں پھٹی دل دل تو رہا نہیں	۲۵۸	جبار ہی صغیر ناچار ہی صغیر
۲۵۴	بولی سیکھنے میں بابا صغیر کیا ہوئے	۲۵۹	بولی پھٹی فاطمہ کو زمین رکھ آئی میں
۲۵۵	شر ماؤنگی بھائی گریاؤنگی بھائی	۲۶۰	لیجاؤ گے بھائی بواؤ گے بھائی
۲۵۶	پیشی ہو شہ کی دلیرا دل سو اپنی آپ کے	۲۶۱	جلد آئے عجب مجھے لیجاؤ گے عجب
۲۵۸	کہتی تھی زینب بھلا خاک طن جاؤں میں	۲۶۲	صغیر نے رو کر کہا چھوڑ نہ جاؤ مجھے
۲۵۹	کرتی تھی بانو بین ہندہ میں بولی گئی	۲۶۳	ہو آج بانو کے مرفرادی فریاد ہی
۲۶۰	بولی سیکھنے میں اب نہیں رونے کی میں	۲۶۴	کرتی تھی زینب بکرا لوٹ لیا شہر نے
۲۶۱	بولی زینب عمر دختر زہرا ہوں میں	۲۶۵	قرا احمد زینب پکاریا ناچا اٹھکے پرست
۲۶۲	میں سیکھنے کے تھے بالیاں میری نہ لے	۲۶۶	خواب میں شہ نے کہا شہر میں حسنینا
۲۶۳	عائشہ نے کو رو رو یہ سخن مظلوم بہن معجب بہن	۲۶۷	دختر شہ کہتی تھی باب چاچا مر گئے
۲۶۴	فریاد خدا کی گردوں نے جفا کی	۲۶۸	کہتے تھے زمین العبادہ کے میں بیاد ہوں
۲۶۵	دکھ پایا ہی با غم چچا یا ہی بابا	۲۶۹	قرا سے بابا بتلا سے بابا
۲۶۶	فریاد ہی بابا بیدار ہی بابا	۲۷۰	زینب نے بھائی کہاں یہ جفا کی
۲۶۸	کہتی تھی عائشہ پردہ پہن پھر میں طریاں	۲۷۱	بنت علی کا میں تھا میں کیا کر رہا

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۲۹۸	کہتی تھی بانو پیٹ کریں بلجی جادو کہہ کر ۳۱۷	گھر گیسے کہے جبکہ حضور شاہ ارباب علم	
۲۹۹	بانو کی سکنین چا شمر لے مارا مجھے ۳۱۹	بانو نے کہا پیٹ کے رخا لے گا کہی ہو علی اکبر	
۳۰۰	لائے ہیں زمین العباد لاندہ خواب فائدہ ۳۲۰	کہتی تھی بانو یسین شیر جواں مر گیا	
۳۰۱	سید ابراہیم آج ہی چالیسواں ۳۲۱	کہتی تھی بانو بکالے مرے اکبر علی	
۳۰۲	بیٹی لاشہ یہ کہہ کر زینب کے گھر آئی ۳۲۲	بانو نے کہا پیٹ کے سر کو دہائی ہو علی صخر	
۳۰۳	فصلہ لے کہا لاشہ زینب کی رے لے دست پر ۳۲۵	بانو نے کہا ردو کے مالہ و افغانی ہو	
۳۰۴	اربعین کے ہو گوارو الوادع ۳۲۶	زینب یہ بیان کہتی تھی بانو زاری کیا ہو	
۳۰۵	سر پرٹ کے زینب کہتی تھی میرا بیٹا ۳۲۸	چالیسواں جہان میں تشنہ دہن کا ہو	
۳۰۶	کہتی تھی سکنین یہ بیان دل مضطرب کی ۳۲۹	زمین العباد میں نوحہ کر چماتی ہو لیا لوجھ	
۳۰۷	جلائی تھی بانو کہ گریہ تیرے لیے جانی علی صخر ۳۳۱	بیٹی نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا	
۳۰۸	بانو کہتی تھی دیکھو دہائی میرا صغر کمال ۳۳۲	زینب نے شہ کی نقش بردار دہائی ہو کر بھائی	
۳۰۹	آجا اصغر آجا دلیر ۳۳۳	صغرا نے کہا شام ہو اکھو میں میں بچے نہ	
۳۱۰	نادان سکنین نالان سکنین ۳۳۴	بیٹی نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا	
۳۱۱	شہ نے کہا دوستو وہ سحر موی ۳۳۵	آج زہری نالان ہو گھر ہوا اسکا دل ہو	
۳۱۲	شہ نے کہا آہ کھجور کی یار و صخر ۳۳۶	کہا دیر نہ بانو افغان حسین میں چہرہ	
۳۱۳	بوئے ام زینب صبح شہادت ہو آج ۳۳۸	زینب نے شہ کی کہتی تھی رکر میری بھائی مسکولہ	
۳۱۴	شہ نے کہا اسے حرم مارا مطلق نہ ہو ۳۳۹	بانو نے رکر کہا تجھ کو نہ برباد کر	
۳۱۵	اکبر جو ہوئے قتل تو زینب پکار کر کیوں ۳۴۰	لوئے شہ ذی وقار لو کو کہاں آؤں میں	
۳۱۶	زینب نے کہا ظلم سے شیر کو مارا دیکھو مرے نانا ۳۴۱	کہتی تھی ماں دلفگار مرے ششماں آ	
۳۱۷	سر پرٹ کے زینب کہا رن کو جاؤی یہ مظلوم ۳۴۳	نوحہ ہو رہی تھا ہندوؤں والے مرے	
۳۱۸	بانو نے کہا پیٹ کے یوں نقش پیر ہو علی اکبر ۳۴۴	لوئے شہ کہلا اب ہیں رخصت کر دو	



# مختصر فہرست مجموعہ مطبعہ اشتراری علی

۴۰	عجائز داودی	۴۰	عمدة الاشارة
۴۸	الاكاليان خمسہ مظہرہ	۴۸	بشارت احمدی
۴۸	جراح عیاسی آردود (۲۷) بابی	۴۸	فیض عام حسنیہ
۵۰	ثبوت شہادت	۴۸	توحید الاممہ
۱۰۰	تصویر کر بلا	۴۸	تضمین بقوت بد کاشی
۵۰	افکسہ عم	۴۸	تذکرۃ الصومین
۴۸	تذکرۃ الطاہرین	۵۰	تہنیۃ المکرین
۱۰۰	ابواب المصائب	۴۸	احکام النساء
۱۰۰	برزم ماتم	۵۰	والش نامہ جہاں
۴۸	کرام المصائب	۴۸	شمس الضعیفی
۴۸	والفقہ ماتم	۴۸	تہنیز الہوتی
۴۸	سراج علم ہر دو جلد	۴۸	سیف حسینی
۴۸	مجموعہ رباعیات	۴۸	شغلہ طور
۴۸	مجموعہ مختصات	۵۰	خطبات مستبصر
۴۸	انجم الہدی	۴۸	عجائز زوسی
۴۸	نور العینین	۴۸	تہنیۃ الاطفال
۴۸	مدلولہ و سرور کائنات	۴۸	آیات جلی فی شان ولانا علی

۱۵	ام الامه في جواب انبياء المائده	۱۵	مخبره در الشمس
۱۶	ماه کامل	۱۶	مناقب المصطفی
۱۷	سوا محمودی حضرت مختار	۱۷	مناقب مشککات
۱۸	ذخیره مناقب مع هفت بند کاشی	۱۸	مودة الاسلام
۱۹	بے نقط مرثیه	۱۹	مجاهد عرب
۲۰	برقم نفیس	۲۰	گلستان محاورات
۲۱	انتخاب المرائی	۲۱	نقشه تجلیه بنیت عامر
۲۲	نواب کریم	۲۲	نقشای اسیر المومنین
۲۳	تقویر وفا	۲۳	فائزانه خواجگی محمد
۲۴	حدیث کما انتظم بطرز مرثیه	۲۴	المسند کامل
۲۵	چهار بند کوفه شیرازی	۲۵	در بار حسین
۲۶	بنیاد اعتقاد	۲۶	سیره الفاطمه
۲۷	حدیقه مائمه	۲۷	شمس النظام فی احوال صاحب القصر
۲۸	احسن الدلائل	۲۸	ترجمه مختصر حدیث علی علیه السلام
۲۹	استخاره سجاده	۲۹	اوراد القرآن
۳۰	شفا المومنین	۳۰	علوم القرآن
۳۱	اوصاف الاشراف	۳۱	پنج نوادی
۳۲	منیج ثنا عشری دلی	۳۲	نقشای مرتضوی کمال
۳۳		۳۳	نقشای مرتضوی نظم و نشر

